یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.



منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان





۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی - اُردو

مؤلف

علامہ وحیدُ الزّمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و امامیہ اور آثار صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ز"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالےٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکزِ علم وادب آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الزاء المعجمہ

[ز] گیارھواں حرف ہے حروفِ تہجی میں سے، حسابِ جمل میں اس کا [عدد سات] ہے۔

باب الزاء مع الہمزۃ

[زَأْ]دٌ۔ ڈرانا۔

فَزُئِدَ۔ ڈرایا گیا۔

[زَأْ]رٌ۔ چیخنا، چلّانا (جیسے زَئِیْرٌ اور تَزْاٰرٌ ہے۔ اکثر شیر کے [ڈکا]رنے کو کہتے ہیں۔

مَرْزُبَانُ الزَّأْرَۃِ۔ جھاڑی جنگل کا رئیس۔

زَأْرَۃٌ۔ جھاڑی کو کہتے ہیں، جہاں گنجان درخت ہوتے ہیں [کیون]کہ شیر اکثر ایسے ہی مقام پر رہتا ہے۔

اِنَّ الْجَارُوْدَ لَمَّا اَسْلَمَ وَثَبَ عَلَیْهِ الْحُطَمُ فَاَخَذَهٗ [فَشَ]دَّهٗ وَجَعَلَهٗ فِی الزَّأْرَۃِ۔ جارود جب مسلمان ہو گیا تو ظالم [آدمی] نے اس پر حملہ کیا، اس کو پکڑا اور باندھا اور جھاڑی [میں] ڈال دیا۔

باب الزاء مع الباء

[زَبٌّ]۔ بھرنا، ڈوبنے کے قریب ہونا، بہت باتیں کرنے سے ہونٹوں [کے] کناروں پر تھوک آجانا۔

زَبِیْبٌ۔ منقّیٰ۔

تَزَبُّبٌ۔ سُوکھ جانا۔

اِزْدِبَابٌ۔ بھر جانا۔

زُبٌّ۔ عضوِ تناسل۔

زَبَّاءُ۔ ایک عورت کا لقب ہے، اور سخت آفت۔

زَبَّابٌ۔ منقّیٰ فروش۔

یَجِیْئُ کَنْزُ اَحَدِهِمْ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِیْبَتَانِ تم میں سے ایک کا خزانہ (جس کی زکوٰۃ نہ دی جاتی ہو) گنجے سانپ کی شکل بن کر قیامت کے دن آئے گا۔ اس کی آنکھوں پر دو کالے ٹیکے (نقطے) ہوں گے (کرمانی نے کہا یہ سخت خوفناک سانپ ہوتا ہے)

وَزَبَّبَ شِدْقَاكَ۔ تیرے دونوں ہونٹوں کے کناروں سے (شدقین سے) تھوک نکلنے لگا۔

شِدْقَانِ۔ منہ کے دونوں جانب جہاں ہونٹ ملتے ہیں۔

اَنَا اِذًا وَاللّٰهِ مِثْلُ الَّتِیْ اُحِیْطَ بِهَا فَقِیْلَ زَبَابِ زَبَابِ حَتّٰی دَخَلَتْ جُحْرَهَا ثُمَّ احْتُفِرَ عَنْهَا فَاُجْتُرَّ بِرِجْلِهَا فَذُبِحَتْ۔ جب تو میں خدا کی قسم اس بجّو کی طرح ہوں گا جب لوگ گھیر لیتے ہیں اور اس کو (مانوس کرنے کے لئے) زباب زباب پکارتے ہیں وہ اپنے سوراخ میں گھس جاتا ہے پھر کھود کر اس کا پاؤں کھینچ کر باہر نکالتے ہیں اس کو کاٹ ڈالتے ہیں (یہ حضرت علی رضہ نے فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ میں اسی طرح دھوکا دیکر نہ مارا جاؤں گا بلکہ دشمنوں سے مقابلہ کروں گا)۔

زَبَابٌ۔ ایک قسم کا بڑا چوہا ہے جس کو سماعت نہیں ہوتی۔ (شاید بجّو اس کو کھاتا ہوگا، جیسے ٹڈی کو کھاتا ہے)۔

كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ مَسْئَلَۃٍ مُعْضِلَۃٍ قَالَ زَبَّاءُ ذَاتُ وَبَرٍ وَلَوْ سُئِلَ عَنْهَا اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَعْضَلَتْ بِهِمْ۔ عامر شعبی جب کوئی مشکل مسئلہ پوچھا جاتا، تو وہ کہتے یہ تو سخت (کٹھن) آفت ہے (عرب کے لوگ سخت مصیبت کو "زباء ذات وبر" کہتے ہیں) اور اگر یہ مسئلہ آنحضرت

کے اصحاب سے پوچھا جاتا تو ان کو بھی مشکل معلوم ہوتا)۔

زَبَبٌ۔ بہت بال ہونا (مطلب یہ ہے کہ اس آفت میں بال اور اون دونوں جمع ہیں۔)

يَبْعَثُ اَهْلُ النَّارِ وَفْدَهُمْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيْهِمْ

زُبًّا حُبْنًا۔ دوزخ والے اپنی طرف سے ایک جماعت کو (بطور ایلچی کے) بھیجیں گے وہ اس حال میں لوٹ کر آئیں گے کہ اوپر کا جسم لاغر اور جوڑ دُبلے اور نیچے کا جسم موٹا (جیسے استسقاء کی بیماری میں ہوتا ہے) ان کے پیٹ میں زرد پانی بھرا ہوگا۔

حُبْنٌ۔ جمع ہے اَحْبَنْ کی، وہ شخص جس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا ہو۔

كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ۔ اس کا سر گویا ایک منقّی ہے (سوکھا انگور، مطلب یہ ہے کہ اس کا سر چھوٹا اور بیوقوف اور حقیر ہو۔ یعنی اگر ایسی چھوٹی کھوپڑی کے شخص کو بھی اگر خلیفۂ وقت حاکم یا امیر مقرر کر دے تو اس کی اطاعت کرنا چاہیے، اور سمع و طاعت میں کوتاہی نہ کرنا چاہیے)

زَبْرَبٌ۔ ایک جانور ہے بلّی کے برابر۔

زَبْدٌ۔ مسکہ کھلانا، عطا کرنا، مکھن کھلانا۔

اِزْبَادٌ۔ پھین اٹھانا، جھاگ مارنا، غصہ ہونا۔

زُبَادٌ۔ ایک جانور ہے جس کی دم کے نیچے سے مشک نکلتا ہے۔ یعنی مشکی بلاؤ۔ یا وہ مشک جو اس کے مقعد سے نکالتے ہیں۔

اِنَّا لَا نَقْبَلُ زَبْدَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ ہم مشرکوں کا عطیہ نہیں قبول کرتے (اہلِ عرب کہتے ہیں۔

زَبَدَهٗ يَزْبِدُهٗ۔ (بہ کسرۂ با مضارع میں) اُس کو اس نے دیا ہے (لیکن يَزْبُدُهٗ بہ ضمۂ با اس کے معنی مکھن ہیں۔ خطابی نے کہا، شاید یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے کیونکہ آپ نے مقوقس کا ہدیہ ماریہ قبطیہ کو قبول فرمایا تھا اسی طرح اس کے بھیجے ہوئے خچر کو۔ اسی طرح ایک بار اکیدر حاکم دومۃ الجندل کا ہدیہ قبول کیا اور اسی طرح نجاشی بادشاہ حبش کا ہدیہ بھی قبول فرمایا تھا۔ مگر بعض کا خیال ہے کہ مذکورہ حدیث منسوخ نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ مقوقس اور اکیدر اور نجاشی اہلِ کتاب تھے نہ کہ مشرک، آپ نے مشرک کا ہدیہ پھیر دیا تاکہ اس کو رنج اور احساس کمتری پیدا ہو اور وہ قبولِ اسلام کی طرف مائل ہو دوسرے یہ کہ ہدیہ قبول کر لینے سے ہدیہ بھیجنے والے کی طرف رغبت مائل ہوتا ہے، اس کے لئے جذباتِ قدر پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے مشرکین کے لئے اِن امور کو پسند نہیں فرمایا)۔

ثُمَّ اَقْبَلَ مُزْبِدًا كَالتَّيَّارِ۔ پھر سمندر کی طرح کف مارتا (جھاگ اڑاتا) ہوا آیا۔

زَبَدٌ۔ پھین اور کف۔

نَهٰى عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِيْنَ۔ مشرکوں کا ہدیہ لینے سے آپ نے منع فرمایا۔

اَبَى اللّٰهُ زَبْدَ الْمُشْرِكِيْنَ وَطَعَامَهُمْ۔ اللہ مشرکوں کے ہدیے اور کھانے سے انکار کرتا ہے۔

زُبَیْدَۃ۔ ہارون رشید کی بیوی کا نام ہے، جس نے مکہ میں نہر بنوائی۔

زُبْدٌ۔ مکھن اور مسکہ۔

زُبْدَۃٌ۔ عمدہ اور بہتر (اس کی جمع زُبَدٌ ہے)۔

زَبْرٌ۔ پتھر مارنا، لکھنا، جھڑکنا۔

تَزْبِرَۃٌ۔ لکھنا۔

اِزْبَارٌ۔ موٹا ہونا، بہادر ہونا۔

زِبْرٌ۔ مکتوب (اس کی جمع زُبُورٌ ہے)۔

زَبُورٌ۔ کتاب (اس کی جمع زُبُرٌ ہے)۔

وَعَدَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ۔ اور اُن میں سے اُس کمزور کو گنا جس میں عقل نہیں ہے (جو بُری بات سے جھڑکے اور روکے)۔

فَزَبَرَہٗ۔ اُس کو منع کیا جھڑکا۔

اِذَا رَدَدْتَ عَلَى السَّائِلِ ثَلَاثًا فَلَا عَلَيْكَ اَنْ تَزْبُرَہٗ۔ جب تو مانگنے والے کو تین بار (نرمی سے) جواب دیدے (یعنی اللہ کریم ہے اور کہیں جاؤ! اِس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے) پھر (وہ نہ مانے اور چمٹ کر سلسلۂ طلب جاری رکھے اس صورت میں) تجھ پر کچھ گناہ نہ ہوگا، اگر تو اس کو جھڑک (یعنی سختی سے منع کرے)

کَیْفَ وَجَدْتَ زَبْرًا اَقِطًا وَّ تَمْرًا اَوْ مُشْمَعِلًّا صَقْرًا۔ زبیر کو کیا پنیر اور کھجور کی طرح پایا (یعنی نرم و ملائم اور یا باز کی طرح چالاک اور مستعد، تیز رو (یہ جملہ حضرت زبیر کی والدہ نے کہا)۔

دَعَا فِیْ مَرَضِهٖ بِدَوَاةٍ وَّ مِزْبَرٍ۔ حضرت ابوبکر نے (اپنے مرضِ موت میں) دوات اور قلم منگوایا (اپنے خلیفہ کو نامزد کرنے کے لئے حضرت عمرؓ کا نام لکھ دیا)۔

کَانَ لَهٗ جَارِیَةٌ سَلِیْطَةٌ اِسْمُهَا زَبْرَاءُ فَکَانَ اِذَا غَضِبَتْ قَالَ هَاجَتْ زَبْرَاءُ۔ احنف بن قیس کی ایک لونڈی تھی زبان دراز اس کا نام زبرار تھا، جب وہ غصہ کرتی تو احنف کہتے زبرار کو جوش آگیا (اصل میں زبرار احنف کی بدزبان لونڈی کا نام تھا۔ پھر ہر شخص کو جو سخت غصہ کرنے کا عادی ہوتا، زبرار کہنے لگے نہایہ میں ہے:

زَبْرَاءُ۔ تانیث ہے اَزْبَرُ کی، یہ زُبْرَۃ سے ماخوذ ہے اور "زُبرۃ" اُن بالوں کو کہتے ہیں جو شیر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان ہوتے ہیں)۔

اُتِیَ بِاَسِیْرٍ مُصَدَّرٍ اَزْبَرَ۔ (عبدالملک بن مروان کے پاس) ایک قیدی لایا گیا جس کا سینہ اور مونڈھا خوب بڑا تھا۔

اِنْ هِیَ هَرَّتْ وَاَزْبَارَتْ فَلَیْسَ لَهَا۔ اگر اس نے بھونکنا شروع کیا اور اس کے رُوئیں کھڑے ہوگئے تب اُس کو یہ نہیں ملے گا۔

زَبِیْرٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے (کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اسی پہاڑ پر کلام فرمایا تھا)۔

زَبِیْر ابن عبدالرحمٰن، بہ فتحہ زا اور کسرۂ با (وہ صحابی ہیں جن کی عورت نے اُن کے نامرد ہونے کی شکایت کی تھی)

زُبَیْرُ بن عوام، عشرۂ مبشرہ میں مشہور صحابی ہیں (یہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے اور آں حضرت کے پھوپی زاد بھائی تھے۔)

زَبُوْرٌ۔ ہر ایک حکمت کی کتاب (اب عرف میں اس آسمانی کتاب کو کہتے ہیں جو حضرت داؤد ؑ پر اتری تھی۔)

فِیْ زِبْرِ دَاوُدَ۔ داؤد ؑ کی کتاب میں (ایک روایت میں فِیْ زُبُرِ دَاوُدَ ہے یعنی ان کی کتابوں میں)۔

اَمَّا الْغَابِرُ فَمَزْبُوْرٌ۔ جو آئندہ ہونے والی بات ہے وہ کتابُ الجفر والجامع میں لکھی ہے۔

زُنْبُوْرٌ۔ بھڑ جو ڈنک مارتی ہے مشہور جانور ہے (حدیث میں ہے کہ یہ گوشت بیچنے والا تھا اور لوگوں کو وزن میں کم گوشت دیا کرتا۔ اِس وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اس کو مسخ کرکے زنبور بنا دیا کذا فی مجمع البحرین)۔

زِبْرِجٌ۔ آراستگی، زینت، سونا، ہلکا ابر جس میں سُرخی ہو۔

اس کی جمع زَبَارِجُ ہے۔

مُزَبْرَجٌ۔ مزین آراستہ

حَلِيَتِ الدُّنْيَا فِي اَعْيُنِهِمْ وَرَاقَهُمْ زِبْرِجُهَا۔ دنیا ان کی آنکھوں میں شیریں اور آراستہ معلوم ہوئی اور ان کو اس کی آرائش پسند آئی (اس کی رعنائیوں میں کھو گئے)

زِبْعِجٌ۔ غصے سے بات کرنے والا۔

تَزَبُّعٌ۔ غصہ کرنا، بد خلقی، سخت کلامی۔

لَمَّا عَزَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ مِصْرَ جَعَلَ يَتَزَبَّعُ معاویہ نے عمرو بن عاص کو مصر کی حکومت سے معزول کیا تو وہ لگے بڑبڑانے (معاویہ کو سخت سست کہنے لگے کیونکہ عمرو بن عاص کا معاویہ پر بڑا احسان تھا)

زَوْبَعَةٌ۔ بگولا (یعنی وہ ہوا جو بشکل ستون گرد و غبار کو اوپر لے جاتی ہے)

اَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَزَوَابِعِهِمْ میں تیری پناہ میں آتا ہوں رات کو ناگاہ آنے والے جن اور آدمیوں سے اور شیطان یا جن کے سرداروں سے۔

زَبْقٌ۔ نوچنا، قید کرنا، ملا دینا۔

اِنْزِبَاقٌ۔ داخل ہونا۔

زَابُوقَةٌ۔ گھر کا کونہ یا چور خانہ (حدیث میں جس زابوقہ کا ذکر ہے، وہ ایک مقام ہے بصرہ کے قریب جہاں جنگ جمل ہوئی تھی)

لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرٌ لِلْجَسَدِ مِنَ الزَّنْبَقِ۔ جسم کے لئے چنبیلی کے تیل سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔

كَانَ يَتَسَعَّطُ بِالشَّلِيثَا وَالزَّنْبَقِ۔ ناک میں شلیثا اور زنبق ڈالتے تھے (شلیثا ایک تیل ہے جو عرب میں مشہور ہے)۔

زِئْبَقٌ (بہ کسرۂ زائے معجمہ) ایک مشہور دوا کا نام ہے۔

لِحْيَةٌ زَبِيقَةٌ یا مَزْبُوقَةٌ۔ نوچی ہوئی داڑھی اکھڑی ہوئی۔

زَبْلٌ۔ کھاد لانا (جیسے تزبیل ہے)۔

زُبَالٌ۔ چیونٹی یا مکھی (جو منہ میں اٹھائے)۔

زُبَالَةٌ۔ گھر کا کوڑا کچرا، تھوڑا پانی۔

زِبْلٌ اور زِبْلَةٌ۔ گوبر لید وغیرہ۔

زِنْبِيلٌ۔ تھیلی۔

اِنَّ امْرَأَةً نَشَزَتْ عَلٰى زَوْجِهَا فَحَبَسَهَا فِي بَيْتِ الزِّبْلِ ایک عورت نے اپنے شوہر سے شرارت کی اور نکل بھاگی (حضرت عمر نے) اس کو کھاد اور گوبر کی کوٹھری میں قید کیا۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَزْبَلَةِ۔ گھورے پر نماز پڑھنے سے آں حضرت نے منع فرمایا (یعنی جہاں کوڑا، کچرا، نجاست اور پلیدی ڈالی جاتی ہو)۔

زَبِيلٌ۔ زنبیل۔

زُبَالَةُ۔ ایک مقام کا نام ہے کوفے کے راستے میں۔

زَبْنٌ۔ دھکیلنا، ہٹانا، پاؤں ارنا دودھ دوہنے کے وقت اور اس میوے کو بھی کہتے ہیں جو درخت سے توڑا نہ گیا ہو، (درخت ...) (جیسے مُزَابَنَةٌ ہے)

نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ۔ آں حضرت نے مزابنہ سے منع فرمایا (مزابنہ یہ ہے کہ جو کھجور درخت پر لگی ہو اس کو خشک کھجور کے عوض بیچا جائے۔ اس سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ربوا کا شبہ ہے کیونکہ احتمال اس بات کا ہے کہ دونوں طرف کی متبادل کھجوروں کی کمی یا بیشی ہو)۔

كَالنَّابِ الضَّرُوسِ تَزْبِنُ بِرِجْلِهَا۔ جیسے بڑے کچلیوں والی اونٹنی (دودھ دوہنے والے کو) اپنے پاؤں (مار کر) ہٹا دیتی ہے۔

رُبَّمَا زَبَنَتْ فَكَسَرَتْ اَنْفَ حَالِبِهَا۔ کبھی دودھ دوہنے والے کو لات مار کر اس کی ناک توڑ دیتی ہے (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

نَاقَةٌ زَبُونٌ۔ وہ اونٹنی جو دودھ دوہنے والے کو لات مارے اور دودھ نہ دوہنے دے۔

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ الزَّبِينِ۔ اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا جس کا پاخانہ یا پیشاب زور کر رہا ہو (اور وہ اس کو) روک رہا ہو۔

زَبَانِيَةٌ۔ پولس کے لوگ دوزخ کے فرشتے جو لوگوں

اس میں ڈھکیل دیں گے۔

زَبُونٌ۔ خریدار، دھگڑ، آشنا۔

زَبْیٌ۔ اُٹھانا، ہانک لے جانا۔

تَزْبِیَۃٌ۔ کھودنا (اہل عرب کہتے ہیں

زَبَاہُ بِشَرٍّ۔ اُس پر بُرائی لگائی۔

زَابِیَانِ۔ دو نہریں ہیں فرات کے قریب۔

نَهٰی عَنْ مَزَابِی الْقُبُوْرِ۔ قبروں پر نوحہ کرنے سے۔ مُردے کے اوصاف پکار پکار کر بیان کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (اہل عرب کہتے ہیں

مَازَبَاهُمْ اِلٰی هٰذَا۔ ان کو ادھر کس نے بُلایا (بعض نے کہا، مَزَابِیْ جمع ہے مِزْبَاۃٌ کی یعنی گڑھا (مطلب یہ ہے کہ قبروں کو گڑھے کی طرح مت بناؤ، بلکہ بغلی بناؤ۔ بعض نے اس حدیث میں غلطی سے مَرَاثِی الْقُبُوْرِ پڑھا ہے یعنی قبروں پر مرثیہ خوانی سے منع فرمایا۔ سیوطی نے کہا یہ غلطی نہیں ہے بلکہ صحیح ہے۔ خطابی اور فارسی نے ایسا ہی کہا ہے، مرثیوں سے یہاں وہ مرثیے مراد ہیں جو نوحہ کے ساتھ پڑھے جائیں، جیسے جاہلیت کا رواج تھا)۔

سُئِلَ عَنْ زُبْیَۃٍ اَصْبَحَ النَّاسُ یَتَدَافَعُوْنَ فِیْهَا فَهَوٰی فِیْهَا رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِاٰخَرَ وَتَعَلَّقَ الثَّانِیْ بِثَالِثٍ وَالثَّالِثُ بِرَابِعٍ فَوَقَعُوْا فِیْهَا فَخَدَشَهُمُ الْاَسَدُ فَمَاتُوْا فَقَالَ عَلٰی حَافِرِهَا الدِّیَۃُ لِلْاَوَّلِ رُبُعُهَا وَلِلثَّانِیْ ثَلَاثَۃُ اَرْبَاعِهَا وَلِلثَّالِثِ نِصْفُهَا وَلِلرَّابِعِ جَمِیْعُ الدِّیَۃِ فَاَخْبَرَ النَّبِیُّ صلعم بِهٖ فَاَجَازَ قَضَاءَهٗ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ ایک گڑھا شیر کا شکار کرنے کے لئے کھودا گیا (جس کو "زُبْیَہ" کہتے ہیں اوپر سے اس کو گھانس وغیرہ سے پاٹ دیتے ہیں۔ شیر آکر اس میں گر جاتا ہے ہاتھی کا شکار بھی اسی طرح کرتے ہیں) لوگ اس (گڑھے پر دیکھنے کے لئے) دھکم دھکا کرنے لگے کہ دیکھیں شیر اس میں گرا ہے یا نہیں، ایک آدمی اس میں گرنے لگا اس نے دوسرے کو پکڑا، اُس نے تیسرے کو اُس نے چوتھے کو، آخر چاروں اُس میں گر پڑے۔ تب شیر نے ان کو پھاڑ ڈالا، وہ مر گئے۔ انھوں نے (یعنی حضرت علیؓ نے) فرمایا، گڑھا کھودنے والے پر دیت لازم ہوگی۔ پہلے شخص کی چوتھائی دیت اور دوسرے کی تین رُبع، تیسرے کی آدھی، چوتھے کی سالم، اِس فیصلہ کی اطلاع آں حضرتؐ کو دی گئی۔ آپ نے حضرت علی کا فیصلہ بحال رکھا۔

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَ السَّیْلُ الزُّبٰی۔ (حضرت عثمانؓ نے کہا) بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ (پانی کی) روانی ٹیلوں تک پہنچ گئی (اتنا پانی بلند ہوا کہ ٹیلوں تک پہنچ گیا)۔

زُبْیَۃٌ۔ ٹیلے کو بھی کہتے ہیں اور گڑھے کو بھی (بعض نے کہا زُبٰی یہاں بھی گڑھوں کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے کیونکہ یہ گڑھے شیر کا شکار کرنے کے لئے بلند مقامات پر کھود دیئے جاتے ہیں تاکہ اونچے ہونے کے سبب پانی کے بہاؤ سے ان کو نقصان نہ پہنچ سکے)۔

فَقُلْتُ لَهٗ کَلِمَۃً اُزْبِیْهِ بِذٰلِكَ۔ میں نے ایک بات اس کو گھبرانے اور رنج دینے کے لئے کہی (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں:

اَزْبَیْتُ الشَّیْءَ۔ میں نے اس چیز کو اُٹھا لیا۔

زَبْیَتُہٗ۔ معنی وہی ہیں (جب کوئی چیز اُٹھائی جاتی ہے تو اپنی جگہ سے سرکائی اور ہلائی جاتی ہے، ایسے ہی سخت اور رنج دہ بات کہنے سے آدمی بے قرار ہو جاتا ہے، تڑپ اُٹھتا اور اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے۔)

بابُ الزار مع الجیم

زَجٌّ۔ زیادتی کرنا، پھینک کر مارنا اور زُجّ سے کونچنا۔

زُجٌّ۔ وہ لوہا جو برچھے کے نیچے سرے پر لگاتے ہیں، کھنی کا کنارہ، تیر کی پیکان۔

زُجَاجَۃٌ۔ آئینہ۔

أَزَجُّ الْحَوَاجِبِ۔ آں حضرتؐ کی ابرو لمبی اور خمیدہ تھیں، (کمان کی طرح یہ زَجٌّ سے نکلا ہے باریکی کے معنی میں)۔

زَجَّاجٌ۔ آئینہ ساز (آئینہ بنانے والا)۔

ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا۔ (بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس نے ہزار اشرفیاں قرض لیں، لیکن وعدے پر قرض دینے والے تک نہ پہنچ سکا۔ بالآخر اس نے ایک لکڑی لی اور اس کو اندر سے کھودا، اس میں ہزار اشرفیاں بھریں اور ایک خط بھی اُس میں رکھ دیا) پھر اس سوراخ کو بند کرکے برابر کردیا۔ (یہ تَزْجِيجُ حَوَاجِبِ سے نکلا ہے۔ یعنی ابروؤں کو برابر کرنا، بڑے اور اُگے ہوئے بال کتر ڈالنا۔ بعض نے کہا یہ زُجٌّ سے ماخوذ ہے اور مطلب یہ ہے کہ لکڑی کے سوراخ میں ایک لوہے کی میخ ڈال کر اس کو بند کردیا)۔

فَأَمْسَى الْمَسْجِدُ مِنَ اللَّيْلَةِ الْمُقْبِلَةِ زَاجًّا۔ (آنحضرتؐ نے رمضان میں ایک رات تراویح کی نماز مسجد میں جماعت سے پڑھی) دوسری رات کو مسجد لوگوں سے بھر گئی (یعنی جیسے زُجّ سے نیزے کا جوف بھر جاتا ہے۔ اسی طرح مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھر گئی۔ حربی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ صحیح لفظ جَأْزًا ہے اس کو اُلٹ کر زَاجًّا کردیا۔ یہ جَئِزَ بِالشَّرَابِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی پینے کی حالت میں اس کو پھندہ لگ گیا۔ مطلب یہ ہے کہ مسجد لوگوں کی کثرت سے بہت زیادہ بھر گئی اور اس وجہ سے کوئی ترتیب اور نظم نشستوں کے لئے نہ بن سکا۔ ابوموسیٰ نے کہا احتمال ہے کہ رَاجًّا ہو۔ یعنی لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مسجد لرز رہی تھی)۔

زُجُّ لَاوَةَ۔ نجد میں ایک مقام ہے وہاں آنحضرتؐ نے ضحاک بن سفیان کو دعوتِ اسلام کے لئے بھیجا تھا۔

زُجٌّ۔ ایک پانی کا بھی نام ہے جو آنحضرتؐ نے قطع کے طور پر عداء بن خالد کو دیا تھا۔

عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ۔ لکڑی اُس پر لوہے کی انّی لگی تھی۔ (یعنی بھالا، پیکان)

لَا تُصَلِّ عَلَى الزُّجَاجِ۔ آئینہ پہ نماز مت پڑھ (کیونکہ اُس سے خشوع میں خلل ہوتا ہے۔ اسی طرح آئینہ سامنے رکھ کر بھی نماز پڑھنا بہتر نہ ہوگا۔ بعض نے کہا اس وجہ سے کہ آئینہ نمک اور ریتی سے بنایا جاتا ہے اور نمک کھانے کی چیز ہے)۔

صَلِّ فِي جَمَاعَةٍ وَلَوْ عَلَى رَأْسِ زُجٍّ۔ جماعت سے نماز پڑھ گو برچھے کی انّی پر ہو (مطلب یہ ہے کہ نماز باجماعت پڑھنا لازم کرلے)۔

فَإِنْ جَاءَ بِهَا تَامَّةً وَإِلَّا زُجَّ فِي النَّارِ۔ (جب قیامت کا دن ہوگا تو بندہ بلایا جائے گا اس سے نماز کی پرسش ہوگی) اگر اس کو پوری طرح (شرائط اور ارکان کے ساتھ) ادا کیا ہے تو خیر ورنہ وہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا دھکیل کر۔

زَجْرٌ۔ منع کرنا، جھڑکنا، چیخنا، پھینک دینا، پرندے سے نیک یا بد فال لینا، پیشین گوئی کرنا۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ زَاجِرٌ۔ جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن تمام کیا، وہ (اونٹوں کو بھگانے والا ہے (صحیح رَاجِزٌ ہے جس کا بیان گزر چکا ہے)۔

فَسَمِعَ وَرَاءَهُ زَجْرًا۔ اپنے پیچھے چیخ پکار کی آواز سُنی (اونٹوں کے چلانے کی)۔

كَأَنَّهُ زَجَرَ۔ جیسے آپ نے عزل کرنے سے منع فرمایا (حدیث میں جہاں زَجَرَ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد منع کرنا ہے)۔

كَانَ شُرَيْحٌ زَاجِرًا شَاعِرًا۔ قاضی شریح پرندوں سے فال لیا کرتے تھے (ان کو ایک ڈھیلا مارتے اگر وہ داہنے طرف اڑتا تو نیک فال لیتے، اگر بائیں طرف اڑتا تو بُرا سمجھتے، بدفالی خیال کرتے) شاعر تھے۔

ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَّفَهَا۔ پھر اونٹنی کو ڈانٹ کر اُس تیز چلایا، یہاں تک کہ آبادی کو پیچھے کردیا (یعنی بستی کے پار نکل گئے)۔

اُزْجُرِ الشَّيْطَانَ عَنْكَ۔ شیطان کو اپنے سے دور کر (اُس کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دے)۔

یَزْدجُرْد۔ ایران کا بادشاہ تھا اس کی تینوں بیٹیاں
...ان قید کر کے لائے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایک بیٹی
...عبداللہ بن عمرؓ کو دی گئی، اس سے سالم پیدا ہوئے،
...ری محمد بن ابی بکرؓ کو اُس سے قاسم پیدا ہوئے۔ تیسری
...حسینؓ کو، اس سے امام زین العابدین پیدا ہوئے۔ یہ تینوں
...ین میں خالہ زاد بھائی تھے۔)

...لٌ۔ پھینکنا، دھکیلنا، کونچنا، بہانا۔

زَجَلٌ۔ خوشی سے گانا، آواز بلند کرنا، کھیلنا۔

حَمَامُ الزَّاجِلِ۔ پیغامبر کبوتر۔

زَجَّالٌ۔ یہ "الزاجل" کا مبالغہ ہے۔

...أَخَذَ الْحَرْبَةَ لِأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ فَزَجَلَهُ بِهَا۔ آنحضرتؐ
...الے کر اُبی خلف پر مارا (اس کو قتل کر دیا)

...أَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي۔ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو
...ل دیا۔

...لَهُمْ زَجَلٌ بِالتَّسْبِيحِ۔ فرشتے بہت بلند آواز سے
...ح پڑھ رہے تھے۔

سَحَابٌ زَجِلٌ۔ گرجنے والا ابر۔

زَنْجَبِيلٌ۔ سونٹھ۔

...زْجَلٌ۔ چھوٹا برچھا۔

...زُجَالٌ۔ تیر کی لکڑی اس کو بھال پر لگانے سے پہلے۔

...چلانا، ہلکے سے ہٹانا، آسان ہونا، درست ہونا (جیسے
...زَجَاءٌ ہے۔

...زْجِيَةٌ۔ نرمی کے ساتھ دفع کرنا۔

...زْجَاءٌ۔ چلانا، ہانکنا۔

...كَانَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ
...لوگوں کے پیچھے رہ جاتے اور ناتوان و کمزور کو چلاتے (تاکہ
...ل جائے)

...مَازَالَتْ تُزْجِينِي حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔ وہ مجھ کو
...ہانکتی اور سرکاتی رہی، یہاں تک کہ میں اس پر داخل ہوا۔

فَأَعْيَا نَاضِحِي فَجَعَلْتُ أُزْجِيهِ۔ میرا پانی لانے کا اونٹ
ماندہ ہو گیا میں اُس کو ہانکنے لگا۔

لَا تُزْجِيْ صَلٰوةٌ لَا يُقْرَءُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ چل نہیں سکتی (یعنی
ناقص ہے اور درست نہیں۔ اسی وجہ سے سورۂ فاتحہ کا ہر نماز میں
پڑھنا فرض ہے امام اور مقتدی سب کے لئے، اگرچہ جنازہ کی
نماز ہو) (اہلِ عرب کہتے ہیں:

زَجَّيْتُهُ فَزَجَا۔ میں نے اُس کو چلایا وہ چل گیا)

مُزْجِيٌّ یا مُزْجَاةٌ۔ تھوڑی چیز یا خراب کھوٹی۔

لَوْ أَنَّ سَفِينَةً أُزْجِيَتْ۔ اگر ایک کشتی چلائی جائے
(اُس کو گھسیٹیں)۔

فَتًى مُزْجًى۔ ضعیف وناتوان جوان۔

عَطَاءٌ قَلِيلٌ تُزْجُوْ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرٍ لَّا تَزْجُوْ
تھوڑی بخشش جو مل جائے، اُس بہت بخشش سے بہتر ہے
جو نہ ملے۔

باب الزاء مع الحاء

زَحٌّ۔ ہٹانا، دھکیلنا، جلدی سے کھینچ لینا۔

زَحِيْرٌ یا زُحَارٌ۔ پیچش ہونا۔

زَحْرَانُ۔ بخیل (جیسے زَحُوْرٌ ہے)

إِذَا انْزَحَرَ۔ جب اس کو پیچش ہو۔

زَحْزَحَةٌ۔ دُور کرنا، ہٹانا۔

تَزَحْزُحٌ۔ ہٹ جانا، سرک جانا۔

زَحْزَحٌ۔ دُور۔

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ
عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد
کرتے ہوئے ایک دن روزہ رکھے، تو اللہ تعالےٰ اُس کو
دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دُور کر دے گا۔

تَزَحْزَحَتْ وَتَرَبَّعَتْ فَكَيْفَ رَأَيْتَ اللّٰهَ

مقنع۔ (حضرت علیؓ نے جنگِ جمل سے لَوٹ کر سلیمان بن صرد سے کہا) تم ہٹ گئے دُور چلے گئے اور انتظار کر رہے تھے، دیکھو اللہ تعالٰی نے کیا کیا۔

كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْفَجْرِ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاِنْ زُحْزِحَ (امام حسنؓ) جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو سورج نکلنے تک کسی سے بات نہ کرتے۔ گو لوگ ان کو وہاں سے سرکانے اور بات کرنے پر مجبور کرتے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ زَحْزَحَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ ہر چیز سے جو مجھ میں اور تجھ میں دُوری کر دے۔

فَتَزَحْزَحَ لَهٗ۔ اُس کے لئے اپنی جگہ سے سرک گئے (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ آنے والے کی عزت کرنا اور اس کو اچھے مقام پر بٹھانا مستحب ہے)

زَحْزَحَ نَفْسَهٗ۔ اپنے آپ کو ہٹایا۔

زَحْفٌ یا زُحُوْفٌ یا زَحَفَانٌ۔ گھسٹنا، چوتڑ کے بل چلنا، تھک جانا (جیسے اِزْحَافٌ ہے)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔ یا اللہ اس کو بخش دے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگ آیا ہو۔

زَحْفٌ اور زُحُوْفٌ۔ لشکر کو بھی کہتے ہیں، کیونکہ وہ آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے گویا گھسٹتا ہے یعنی آہستہ چلتا ہے) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ):

زَحَفَ الصَّبِيُّ۔ بچہ گھسٹنے لگا، سرین کے بل سرکنے لگا۔

اِنَّ رَاحِلَتَهٗ اَزْحَفَتْ۔ اس کی اونٹنی خستہ ہو گئی، تھک گئی (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ):

اَزْحَفَ الْبَعِيْرُ فَهُوَ مُزْحِفٌ۔ جب تھک کر اونٹ رُک جائے (اور):

اَزْحَفَ الرَّجُلُ۔ جب کسی آدمی کا جانور خستہ اور ماندہ ہو جائے (خطابی نے کہا صحیح اس طرح پر ہے اِنَّ رَاحِلَتَهٗ اُزْحِفَتْ عَلَيْهِ بہ صیغۂ مجہول (اہلِ عرب کہتے ہیں:

زَحَفَ الْبَعِيْرُ۔ اونٹ تھک گیا (اور):

اَزْحَفَهُ السَّفَرُ۔ سفر نے اس کو تھکا ڈالا (اور [illegible]

زَحَفَ الرَّجُلُ۔ وہ سُرین کے بل گھسٹتا ہوا چلا۔

يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ۔ اپنی سرین کے بل گھسٹتے ہوئے چل رہے ہوں گے۔

مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔ جو شخص یوں کہے، میں اللہ تعالٰی کی بخشش چاہتا ہوں، جس کے سوائے کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے سب چیزوں کو قائم رکھنے والا۔ میں اس کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں (آئندہ سے ایسا گناہ نہیں کروں گا) تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ جہاد میں دشمنوں کے مقابلے سے بھاگ آیا ہو (جب کافر دو چند سے زیادہ نہ ہوں، تو ان کے مقابلے سے بھاگنا ہماری شریعت میں کبیرہ گناہ ہے۔ البتہ اگر دو چند سے زیادہ ہوں تو بھاگ جانے میں گناہ نہ ہوگا۔ لیکن لڑنا اور [illegible] پر جمے رہنا افضل ہے)۔

اَنْهَاكُمْ عَنِ الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ۔ میں تم کو [illegible] کے مقابلہ میں بھاگنے سے منع کرتا ہوں۔

صَلٰوةُ الزَّحْفِ۔ لڑائی کی نماز۔

زَحْلٌ۔ تھک جانا، سرک جانا، دور ہونا، پیچھے ہو جانا۔

زُحُوْلٌ۔ سرک جانا، دُور ہو جانا۔

تَزْحِيْلٌ اور اِزْحَالٌ۔ دور کرنا۔

تَزَحُّلٌ۔ ہٹ جانا۔

زُحَلٌ۔ ایک ستارہ ہے ساتوں ستاروں سیاروں [illegible] (چونکہ وہ زمین سے بہت دُور ہے اس لئے اس کا نام [illegible] گیا۔)

فَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَدْنُوْ [illegible] وَرَاءَنَا۔ مشرکوں میں سے ایک شخص ہم کو پیچھے [illegible]

(ارتا تھا) اور ہٹاتا تھا (ایک روایت میں یَبْزُجُلُنَا ہے جو معجمہ سے یعنی ڈھکیلتا تھا، تیر مارتا تھا) (ایک روایت میں یَدُلُّنَا ہے یعنی ہم کو چلاتا تھا بھگاتا تھا۔ یعنی عقب سے حملہ کر کے)۔

فَلَمَّا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ زَحَلَ۔ (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی کے پاس حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضہ آئے اُن سے باتیں کر رہے تھے) جب نماز کی تکبیر ہوئی تو ابو موسیٰ رض پیچھے ہٹ گئے (حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضہ کو آگے کر دیا۔ اور کہنے لگے میں ایسے شخص کا امام نہیں ہو سکتا جو بدر کے غزوہ میں آں حضرت صلعم کے ساتھ شریک تھا۔)

فَلَمَّا رَاٰہُ زَحَلَ لَہٗ۔ جب ان کو دیکھا تو اپنے مقام سے سرک گئے (وہ امام حسینؑ کے پہلو میں بیٹھے تھے)۔

اِزْحَلْ عَنِّیْ فَقَدْ نَزَحْتَنِیْ۔ (سعید بن مسیب نے قتادہ سے کہا) اب جاؤ یہاں سے سرکو، تم نے مجھ کو بالکل سینچ ڈالا (یعنی جو کچھ دین کا علم میرے پاس تھا وہ سب تم نے حاصل کر لیا اب میرے پاس کچھ نہیں رہا۔ جیسے کنوئیں کا پانی کوئی کھینچ ڈالے ایک قطرہ نہ رہے)۔

زَحْمٌ یا اِزْحَامٌ۔ تنگ کرنا، تنگی میں ڈال دینا۔

مُزَاحَمَۃٌ۔ تنگ کرنا، روکنا۔

اِزْدِحَامٌ۔ ہجوم کرنا، تنگ ہونا۔

زَحْمَۃٌ۔ بمعنی زحام۔

اَبُوْ مُزَاحِمٍ۔ ہاتھی یا وہ بیل جس کے سینگ ٹوٹے ہوں ایک ترک کا نام تھا۔ جس نے پہلے پہل عربوں سے جنگ کی۔

کَانَ یُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنَیْنِ۔ حجر اسود اور رکن یمانی پر لوگوں کے ہجوم میں جاتے (گھس گھسا کر)۔

زَحَمْتُہٗ زَحْمًا۔ میں نے اس کو ڈھکیل دیا تنگ جگہ میں پھنسا دیا۔

باب الزاء مع الخاء

زَخٌّ۔ جماع کرنا، غصہ ہونا، کودنا، پھینکنا، چلنا، گرانا، چمکنا زور سے گرنا۔

زَخَّۃٌ۔ عورت، غصہ، حسد۔

مَثَلُ اَھْلِ بَیْتِیْ مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا زُخَّ بِہٖ فِی النَّارِ۔ میرے اہل بیت کی مثال نوحؑ کی کشتی کی سی ہے کہ جو کوئی اس سے ہٹ گیا (اس میں سوار نہیں ہوا) وہ دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا (اسی طرح جو میرے اہل بیت سے محبت نہیں رکھے گا۔ ان کے اقوال و افعال اور طریقہ کو چھوڑ کر اپنے غیرے کی پیروی کرے گا اس کا بھی انجام خراب ہوگا۔ اہل بیت کی محبت پر ایمان کا مدار ہے اس لئے کہ ان کی محبت آں حضرتؐ کی محبت کی وجہ سے ہے اور آپؐ کی محبت عین اللہ کی محبت ہے۔ یا اللہ ہم کو دنیا میں بھی اہل بیت کرام کی محبت پر قائم رکھ اور آخرت میں بھی ان کے غلاموں میں حشر کر)۔

اِتَّبِعُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا یَتَّبِعَنَّکُمْ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّتَّبِعْہُ الْقُرْاٰنُ یَزُخُّ فِیْ قَفَاہُ۔ قرآن کی پیروی کرو اور ایسا نہ ہو کہ قرآن تمہارے پیچھے لگ جائے (تمہاری شکایت کرے کہ تم نے اس پر عمل نہ کیا) کیونکہ قرآن جس کے پیچھے لگ گیا اس کو گردنی دے کر (دوزخ میں) ڈھکیل دے گا۔

فَزُخَّ فِیْ اَقْفَائِنَا۔ ہم کو گردنیاں دے کر نکالا گیا۔ (یعنی معاویہ رض کے پاس سے۔ یہ ابو بکر صحابی نے کہا تھا)

لَا تَاْخُذَنَّ مِنَ الزُّخَّۃِ وَالنُّخَّۃِ شَیْئًا۔ بکری کے بچوں اور کام کرنے والے جانوروں میں (جیسے ہل چلانے کے بیل یا پانی لانے کے اونٹ) کچھ مت لے (یعنی اُن میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ یہ حضرت علی رض نے فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ جب نرے بچے ہی بچے ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہ ہوگی۔ اور اگر بڑے جانوروں کے ساتھ بچے بھی ہوں تو گنتی میں شمار کر لئے جائیں گے، اور زکوٰۃ میں بڑا جانور لیا جائے گا نہ کہ بچہ۔ بعض نے کہا حضرت علیؓ کے مسلک میں بچوں کو گنتی میں بھی شریک نہیں کرتے)۔

اَفَلَکُمْ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مِزْخَّۃٌ یَزُخُّھَا ثُمَّ یَنَامُ

اَلْفَخْذَۃ ۔ وہ شخص باُمراد ہے جس کے پاس ایک عورت ہو اس سے جماع کرے۔ پھر جماع کرکے (مزے سے) سوجائے (محیط میں اِس شعر کو اِس طرح ذکر کیا ہے):

طُوبٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ مَزْخَۃٌ ۔ معنی وہی ہیں مَزْخَۃ بہ فتحہ میم اور کسرہ میم عورت کو کہتے ہیں یا اس کی فرج کو۔

یُزَخُّ فِیْ قَفَاہُ حَتّٰی یُقْذَفَ بِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ اس کو گردنی دے کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

وَیُزَخُّ زَخِیْخًا۔ (اگر حضرت علی رضہ کا دشمن فرات پر آئے) اُس کا پانی دونوں کناروں تک آگیا ہو اور زور سے اُچھلا جا رہا ہو (وہ بسم اللہ کہہ کر چلو سے پیے پھر الحمد للہ کہے جب بھی وہ پانی اس کے حق میں ایسا ہوگا جیسے کہ بہتا خون یا سُور)۔

زَخَرٌ۔ جوش مارنا، موج مارنا، بلند ہونا، لمبا ہونا، فخر کرنا، بھر دینا، خوش کرنا، اُڑا دینا، موٹا کرنا، آراستہ کرنا۔

مُزَاخَرَۃٌ۔ بہ معنی مفاخرہ۔

تَزَخُّرٌ۔ جوش مارنا۔

فُلَانٌ زَخْرٌ زَاخِرٌ وَبَدْرٌ ذَاھِرٌ۔ وہ ایک دریا ہے موج مارنے والا اور پورا چاند ہے چمکنے والا۔

فَزَخَرَ الْبَحْرُ۔ سمندر موج مارنے لگا۔

زَخَّارٌ۔ کثرت امواج کے لئے بہ طور مبالغہ استعمال ہوتا ہے۔

زَخْرَفَۃٌ۔ آراستہ کرنا، زینت دینا، خوبصورت کرنا، پورا کرنا، سونے کا ملمع کرنا۔

زُخْرُفٌ۔ سونا (طلا) زینت۔

زُخْرُفُ الْکَلَامِ۔ وہ باتیں جو بہ ظاہر چرب اور عمدہ ہوں لیکن اصل میں جھوٹ اور غلط۔ جیسے الف لیلہ اور قصہ امیر حمزہ، بوستانِ خیال اور فسانۂ آزاد وغیرہ۔

لَمْ یَدْخُلِ الْکَعْبَۃَ حَتّٰی اَمَرَ بِالزُّخْرُفِ فَنُحِّیَ۔ آں حضرت صلعم کعبہ کے اندر اس وقت تک نہیں گئے کہ آپ کے حکم سے وہاں کی مورتیں اور نقش جو سونے کے پانی سے بنائے گئے تھے میٹ نہ دیئے گئے۔

نَھٰی اَنْ تُزَخْرَفَ الْمَسَاجِدُ۔ مسجدوں کو سونا چڑھا کر آراستہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے نمازیوں کا خیال نماز میں اس طرف جائے گا تو خشوع میں خلل ہوگا جو نماز کا بڑا رکن ہے۔ افسوس کہ اس حدیث کے خلاف مسلمانوں نے مسجدوں پر نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا شروع کر دیا ہے۔ مدینہ منورہ کی مسجدِ نبوی میں بھی دیواروں پر سونے کا پانی پھرا ہوا ہے۔ حالانکہ آں حضرت نے اِس کی وجہ سے کعبہ کے اندر جانا گوارا نہ کیا جب تک اُس کو مٹا نہ دیا۔ اصل یہ ہے کہ مسجد کو جھاڑ پونچھ کر صاف سادہ رکھنا چاہیے۔ اسی طرح ضرورت کے موافق اُس میں روشنی کرنا چاہیے تا کہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو باقی بلا ضرورت ہزاروں چراغ لگانا یا نقش و نگار کرنا یا سونے کے پانی اور طرح طرح سے رنگ چڑھانا یہ سب منع ہے کیونکہ اسراف میں داخل ہے۔ جو روپیہ اِس واہیات میں خرچ کیا جائے جس کی وجہ سے آدمی کو ثواب تو کجا اور گناہ ہوتا ہے وہ روپیہ غریبوں اور محتاجوں کی پرورش اور دوسرے مفید کاموں میں کیوں نہ خرچ کیا جائے)۔

لَتُزَخْرِفُنَّھَا کَمَا زَخْرَفَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی۔ تم بھی مسجدوں کو اس طرح آراستہ کرو گے، جیسے یہود اور نصاریٰ اپنے گرجاؤں کو آراستہ کرتے ہیں۔ (یہ آں حضرت کی پیشین گوئی فرمائی جو سچ ہوئی۔ مسلمانوں نے نماز اور جماعت کا خیال تو چھوڑ دیا بس مسجدوں کی زیب و زینت کو اب افتخار سمجھنے لگے)۔

لَتَزَخْرَفَتْ لَہٗ مَا بَیْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ۔ اس کے لئے آسمان اور زمین کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے وہ آراستہ کردے۔

فَلَنْ تَاْتِیَکَ حُجَّۃٌ اِلَّا دَحَضَتْ وَلَا کِتَابُ زُخْرُفٍ اِلَّا ذَھَبَ نُوْرُہٗ۔ (آنحضرت نے جب عیاش بن ابی ربیعہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کو وصیت کی اور فرمایا) تیرے پاس (مخالفین کی) جو دلیل پیش ہوگی وہ پھسپھسی بے وزن

اور سطی) ہو جائے گی (اُن کی کوئی دلیل نہیں چلنے کی) اور ملمع کی ہوئی کتاب (دل سے جوڑی ہوئی جس کو وہ اللہ کی کتاب بتائیں گے) پیش ہوگی تو اس کی چمک اور رونق جاتی رہے گی (اُن کا مکر اور فریب کھل جائے گا)۔

كُلُّ حَدِيْثٍ لَا يُوَافِقُ كِتَابَ اللّٰهِ فَهُوَ زُخْرُفٌ جو بات اللہ کی کتاب کے موافق نہ ہو (اس کے مخالف ہو) وہ ملمع ہے (ظاہر میں اچھی اندرونی طور پر خراب اور بے حقیقت۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کے خلاف جو بات ہو گو اس کا کہنے والا کتنا ہی بڑا شخص ہو وہ لغو اور واہی گوزشتر ہے)۔

اِنَّ الْجِنَانَ لَتُزَخْرَفُ۔ بہشت کے باغ آراستہ کئے جاتے ہیں۔

زُخْزُبٌّ۔ موٹا، زور آور، پُرگوشت۔

وَاَنْ تَتْرُكَهٗ حَتّٰى يَصِيْرَ ابْنَ مَخَاضٍ اَوِ ابْنَ لَبُوْنٍ زُخْزُبًّا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَكْفَأَ اِنَاءَكَ وَتُوَلِّهَ نَاقَتَكَ اگر اس بچہ کو چھوڑ دے یہاں تک کہ ایک برس کا یا دو برس کا موٹا تازہ پرگوشت ہو جائے تو یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے دودھ کا برتن اوندھا کر دے (اس کی ماں کا دودھ بچہ کے غم میں سوکھ جائے) اور اپنی اونٹنی کو دیوانہ کرے (وہ بچہ کو نہ دیکھنے سے دیوانی ہو جائے)۔

زُخْمٌ۔ ایک پہاڑی ہے مکہ کے قریب۔

باب الزاء مع الراء

زَرْبٌ۔ بکریوں کا کٹھرہ بنانا، بکریوں کو کٹھرے میں گھسیڑنا، بنا۔

تَزَرُّبٌ۔ شرارت اور سرکشی کرنا۔

فَاَخَذُوْا زِرْبِيَّةَ اُمِّيْ فَاَمَرَ بِهَا فَرُدَّتْ۔ انھوں نے میری ماں کی چادر چھین لی۔ پھر آپ کے حکم سے پھیر دی گئی (بعض نے کہا زِرْبِيَّة یا زُرْبِيَّة عمدہ رنگ برنگ کا بستر یا وہ بستر جس کے حاشیہ پر سرا ہو۔ اس کی جمع زَرَابِیُّ ہے)۔

وَيْلٌ لِلزَّرْبِيَّةِ قِيْلَ وَمَا الزَّرْبِيَّةُ قَالَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ عَلَى الْاُمَرَاءِ فَاِذَا قَالُوْا شَرًّا اَوْ شَيْئًا قَالُوْا صَدَقَ۔ زربیہ کی خرابی ہے۔ لوگوں نے پوچھا زربیہ کون لوگ ہیں۔ کہا وہ لوگ جو امیروں (نوابوں اور بادشاہوں) کے پاس جاتے رہتے ہیں۔ اگر وہ کوئی بُری بات کہیں یا کوئی بات بھی ہو تو یہ کہتے ہیں "بجا درست، سچ فرمایا۔ ہاں میں ہاں ملانے والے خوشامدی۔ خدا کی مار ان پر، ان ہی لوگوں نے تو ہمارے مسلمانوں کے بادشاہوں اور امیروں کو خراب کیا، ان کو کہیں کا نہ رکھا نہ دین کا نہ دنیا کا۔ مسلمانی کا شیوہ یہ ہے کہ سچی بات کی تصدیق کریں اور غلط بات غلط کہیں، خواہ اس کا کہنے والا کوئی ہو) مترجم کہتا ہے مجھ کو اپنی پوری عمر میں کسی امیر کی صحبت نہ رہی بجز نواب سر وقار الامراء مرحوم کے جو حیدرآباد دکن کی وزارتِ عظمیٰ پر ممتاز تھے اور ان کی صحبت بھی بلا میری پیروی اور تگ و دو کے محض تقدیراتِ ایزدی سے حاصل ہوگئی جب میں پہلی بار ان کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر جلوہ فگن ہیں اور ان کے حواشی سب زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے یہ گوارا نہیں کی اور میں دوسرے کمرہ میں جا کر بیٹھ گیا۔ وہاں بیٹھ کر میں نواب صاحب کی باتیں سنتا رہا۔ جہاں نواب صاحب کے منہ سے کوئی بات نکلی بس ان مصاحبوں نے بجا اور درست پیرومرشد کی آواز بلند کی۔ یہ حال دیکھ کر مجھ کو سخت افسوس ہوا یا اللہ ان خوشامدیوں کا ستیاناس کر اور ان کے شر سے ہم کو محفوظ رکھ۔ کہتے کیا ہیں کہ سعدی کے اس قول پر عمل کرتے ہیں ؎

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

ارے بیوقوفو! کیا سعدی کی ہر ایک بات ماننے کے قابل ہے معلوم نہیں انھوں نے یہ کس ضرورت سے اور کس مصلحت سے کہا ہم کو تو اللہ اور رسولؐ کی پیروی کرنا چاہیے نہ کہ شاعروں کی۔ آں حضرتؐ فرماتے ہیں۔ ظالم بادشاہ کے خلاف سچی بات کہنا جہاد کا ثواب رکھتا ہے اور اب تو اللہ کے فضل سے ایسا زمانہ

ہے کہ کسی نواب یا رمیں یا بادشاہ سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے تمام سلطنتیں مشروطہ یعنی پارلیمنٹی ہو رہی ہیں اور بادشاہ سلامت شاہِ شطرنج کی طرح ایک کونے میں بٹھا دیئے گئے ہیں، وہ قانون کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ اسلام ایسی ہی خلافت اور حکومت سے شروع ہوا تھا۔ ہر ایک خلیفہ مسلمانوں کی رائے اور شورے سے مقرر کیا جاتا اور اسی شرط پر کہ اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے ورنہ وہ معزول کر دیا جاتا)۔

تَبِیْتُ بَیْنَ الزَّرْبِ وَالْکَنِیْفِ۔ وہ کٹہرے اور آڑ کے مقام میں رات بسر کرتی ہے (مطلب یہ ہے کہ گھر ول میں اس کو دانہ چارہ ملتا ہے جنگل کی چرائی پر اس کی گزر نہیں ہے)۔

مُحَادَثَۃُ الْعَالِمِ عَلَی الْمَزَابِلِ خَیْرٌ مِّنْ مُحَادَثَۃِ الْجَاہِلِ عَلَی الزَّرَابِیِّ۔ عالم سے گھورے کچرے پر باتیں کرنا بہتر ہے جاہلوں کے ساتھ عمدہ فرشوں پر باتیں کرنے سے۔

زُرْبِیٌّ۔ ایک شخص کا نام ہے۔

زَرْدٌ۔ گلا گھونٹنا، زرہ بنانا، نگل جانا۔

زَرَدٌ۔ زرہ۔

زَرَّادٌ۔ زرہ بنانے والا۔

زَرَادِیَّۃٌ۔ زرہ

اَنْ یَّزْدَرِدَ رِیْقَہٗ۔ اپنا تھوک نگل جائے۔

اِزْدِرَادٌ۔ نگل جانا۔

زَرٌّ۔ گھنڈیاں باندھنا، جمع کرنا، ہانک دینا، کاٹنا، نوچنا، کونچنا، روشن ہونا، عقل بڑھنا۔

اِزْرَارٌ۔ گھنڈیاں لگانا۔

زِرٌّ۔ گھنڈی (اس کی جمع اَزْرَارٌ ہے)

مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَۃِ۔ چھپرکھٹ کی گھنڈی کی طرح۔

(ایک روایت میں رِزِّ الْحَجَلَۃِ بہ تقدیم رائے مہملہ بر زائے معجمہ آیا ہے۔ یعنی چکور کے انڈے کی طرح۔ نہایہ میں ہے کہ اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو ترمذی نے جابر بن سمرہ سے نکالی کہ آں حضرتؐ کی مہر نبوت دونوں مونڈھوں کے درمیان ایک لال بتوڑی (رسولی) کی طرح تھی۔ کبوتر کے انڈے کے برابر)۔

یَزُرُّہٗ وَلَوْ بِشَوْکَۃٍ۔ اس کے دونوں کناروں کو ٹانک دے (کچھ نہ ملے) تو ایک کانٹے سے سہی۔

اَقْبِیَۃٌ مُّزَرَّرَۃٌ۔ گھنڈیاں لگی ہوئی قبائیں (ایک روایت میں مُزَرَّدَۃٌ ہے یعنی جڑی ہوئی یہ زَرَدٌ سے ہے بمعنی زرہ کے چھلے ایک دوسرے میں گھس جانا۔)

کَانَ لَہٗ اَزْرَارٌ فِیْ کُمَّیْہَا۔ اس کی آستین میں بھی گھنڈیاں تھیں۔ (وہ اپنا ہاتھ بھی کھل جانا پسند نہ کرتی تھیں اس قدر ستر کا خیال تھا)۔

نَعَمْ وَاَزْرِرْہُ۔ ہاں اس میں نماز پڑھ اس کو گھنڈی لگا لے (تاکہ گریبان کھل کر کشف عورت نہ ہو)۔

وَاِنَّہٗ لَعَالِمُ الْاَرْضِ وَزِرُّہَا الَّذِیْ تَسْکُنُ اِلَیْہِ۔ حضرت علی رضؓ زمین کے عالم تھے اور اس کے دل کی ہڈی جس سے وہ قائم رہتی تھی۔

زِرٌّ بکسرۂ زا ایک چھوٹی ہڈی ہے دل اس سے ٹھہرا رہتا ہے (مطلب یہ ہے کہ زمین ان کے علم و فضل کی وجہ سے برقرار تھی۔ حضرت ابوذر غفاری رضؓ یا حضرت سلمان فارسی رضؓ نے حضرت علیؓ کی تعریف میں کہا سبحان اللہ حضرت علی رضؓ سپاہ گری اور بہادری میں جیسے بے نظیر تھے ویسے ہی علم و فضل میں بھی بلند پایہ تھے ایسے کامل کہاں پیدا ہوتے ہیں)۔

مَا فَعَلَتْ اِمْرَاَتُہُ الَّتِیْ کَانَتْ تُزَارُّہٗ وَتُہَارُّہٗ۔ اس کی عورت کہاں گئی جو اس کو کاٹتی اور بل دیتی تھی (یعنی اس پر قابو یافتہ تھی) (اہل عرب کہتے ہیں کہ:-

حِمَارٌ مِّزَرٌّ۔ گدھا بڑا کاٹنے والا۔

زِرْزِرٌ۔ ذہین، ذکی۔

زَرْعٌ۔ کھیتی کرنا، ہل چلانا، بڑھانا۔

تَزْرِیْعٌ۔ ظاہر ہونا۔

اِزْرَاعٌ۔ کھیتی لمبی ہونا۔

تَزَرُّعٌ۔ جلدی کرنا۔

اِزْدِرَاعٌ۔ کھیتی کرنا۔

زَارِعٌ یا مُزَارِعٌ۔ کاشتکار، کسان، دہقان۔

زِرَاعَةٌ۔ کھیتی کرنا۔

زَرَّاعَةٌ۔ وہ زمین جس میں کھیتی کی جائے (جیسے مَلَّاحَةٌ جہاں نمک پیدا ہو)

زَرَّاعَاتٌ۔ "زَرَّاعَةٌ" کی جمع ہے۔

اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا۔ زمین میں یا خود کھیتی کرو یا دوسرے کو دو وہ کھیتی کرے (اس سے کچھ اجرت لو) یا خالی رہنے دو۔

مُزَارَعَةٌ۔ یہ ہے کہ زمین ایک شخص کی ہو وہ دوسرے کو کھیتی کے لئے دے اس شرط کو منظور کرا کے کہ آدھی یا تہائی یا چوتھائی پیداوار میں لوں گا۔ باقی تم لے لینا۔ اس قسم کا معاملہ درختوں میں کیا جائے تو اس کو مساقات کہتے ہیں۔

اَكْثَرُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُزْدَرَعًا۔ سارے مدینہ والوں میں زیادہ کھیت رکھنے والے۔

لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ۔ اپنے بھائی (مسلمان) کو بلا عوض کھیتی کے لئے دے۔

اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ۔ یا کھیت کا کتا (جو کھیت کی حفاظت کرتا ہو)۔

مَرَّ عَلٰى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ۔ پیاز کے کھیت پر گزرے۔

هُمُ الزَّارِعُوْنَ كُنُوْزَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ۔ کاشتکار اللہ کے خزانے اس کی زمین میں بوتے ہیں۔

مَا فِي الْاَعْمَالِ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الزِّرَاعَةِ۔ کاشتکاری سے بڑھ کر (دنیا کے) کاموں میں اللہ تعالیٰ کو کوئی کام پسند نہیں ہے۔

مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا زَرَّاعًا اِلَّا اِدْرِيْسَ فَاِنَّهٗ كَانَ خَيَّاطًا۔ اللہ تعالیٰ نے جو پیغمبر دنیا میں بھیجا ہے وہ کاشتکار ہی تھا بجز حضرت ادریسؑ کے کہ وہ درزی تھے (دوسری روایتوں میں ہے۔ حضرت زکریاؑ بڑھئی تھے، حضرت داؤدؑ لوہار تھے۔ غرض ان حلال پیشوں سے بڑھ کر کوئی عزت اور آبرو کا کام نہیں ہے اور بڑا بیوقوف ہے وہ شخص جو ان پیشوں کو حقیر جانے اور نوکری اور غلامی کرنے میں عزت سمجھے)

مَا مِنْ رَجُلٍ يَزْرَعُ زَرْعًا اَوْ يَغْرِسُ غَرْسًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ بَهِيْمَةٌ اَوْ اِنْسَانٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ۔ جو آدمی کھیت بوئے یا درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی جانور یا آدمی کھائے تو بونے والے اور لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ۔ جو کوئی دوسرے کی زمین میں بلا اس کی اجازت کے کھیتی کرے۔

مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔ مدینہ میں مہاجرین کے گھر والوں میں کوئی گھر والا ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی نہ کرتا ہو (یعنی مزارعت، اکثر علماء نے اس کو جائز رکھا ہے)

زَرْفٌ۔ کودنا، آگے بڑھنا، جھوٹ بولنا، اپنی طرف سے حاشیہ چڑھانا (یعنی اصل کلام میں اضافہ کر دینا)۔

زَرَافَةٌ یا زُرَافَةٌ یا زُرَّافَةٌ۔ ایک جانور جس کے پیر چھوٹے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں۔ سر اونٹ کے مثل اور سینگ بیل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

اِيَّايَ وَهٰذِهِ الزَّرَافَاتِ۔ میں ان مجمعوں کو نہ دیکھوں (یہ جمع ہے زرافۃ کی بمعنی جماعت (یہ جملہ حجاج ظالم نے اپنے خطبہ میں کہا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ لوگ جمع نہ ہوں، اس کے تشدد سے بچنے کے لئے کوئی راہ نہ سوچ سکیں)۔

كَانَ الْكَلْبِيُّ يُزَرِّفُ فِي الْحَدِيْثِ (محمد بن سائب) کلبی حدیث میں اپنی طرف سے بڑھا دیتا تھا۔ (اسی وجہ سے محدثین نے اس کی روایت کا اعتبار نہیں کیا ہے۔ ابن عباسؓ سے قرآن کی تفسیر میں اس نے بہت سی روایتیں کی ہیں)۔

زَرْقٌ۔ بیٹ کرنا (پرندہ کا ہگنا)۔ (جیسے زَرَقَ ب برچھ مارنا۔ پیچھے ڈالنا۔

زَرَقٌ۔ اندھا ہونا۔

اِنْزِرَاقٌ۔ چت لیٹنا۔

زُرَّقٌ۔ ایک شکاری پرندہ یا سفید باز۔

زُرَاقٌ۔ نیلگوں (جیسے آسمان کا رنگ ہے)۔

زَرْقَاءُ۔ آسمان (جیسے غَبْرَاءُ زمین۔

اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ۔ وہ دونوں فرشتے کالے رنگ کے ہوں گے، نیلگوں آنکھوں والے (اہلِ عرب نیلی آنکھوں کو بہت برا سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے دشمنوں یعنی نصاریٰ کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں)۔

مِزْرَاقٌ۔ چھوٹا برچھا (حربہ)

اَزَارِقَةٌ۔ خارجیوں کا ایک فرقہ، نافع بن ازرق کے پیرو۔

زَوْرَقٌ۔ کشتی۔

زَرْقَاءُ الْعَيْنِ۔ نیلی آنکھوں والی عورت۔

زَرْقَاءُ الْيَمَامَةِ۔ ایک عورت (حذام) کا لقب تھا

زَرْمٌ۔ کاٹنا، جننا۔

زَرَمٌ۔ کٹنا، رک جانا۔

اَزْرَمُ۔ بلی۔

بَالَ عَلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَخَذَ مِنْ حُجْرِهٖ فَقَالَ لَا تُزْرِمُوْا اِبْنِيْ۔ حضرت امام حسنؑ نے آں حضرت پر پیشاب کر دیا، لوگوں نے (جلدی سے) اُن کو آپؐ کی گود میں سے لے لیا تو آپؐ نے فرمایا، میرے بچہ کا پیشاب مت روکو (اہلِ عرب کہتے ہیں:

زَرِمَ الدَّمْعُ وَالْبَوْلُ۔ آنسو رک گئے، پیشاب رک گیا

اَزْرَمْتُهٗ۔ میں نے اس کو روک دیا، بند کر دیا، اس کا سلسلہ کاٹ دیا۔

بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ لَا تُزْرِمُوْهُ۔ ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا (لوگ اُس کو ہٹانے کے لئے دوڑے تو) آپ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو (کیونکہ اس کو ہٹانے اور دھکیلنے میں اور زیادہ خرابی تھی، وہ موتتا جاتا تو ساری مسجد اور اُس کے کپڑے نجس ہو جاتے اور اگر پیشاب روک لیتا تو بیماری کا اندیشہ تھا۔ اِس حدیث سے یہ نکلا کہ بہانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے اور جو پانی نجاست پر ڈالا جائے وہ اگر دوسری جگہ بہہ کر جائے زمین ہو یا جسم یا کپڑا اس کو نجس نہ کرے گا یہ جب ہے کہ اُس پانی کا وصف نہ بدلا ہو اگر رنگ یا مزہ یا بُو بدل جائے تو اتفاقاً نجس ہے)۔

زُرْمَانِقَةٌ۔ ابنِ مسعودؓ کی حدیث میں ہے اِنَّ مُوْسٰی اَتٰی فِرْعَوْنَ وَعَلَيْهِ زُرْمَانِقَةٌ۔ یعنی حضرت موسیٰؑ فرعون کے پاس آئے بالوں کا جُبّہ پہنے ہوئے۔ یہ لفظ عبرانی ہے اس کا اصل میں "اشتربانہ" تھا۔ یعنی اونٹ والے کا سامان

زَرْنَبٌ ایک قسم کی خوشبو یا خوشبودار بوٹی۔ بعض نے کہا زعفران۔

اَلْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ۔ خاوند کو ہاتھ لگاؤ تو اس کا جسم خرگوش کی طرح ملائم اور نرم ہے اور اُس کے بدن سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے زرنب

زُرْنُقَةٌ۔ چھاگل کو منہ سے اوپر رکھ کر پانی پینا یا کنوئیں پر لگانا اس سے پانی کھینچنا، بہانا۔

زُرْنُوْقٌ پانی نکالنے کا ایک آلہ ہے۔ کنوئیں کے منہ پر دونوں جانب دو لکڑیاں یا دو دیواریں کھڑی کرتے ہیں، ان کے بیچ میں ایک لکڑی لگا کر اس پر چکر لگاتے ہیں جس کو گھومتا جاتا ہے تو کنوئیں سے پانی نکلتا ہے۔

لَا اَدَعُ الْحَجَّ وَلَوْ تَزَرْنَقْتُ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں حج چھوڑنے والا نہیں اگر پیسہ نہ ہو تو زرنوق سے پانی نکالنے کی مزدوری کر کے اسی سے حج کروں گا (ایک روایت میں اَنْ اَتَزَرْنَقَ ہے۔ بعض نے کہا یہ زُرْنُقَةٌ سے نکلا ہے زُرْنُقَةٌ کہتے ہیں بیع عینہ کو (بیع عینہ

ضص کو روپیہ کی ضرورت ہے اور بلا سُود کوئی قرض نہیں دیتا تو وہ کیا کرتا ہے کہ دوسرے شخص سے ایک چیز جس کی مالیت سَو روپے سے کم ہے سَو روپے کو خرید لیتا ہے اور قیمت دینے کا ایک وعدہ مقرر کرتا ہے۔ پھر اسی چیز کو اسی شخص کے ہاتھ یا دوسرے کسی شخص کے ہاتھ نقد قیمت پر جو سَو روپے سے کم آتی ہے فروخت کر کے اپنا کام نکال لیتا ہے۔ اس صورت کی بیع میں علماء کا اختلاف ہے اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے، کیونکہ اس طریقہ کی سُود خوروں نے ایجاد کی ہے اور بعض صحابہ نے اس کو جائز بھی رکھا ہے۔ مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں جواز کا فتوےٰ دینا بہتر ہے وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں قرضِ حسنہ بہت کم لوگ دیتے ہیں اور لوگوں کو اپنی حاجات پوری کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ سُود کی حرمت بحکمِ الٰہی بر خلافِ قیاس ہے اور آں حضرت ؐ نے اس کی پوری تفصیل نہیں کی تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اس لئے جو صراحتاً نصِ شارع سے سُود ہے اس کو حرام اور ممنوع رکھنا چاہیے۔ وہ دوؔ سُود ہیں۔ ایک تو چاندی سونا، نمک، گیہوں، جَو اور کھجور۔ ان چھؔ چیزوں کو جب اسی جنس کے بدل بیچیں تو اس میں کمی اور زیادتی سُود ہے یعنی چاندی چاندی کے بدل اور سونے کو سونے کے بدل، گیہوں کو گیہوں کے بدل فروخت کریں۔ اگر نوع مختلف ہو، جیسے چاندی کو سونے کے بدل گیہوں کو جَو کے بدل تو اس میں زیادتی اور کمی سُود نہ ہو گی اسی طرح ان چھ چیزوں کے سوا اور چیزوں کی بیع اور شرا میں گو جنس ایک ہی ہو، زیادتی اور کمی سُود نہ ہو گی۔ دوسرا سُود یہ ہے کہ کسی کو روپیہ قرض دے اور جتنا دے اس سے زیادہ لینا ٹھہرائے، جیسے ہر مہینے ایکؔ روپیہ یا دوؔ روپے فیصدی اصل سے زیادہ ٹھہرائے، یہی اصل سُود ہے جو جاہلیت میں مروّج تھا اور آں حضرت ؐ نے فتح مکہ کے خطبہ میں فرمایا کہ جاہلیت کا ہر ایک سُود میں باطل کرتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے چچا عباس کا چڑھا ہوا سُود وہ بالکل اُڑا دیا گیا ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ سے بسندِ صحیح مروی ہے کہ جاہلیت میں سُود یہ تھا کہ ایک کا قرض دوسرے پر میعادی ہوتا جب میعاد ختم ہوتی تو قرض خواہ قرض دار سے

کہتا کہ تم روپیہ ادا کرتے ہو یا سُود دیتے ہو، اگر سُود دینا قبول کرتا تو قرض خواہ میعاد بڑھا دیتا۔ اِن دونوں سُودوں کی حرمت نصِ قطعی اور اجماعِ صحابہ اور سلف صالحین سے ثابت ہے ان میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور ہمارے زمانہ میں جو شخص ایسے سُود کو جائز بتلائے وہ سفیہ اور نادان ہے اور اس پر کفر کا خوف ہے۔ کیونکہ اجماعی اور اتفاقی دین کی بات سے انکار کرتا ہے۔ البتہ بعض فقہاء نے بلا دلیل کافر حربی سے سُود لینا جائز رکھا ہے اسی طرح بعض علمائے متاخرین نے بینک سے سُود لینا۔ لیکن اس کے جواز پر کوئی دلیل نہیں ہے اور نصوصِ حُرمت عام ہیں۔ واللہ اعلم

كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْخُذُ الزَّرْنَقَةَ۔ حضرت عائشہ رضؓ بیع عینہ کرتی تھیں۔

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَاْسَ بِالزَّرْنَقَةِ عبد اللہ بن مبارکؒ نے کہا بیع عینہ میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

اَلْجُنُبُ يَنْغَمِسُ فِي الزُّرْنُوقِ اَيُجْزِئُهُ قَالَ نَعَمْ۔ عکرمہؒ سے پوچھا گیا کہ اگر جنب زرنوق میں غوطہ لگائے تو کیا کافی ہو گا (یعنی غسل ادا ہو جائے گا؟) انھوں نے کہا ہاں۔

زُرْنُوقٌ۔ چھوٹی نالی جس سے پانی بہتا ہے (اصل میں تو زرنوق پانی کھینچنے کا آلہ ہے، جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ مگر چونکہ وہ پانی کا سبب ہے اس لئے مجازاً اس کو بھی زرنوق کہدیا۔)

زَرْيٌ يا زِرَايَةٌ يا مَزْرِيَةٌ يا زُرْيٌ۔ عیب کرنا عتاب کرنا (جیسے اِزْرَاءٌ اور اِزْدِرَاءٌ ہے۔)

فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ یہ زیادہ سزاوار ہے اس کے کہ تم اللہ کے احسان کو حقیر نہ جانو (بلکہ اس کی قدر کرو اور عظمت کرو) (اہلِ عرب کہتے ہیں:

زَرَيْتُ عَلَيْهِ زِرَايَةً۔ میں نے اُس کا عیب بیان کیا اُس پر عیب لگایا۔

اَزْرَيْتُ بِهٖ اِزْرَاءً۔ میں نے اُس کو ذلیل سمجھا، بے حقیقت۔

اِزْدِرَاءٌ اصل میں اِزْتِرَاءٌ تھا۔ تا کو دال سے بدل دیا۔

زَرِیٌّ اور مُزْرِیٌّ۔ ذلیل، بے حقیقت شخص۔

مُزْرَاءٌ۔ عیب لگانے والا۔

بابُ الزّاء مع الطّاء

زُطٌّ۔ آواز کرنا۔

فَحَلَقَ رَأْسَهُ زُطِّيَّةً۔ اُس نے اپنا سر زُط کی طرح مُنڈایا۔

زُطٌّ۔ ایک قوم ہے سوڈان اور ہند کی۔ (بعض نے کہا یہ معرب ہے جَتّ کا جَتّ ہندو فقیروں کی ایک قسم ہے جن کا شغل گانا بجانا اور بھیک مانگنا ہے۔ بعض نے کہا جَتّ جاٹ کی قوم جو ہندوستان میں مشہور ہے)۔

كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ۔ گویا وہ زُط کے لوگوں میں سے ایک شخص ہے

فَخَرَجَ عَلَيْنَا قَوْمٌ أَشْبَاهُ الزُّطِّ۔ ہمارے سامنے وہ لوگ آئے جو زُط کے لوگوں سے مشابہ تھے۔

أَتَاهُ سَبْعُونَ رَجُلًا مِّنَ الزُّطِّ۔ (جب حضرت علی رض بصرہ والوں کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو) آپ کے پاس ستّر مرد زُط کے آئے (اور انھوں نے اپنی زبان میں ان سے باتیں کیں)۔

بابُ الزّاء مع العین

زَعْبٌ۔ کاٹنا، بھرنا، بھری ہوئی مشک اٹھانا۔ جماع کر کے عورت میں منی بھر دینا، آواز کرنا، گالیوں کی بوچھار کرنا۔

تَزَعُّبٌ۔ غصہ ہونا، خوش ہونا، بہت کھانا پینا، بانٹ لینا۔

اِزْدِعَابٌ۔ کاٹ لینا۔

زُعْبُوبٌ۔ کمینہ، پست قد۔

زَعِيبٌ۔ کوّے کی آواز (جیسے نَعِيبٌ ہے) اور شہد کی مکھیوں کی آواز (یعنی دوی النحل)۔

وَأَزْعَبُ لَكَ زَعْبَةً مِّنَ الْمَالِ۔ اور تجھ کو میں مال کا ایک ٹکڑا دوں۔

فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا۔ تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ ایک مشک لے کر آیا، جس کو وہ بوجھ کی طرح اُٹھا رہا تھا (بھاری وزن کی وجہ سے اِدھر اُدھر اُس کو سرکاتا تھا)۔

إِنَّهُ كَانَ يَزْعَبُ لِقَوْمٍ وَيَخُصُّ لِآخَرِينَ وہ (حضرت علی رض) بعض کو تو بہت دیتے، بعض کو کم (جیسا مناسب سمجھتے اُس طرح تقسیم کرتے)۔

إِنَّهُ كَانَ تَحْتَ زَعُوبَةٍ يَا زَعُوفَةٍ۔ آنحضرت پر جادو کیا گیا تھا، اُس کا سامان ایک کنوئیں کے نیچے یا کنوئیں کے پتھر کے نیچے رکھا گیا تھا۔

زَعْجٌ۔ حرکت دینا، چھیڑنا، پریشان کرنا، کھود ڈالنا، ہانک دینا، چیخنا۔

اِزْعَاجٌ۔ پریشان کرنا، ہلانا، کھود ڈالنا۔

زَعَجٌ۔ قلق اور رنج۔

رَأَيْتُ عُمَرَ يُزْعِجُ أَبَابَكْرٍ إِزْعَاجًا يَوْمَ السَّقِيفَةِ (حضرت انس رض کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت عمر رض کو دیکھا وہ سقیفہ کے دن (جہاں صحابہ کرام رض آں حضرت ص کی وفات کے بعد جمع ہوئے تھے) حضرت ابوبکر صدیق رض کو چھیڑتے تھے (دم نہیں لینے دیتے تھے) یہاں تک کہ ان سے بیعت کر لی (حضرت عمر رض کی جلدی اس واسطے سے تھی کہ ایسا نہ ہو امام نہ ہونے سے مسلمانوں میں کوئی فساد اٹھ بیٹھے اور کہیں پھر اس کا تدارک مشکل ہو جائے)۔

الْحَلِفُ يُزْعِجُ السِّلْعَةَ وَيَمْحَقُ الْبَرَكَةَ۔ قسم کھانے سے مال تو نکل جاتا ہے (فروخت ہو جاتا ہے خریدار قسم پر اعتماد کر کے اس کو خرید لیتا ہے) لیکن برکت مٹ جاتی ہے (قسم کھانے والے کو اپنی سوداگری میں برکت نہیں ہوتی)۔

زَعَرٌ۔ جماع کرنا، کم ہونا، متفرق ہونا (جیسے اِذْعِرَار ہے)۔
اِنِّی امْرَأَۃٌ زَعْرَاءُ۔ میں ایک کم بالوں والی عورت ہوں
زَعَرٌ۔ بالوں کا کم ہونا۔
رَجُلٌ اَزْعَرُ۔ کم بالوں والا مرد (اس کی جمع زُعْرٌ ہے)
اَخْرَجَ بِہٖ مِنْ زُعْرِ الْجِبَالِ الْاَعْشَابَ۔ اللہ تعالیٰ
نے پانی بھیجکر اس کی وجہ سے کم بال والے پہاڑوں سے (جن پر
گھانس اور سبزی کم اگتی ہے) ہری گھانس اُگائی (اُن پہاڑوں
کو کم بال والا قرار دیا۔ گویا گھانس کو بالوں سے تشبیہ دی)۔
زُعْرُوْرٌ۔ جنگلی کھجور۔ اس کا مزہ ذرا ترش ہوتا ہے اور
گٹھلی سخت اور گول جس میں گودہ کم ہوتا ہے۔ اور بد اخلاق
آدمی کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع زَعَارِیْرُ آئی ہے)
اَرٰی مِنْہُ زَعَارَّۃً۔ میں اس سے بدخلقی دیکھتا ہوں (ایک
روایت میں زَعَارَۃً بتخفیف را ہے اور ایک میں دَعَارَۃً یعنی
فسق و فجور اور فساد۔
زَعْفَرَۃٌ۔ زعفران سے رنگنا، زعفران ڈالنا۔
زَعْفَرَانِیَّۃٌ۔ ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے
(معاذ اللہ)۔
نَہٰی عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ۔ آپ نے مردوں کو زعفرانی
رنگ سے منع کیا (یعنی ہاتھ اور پاؤں اُس سے رنگنا یا زعفران میں
رنگے ہوئے کپڑے پہننا۔ امام شافعیؒ نے زعفران پر ہر زرد رنگ کو
قیاس کیا ہے اور مردوں کے لئے اُس کو حرام رکھا ہے۔ بغوی نے
کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بہت زعفران استعمال کرنے سے
مردوں کو منع فرمایا چونکہ تھوڑے زعفران کے استعمال کی رخصت
عبد الرحمٰن بن عوفؓ کی حدیث سے نکلتی ہے۔) مترجم کہتا ہے کہ
ہمارے بھائی بعض اہلِ حدیث کو اس باب میں سخت تشدد ہے،
لیکن میں ایسی سختی کو پسند نہیں کرتا۔ اگر شادی بیاہ کے موقع پر کوئی
زردی کا استعمال کرے تو اس کو معاف رکھنا چاہئے، جیسے
آنحضرتؐ نے عبد الرحمٰن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھ کر
سکوت فرمایا اور کچھ زجر نہیں کیا۔ جب انھوں نے کہا کہ میں نے نکاح
کیا ہے اور ایک جماعتِ علماء کا یہ قول ہے کہ شادی بیاہ میں مرد
کو زعفران لگانا یا زرد کپڑے پہننا درست ہے جو زعفران سے
رنگے ہوئے ہوں۔ اِسی طرح مہندی کا استعمال بھی شادی میں
مردوں کے لئے جائز رکھا ہے اور ایسے اختلافی فروعی مسائل میں
کسی مسلمان کو سخت زجر کرنا یا اس سے سلام و کلام ترک کر دینا،
یا اُس کو کافر یا فاسق بنانا غلو اور افراط ہے۔ اللہ تعالیٰ اس
سے بچائے رکھے۔ یہ صحیح ہے کہ ہندوؤں اور کافروں کی تشبیہ
ہمارے دین میں ممانعت ہے مگر اس میں یہ ضروری ہے کہ مشابہت
کی نیت ہو۔ دوسرے وہ رسم مسلمانوں میں علی العموم رائج نہ ہو گئی
ہو۔ مثلاً انگرکھا پہننا ہندوؤں کا ایک معاشرتی اور قومی فعل تھا
اب چونکہ عام طور پر مسلمان بھی اِس لباس کو اختیار کر چکے ہیں اور
یہ بات ہمارے شعور میں ہے جس کی بنا پر ہم انگرکھا پہنے ہوئے کسی مسلمان
کو ہندو نہیں تصور کرلے لہٰذا ایسی صورت میں انگرکھا پہننا منع نہ ہوگا
کوٹ، پتلون اور بوٹ وغیرہ جس زمانے میں مسلمانوں میں بالکل
رائج نہ تھے اس وقت اُن کا پہننا تشبہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب
جب کہ ترک اور عرب اور ہند کے مسلمان ان چیزوں کا عموماً استعمال
کرتے ہیں تو اُن کا پہننا تشبیہ بالنصاریٰ نہ ہوگا۔ شادی بیاہ
کھانے پینے اور خوشی کی تقریبوں اور لباس وغیرہ میں جو دنیاوی
اُمور کہلاتے ہیں، اسی قاعدے کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ البتہ دین
میں کوئی نئی بات نکالنا جس کی اصل قرآن و حدیث اور سلف
صالحین سے نہ ہو، بدعت اور حرام ہے)
زَعُقٌ۔ چیخنا، چلّانا، ڈرانا، ہانکنا۔
زَعْقَۃٌ۔ چیخ، نعرہ۔
زُعَاقٌ۔ کڑوا پانی غلیظ۔
زَعَلٌ۔ خوشی، نشاط۔
زَعَلَۃٌ۔ جو جانور ایک سال جنے ایک سال نہ جنے۔
زَعْمٌ یا زِعْمٌ یا زُعْمٌ۔ گمان کرنا، جھوٹ بات کہنا۔
زَعْمٌ اور زَعَامَۃٌ۔ ضامن ہونا۔
زَعَمٌ۔ طمع کرنا۔

مُزَاعَمَةٌ۔ مزاحمت۔

اِزْعَامٌ۔ امکان۔

اَلزَّعِيْمُ غَارِمٌ۔ جو شخص ضامن ہو اُس کو تاوان دینا ہوگا (وہ ذمہ دار ہے)۔

ذِمَّتِيْ رَهِيْنَةٌ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ۔ میرا ذمہ اٹکا ہوا ہے، میں اُس کا ضامن ہوں۔

كَانَ اِذَا مَرَّ بِرَجُلَيْنِ يَتَزَاعَمَانِ فَيَذْكُرَانِ اللّٰهَ كَفَّرَ عَنْهُمَا۔ (حضرت ایوب علیہ السلام جب ایسے دو آدمیوں پر سے گزرتے جو ایک شے کا دعویٰ کرتے، پھر دونوں اللہ کا نام لیتے (یعنی اللہ کی قسم کھاتے) تو اُن دونوں کی طرف سے خود کفارہ (قسم کا) ادا کرتے (کیونکہ ان دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہوگا۔ تو آپ دونوں کی طرف سے کفارہ دیتے تاکہ اُن پر گناہ نہ رہے اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں)۔

بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوْا آدمی کی کیا بُری سواری یہ ہے، لوگ ایسا کہتے ہیں (اکثر لوگوں کا قاعدہ یہ ہے کہ بلا تحقیق باتوں کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ لوگ ایسا کہتے ہیں یا اِسطرح سُنا گیا ہے یا کہا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں العھدۃ علی الراوی۔ آنحضرتؐ نے ایسی بلا تحقیق باتوں کے ذکر سے منع فرمایا۔ آدمی کو چاہئے کہ جب تک کسی خبر کی اچھی طرح تحقیق نہ کرلے اور اس کی سچائی کا یقین نہ ہو، اُس وقت تک مُنہ سے نہ نکالے۔ یہ جو فرمایا "بُری سواری" تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سواری کے ذریعہ آدمی اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے اِسی طرح جھُوٹی اور بے بُنیاد باتیں کرکے بعض نادان لوگ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں)۔

وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم۔ اور وہ اس حدیث کو آں حضرتؐ کا فرمودہ جانتا ہے۔

زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّكَ تَزْعُمُ۔ آپ کے فرستادہ نے یہ کہا کہ آپ فرماتے ہیں۔

زَعْمٌ۔ جس طرح جھوٹی بات کہنے کو کہتے ہیں اسی طرح سچی بات کہنے کو بھی۔ تو یہ لغت اضداد میں سے ہے۔

مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ (حضرت علیؓ نے کہا) جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے (اہلِ بیت نبوی کے) پاس اللہ کی کتاب کے سوا اور کچھ خاص کتابیں یا باتیں ہیں جن کو آنحضرتؐ نے عام طور سے نہیں بتلایا (تو وہ جھوٹا ہے دوسری روایت میں حضرت علیؓ سے یوں بیان ہوا ہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور ایک وہ مکتوب جو اس تلوار کے نیام میں ہے۔ اُس میں زکوٰۃ کے احکام تھے اور قصاص و دیت کے احکام۔ حضرت علی رضؓ کے اِس قول سے ثابت ہوا کہ اہلِ تشیع کا یہ گمان کہ آں حضرتؐ نے حضرت علیؓ کو ایک کتاب دی تھی جس کا نام کتابُ الجفرِ والجامع تھا۔ یا اُن کو دین اور شریعت کے وہ اسرار و رموز بتلائے تھے جو عام صحابہؓ کو نہیں بتلائے تھے صحیح نہیں ہے)۔

زَعَامَةٌ۔ شرف اور ریاست اور ہتھیار اور زرہ اور سردار کا حصہ مالِ غنیمت میں سے، اور افضل مال اور اکثر ترکہ وغیرہ سے۔

تَزَاعُمٌ۔ اختلاف۔

زَعِيْمُ الْاَنْفَاسِ۔ سانسوں کا وکیل (یعنی ہر وقت ٹھنڈی سانسیں لیتا رہتا ہے، دم اوپر چڑھا ہے یہ حرکت اور کیفیت اس کی عادت حسد کی وجہ سے ہے۔ حسود را ہمیں بس کہ او زخود برنج در است۔ بعض نے کہا کہ سانسوں کے وکیل سے مُراد یہ ہے کہ لوگوں کی باتیں سُننے کی فکر میں رہتا ہے تا اُن کے عیوب فاش کرے)۔

وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ۔ لوگوں کا سردار رئیس وہ ہوگا جو اُن سب میں رذیل ہوگا (یعنی اپنے حسب نسب کے لحاظ سے شریف نہیں ہوگا یا اپنے اخلاق و کردار کے اعتبار سے رذیل ہوگا جس طرح ہمارے عہد میں برسرِ منصب لوگ ہیں یہ بھی منجملہ علاماتِ قیامت کے ایک ہے)۔

كُلُّ زَعْمٍ فِي الْقُرْاٰنِ كَذِبٌ۔ قرآن میں

...جہاں آیا ہے اس سے مُراد جھوٹ ہے (جیسے زعم الذین ...ر وا الن یبعثوا وغیرہ)

اَنَا بِحَجَاتِکُمْ زَعِیْمٌ۔ میں تمہاری کتنی (نجات) کا ضامن ...ن۔

...عُ۔ مائل ہونا۔

اَرَدْتُ اَنْ تُبَلِّغَ النَّاسَ عَنِّیْ مَقَالَةً یَزْعَوْنَ ...۔ میں نے یہ چاہا کہ تم میری طرف سے لوگوں کو ایسی بات پہنچاؤ ...وگ اس طرف مائل ہوں (بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے، ...نے یُذْعَنُوْنَ کو یَزْعَوْنَ کر دیا۔ یعنی لوگ اس کی پیروی ...ں۔ ابو موسیٰؒ نے کہا صحیح یَرْکَنُوْنَ ہوگا۔ صاحب نہایہ نے ...بعید ہے کہ یَرْکَنُوْنَ کو یَزْعَوْنَ کر دیا۔ میں کہتا ہوں کہ ...میں زَعْوٌ کا لفظ مجھ کو نہیں ملا۔ غالبًا یہ راوی کی تصحیف ہے)

...نَفَةٌ۔ آراستہ کرنا زینت دینا۔

زِعْنِفَةٌ۔ ہر چیز کا ایک ٹکڑا، چمڑے کا یا ہاتھ پاؤں کا ...ارہ، مچھلی کے بازو، چھوٹا قبیلہ، کپڑے کا پھٹا ہوا اور شکستہ ...کنارہ جو خراب ہو۔

اِیَّاکُمْ وَهٰذِهِ الزَّعَانِیْفَ الَّذِیْنَ رَغِبُوْا ...عَنِ النَّاسِ وَفَارَقُوا الْجَمَاعَةَ۔ تم اُن مختلف فرقوں سے ...ان چھوٹے چھوٹے گروہوں سے الگ رہو جنہوں نے عام ...لوگوں سے نفرت کی اور جماعت سے الگ ہو گئے (یعنی تفرقہ ...باز، ملتِ اسلامیہ سے کٹنے والے)۔

زَعَانِیْفُ جمع ہے زِعْنِفَةٌ کی اور یا اشباع کے ...بڑھا دی گئی۔ اصل میں زَعَانِفُ تھا۔

بابُ الزاء مع الغین

...غَبٌ۔ نرم رُوئیں اور بال اور پَر نکلنا۔ (جیسے تَزْغِیْبٌ ہے)

اُهْدِیَ لَهٗ اَجْرٍ زُغْبٌ۔ آپ کو چھوٹی چھوٹی ککڑیاں ...جن پر خفیف سا رُواں تھا تحفہ میں بھیجی گئیں (عمدہ اور کچی ...ککڑیوں پر ایسے رُوئیں ہوتے ہیں)۔ (اصل میں زَغَبٌ اُس

رُوئیں کو کہتے ہیں جو چوزے کے بدن پر شروع میں نکلتا ہے، اَجْرٍ جمع ہے جِرْوٌ کی جیسے اوپر گزر چکا)۔

رُبَّمَا الْتَقَطْنَا مِنْ زَغَبِهَا۔ کبھی ہم نے اُس کے رُوئیں چُن لئے۔

لَعَلَّهَا دِرْعُ اَبِیْكَ الزَّغْبَاءُ۔ شاید یہ تیری باپ کی زرہ ہے۔

زَغْبَاء۔ اُس زرہ کا نام تھا۔

زَغْرٌ۔ چھین لینا، گہرا ہونا، بڑھنا، بہت ہونا۔

نَهْرٌ زَاغِرٌ وَبَحْرٌ زَاخِرٌ۔ گہری ندی اور گہرا سمندر۔

اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ عَیْنِ زُغَرَ هَلْ فِیْهَا مَاءٌ۔ زغر کے چشمہ کا حال مجھ سے بیان کرو، کیا اس میں پانی ہے (یہ ایک چشمہ کا نام ہے ملک شام میں۔ بعض نے کہا زغر ایک عورت تھی، یہ چشمہ اس کی طرف منسوب ہے)۔

تُحَرِّکُوْنَ بَعْدَ هٰذَا غَرَقٌ مِنْ زُغَرَ۔ اس کے بعد زغر کا ایک چشمہ لوگوں کو ڈبو دے گا (اس میں بہت سے لوگ ڈوب جائیں گے) (یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے)۔

زُغَرٌ۔ دوسرا چشمہ ہے بصرہ میں۔

زُغْرٌ۔ بسکون غین مہملہ ملک حجاز میں ایک مقام ہے۔

بابُ الزاء مع الفاء

زَفْتٌ۔ بھر دینا، غصّہ دلانا، ہانکنا، روکنا، تھکانا، ڈالنا۔

نَهٰی عَنِ الْمُزَفَّتِ مِنَ الْاَوْعِیَةِ۔ رال یا لاکھی برتنوں میں شربت (نبیذ) بنانے سے آپؐ نے منع فرمایا۔ (کیونکہ ایسے برتنوں میں شربت جلد تیز ہو جاتا ہے اور نشہ پیدا کرتا ہے۔ دوسرے ان برتنوں میں شراب رکھا کرتے تھے، تو آپ نے ابتدائے اسلام میں ان برتنوں کے استعمال ہی سے منع کر دیا تاکہ شراب کا خیال تک نہ آنے پائے)۔

زِفْتٌ۔ قار (رال یا لاکھ)

زَفْرٌ۔ زور سے، یا پوری سانس نکالنا۔

زَفِیْرٌ۔ گدھے کا سانس اندر لے جانا (اور شَہِیْقٌ اس کا سانس باہر نکالنا۔

وَکَانَ النِّسَاءُ یَزْفِرْنَ الْقِرَبَ۔ عورتیں (جہاد میں) مشکیں پانی کی اُٹھاتیں اور مجاہدین کو پانی پلاتیں۔

زِفْرٌ۔ مشک۔

کَانَتْ اُمُّ سَلِیْطٍ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ۔ اُمِّ سلیط جنگِ اُحد میں ہمارے لئے مشکیں اُٹھاتیں (مردوں کو پانی پلاتی)۔

کَانَ اِذَا خَلَا مَعَ صَاغِیَتِہٖ وَزَافِرَتِہٖ اِنْبَسَطَ (حضرت علی رض) جب اپنے خاص دوستوں اور یاروں یا عزیزوں اور اقرباء میں ہوتے (کوئی غیر شخص صحبت میں نہ ہوتا) تو کھل کر باتیں کرتے یا خوش مزاج ہوتے۔

زُفَرُ۔ امام ابو حنیفہ رح کے مشہور شاگرد کا نام ہے۔ اور شیر، بہادر، دریا کو بھی زفر کہتے ہیں۔

زَفْزَفَۃٌ۔ جلدی چلنا، ڈالدینا۔ پنکھ پھیلانا، ہلانا، آواز کرنا، لرزنا۔

اِنَّہٗ مَرَّ بِہَا وَہِیَ تُزَفْزِفُ مِنَ الْحُمّٰی۔ آنحضرت ام السائب پر گزرے وہ بخار میں کانپ رہی تھیں (ایک روایت میں تُرَفْرِفُ ہے رائے مہملہ سے، اُس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

مَالَکِ یَا اُمَّ السَّائِبِ تُزَفْزِفِیْنَ (تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ) اے اُم السائب تجھ کو کیا ہوا ہے کہ کانپ رہی ہے (ایک روایت میں تَزَفْزَفِیْنَ بہ فتحۂ تا، ایک میں تُرَفْرِفِیْنَ ہے اور ایک میں تُرَفْرِفِیْنَ ہے معنی وہی ہیں)

زَفٌّ یا زِفَافٌ۔ ہدیہ بھیجنا۔ گزرانا، چمکنا، جلدی دوڑنا، پنکھ پھیلانا، ڈالدینا۔

زَفَّ الْعَرُوْسَ یا اَزَفَّہَا۔ دُلہن کو دولہا کے پاس بھیجدیا۔

اَدْخِلِ النَّاسَ عَلَیَّ زُفَّۃً زُفَّۃً۔ (حضرت فاطمہ رض کے نکاح میں آں حضرت ع نے کھانا تیار کیا اور حضرت بلال رض سے فرمایا) لوگوں کے جتھے جتھے کر کے میرے پاس لا (یعنی پہلے کچھ لوگوں کو دستر خوان پر لا اور اُن کی فراغت کے بعد کچھ دوسرے لوگوں کو سب کو ایکبارگی دستر خوان پر بٹھانے کی گنجائش نہ ہوگی۔ اِس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ نکاح اور شادی کی تقریبات میں دُلہن والے بھی لوگوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں اور یہ خلافِ سنت نہیں ہے البتہ دُولہا کو بعد زفاف کے ولیمہ کی دعوت کرنی چاہیئے اور قبل زفاف جو دُولہا والے کھانا کھلائیں وہ سنت نہیں ہے)۔

یُزَفُّ عَلِیٌّ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِبْرَاہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلَی الْجَنَّۃِ۔ حضرت علی رض میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کے درمیان جلدی سے بہشت میں لپک جائیں گے (ایک روایت میں یُزَفُّ ہے یعنی وہ بہشت میں بھیجے جائیں گے)

زَفَفْتُ الْعَرُوْسَ اَزُفُّہَا سے ہے، یعنی میں نے دلہن کو دولہا کے پاس بھیجدیا۔

فِیْ سَبْعِیْنَ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یُزِفُّوْنَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ستر فرشتے آں حضرت کو لے کر جلدی بھاگیں گے۔

اِذَا وَلَدَتِ الْجَارِیَۃُ بَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْہَا مَلَکًا یَزِفُّ الْبَرَکَۃَ زَفًّا۔ جب عورت جنتی ہے تو اللہ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجدیتا ہے جو برکت اس پر ڈالتا جاتا ہے۔

یُزَفُّ فِیْ قَوْمِہٖ۔ اپنی قوم میں بھیجا جاتا ہے۔

مِزَفَّۃٌ۔ دُلہن کا محافہ جس میں سوار ہو کر یہاں جاتی ہے۔

اَزْفِلَۃٌ۔ جماعت (اس کا ذکر کتاب الف میں لفظی ہو چکا ہے۔ اصل مقام اس کا یہ ہے)۔

زَفْنٌ۔ ناچنا، پاؤں ارنا۔

اِنَّہَا کَانَتْ تَزْفِنُ لِلْحَسَنِ۔ حضرت فاطمہ رض حسن کو نچاتی تھیں (یعنی کمسنی میں پیار سے)۔

قَدِمَ وَفْدُ الْحَبَشَۃِ فَجَعَلُوْا یَزْفِنُوْنَ حبش کے ایلچی آئے وہ ناچنے اور کھیلنے لگے (یعنی اپنے

وَيُبْطِلُ بِهِ اللَّعِبَ وَالزَّفْنَ اللہ تعالیٰ نے سچا کلام اتارا اس لئے کہ باطل کو میٹ دے) اور کھیل، کود اور ناچ، رنگ کو۔

اَنْهَاكُمْ عَنِ الزَّفْنِ وَالْمِزْمَارِ۔ میں تم کو ناچنے اور ستار بجانے سے منع کرتا ہوں۔

بابُ الزاء مع القاف

زَقْفٌ۔ اُچک لینا۔

تَزْقِيفٌ۔ تالی بجانا۔

تَزَقُّفٌ۔ اُچک لینا، جلدی سے کوئی چیز لے لینا۔

زُقْفَةٌ۔ لقمہ، نوالہ۔

يَأْخُذُ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِيَدِهٖ ثُمَّ يَتَزَقَّفُهَا تَزَقُّفَ الرُّمَّانَةِ۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو قیامت کے دن اپنے ہاتھ میں لے کر ان کو (اُچھال کر پھر) جلدی سے لے لیگا، جیسے کوئی انار کو لے لیتا ہے۔

بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَوْ بَلَغَ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَيْنَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَعْنِي الْخِلَافَةَ تَزَقَّفْنَاهُ تَزَقُّفَ الْاُكْرَةِ۔ حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی، معاویہؓ کہتے ہیں کہ اگر یہ خلافت ہم لوگوں یعنی عبد مناف کے بیٹوں کو پہنچی (لوگ ان کو خلیفہ بناتے) تو ہم اُس کو اس طرح اُڑا لیتے جیسے گولہ (گیند) اُڑا لیتے ہیں (جلدی سے اُچک لیتے ہیں)۔

اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ قَالَ لِبَنِيْ اُمَيَّةَ تَزَقَّفُوْهَا تَزَقُّفَ الْكُرَةِ۔ ابو سفیان نے بنو امیہ سے کہا تم خلافت کو اس طرح اُچک لو جیسے گیند اُچک لیتے ہیں۔

لَمَّا اصْطَفَّ الصَّفَّانِ يَوْمَ الْجَمَلِ كَانَ الْاَشْتَرُ زَقَفَنِيْ مِنْهُمْ فَائْتَخَذْنَا فَوَقَعْنَا اِلَى الْاَرْضِ فَقُلْتُ اُقْتُلُوْنِيْ وَمَالِكًا۔ (حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں) جب جنگ جمل میں دونوں طرف کے لوگوں نے صف باندھی، تو مالک اُشتر نے مجھ کو اُچک لیا (جلدی سے اُٹھا لیا) ہم دونوں میں پکڑ ہوئی اور (پھر) دونوں زمین پر گرے، میں نے (دوسرے لڑنے والوں) سے کہا مجھ کو اور مالک اشتر دونوں کو مار ڈالو۔

زَقٌّ۔ پرندے کا بیٹ کرنا، چونچ سے کھلانا، سر سے پاؤں تک کھال اُتارنا۔

زُقٌّ۔ شراب۔

مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا۔ جس شخص نے دودھ کا جانور کسی کو دودھ پینے کے لئے دیا (یعنی اللہ کے واسطے بلا قیمت) یا بھولے بھٹکے اندھے کو راستہ بتلایا (اصل میں زُقَاقٌ تنگ گلی کو کہتے ہیں۔ یہاں مُراد یہ ہے کہ ایسے مقام میں رستہ بتلایا، چونکہ ایسی جگہ اکثر آدمی رستہ بھول جاتے ہیں۔ بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ جس نے کھجور کی ایک باڑ (قطار) کسی کو ہدیہ دی، مگر یہ صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ هَدٰى، ہدایت یعنی راہ بتلانے سے نکلا ہے نہ کہ هَدْيَةٌ سے۔ اگر ہدیہ مُراد ہوتا تو اَهْدٰى ہوتا۔)

مَالِيْ اَرَاكَ مُزَقَّقًا۔ مجھ کو کیا ہوا کہ میں تجھ کو سارے سر کے بال کترے ہوئے دیکھتا ہوں (یہ زَقَّ الْجِلْدَ سے نکلا ہے۔ یعنی چمڑے کے اوپر کے بال کتر ڈالے ان کو اُکھیڑا نہیں)۔

اِنَّهٗ رَاٰى مَطْمُوْمَ الرَّاْسِ مُزَقَّقًا (حضرت سلمانؓ فارسی کو) دیکھا سارے سر کے بال کترائے ہوئے تھے۔

حَلَقَ رَاْسَهٗ زُقِّيَةً۔ اپنے سر کو بال کترا کر مُنڈایا (یعنی جڑ سے بالوں کو نہیں نکالا صرف قینچی سے کترا دیئے)۔

فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ اَزْقَاقٍ زِقٌّ۔ ہر دس مشکوں میں ایک مشک (زکوٰۃ کی) دینا ہوگی (محیط میں ہے کہ زِقّ عام ہے، ہر مشک یا مطلق ظرف کو کہتے ہیں۔ اور اگر اُس میں دودھ بھرا ہو تو اُس کو وَطْب کہیں گے۔ اگر گھی بھرا ہو تو اس کو نِحْیٌ کہیں گے۔ اگر شہد بھرا ہو تو عِكَّةٌ کہیں گے۔ اگر پانی بھرا ہو تو شَكْوَةٌ کہیں گے اگر تیل بھرا ہو تو حَمِيْتٌ کہیں گے)۔

زِقُّ الْحَدَّادِ۔ لوہار کی دھونکنی۔

تُكْسَرُ الزِّقَاقُ۔ برتن توڑ ڈالے جائیں۔

زُقَّةٌ۔ پانی کا ایک چھوٹا پرندہ ہے۔

زَقْمٌ. نگل جانا۔

اِزْقَامٌ. نگلانا۔

اِزْدِقَامٌ. نگل جانا۔

زَقُّوْمٌ. مسکہ اور کھجور اور دوزخ کے ایک درخت کا نام ہے اہلِ جہنم اسی درخت کو کھائیں گے (یعنی ناگ پھنی) (بعض نے کہا زَقُّوْمٌ ایک چھوٹے پتوں کا درخت ہے بدبودار، کڑوا، اس سے زیادہ بڑا درخت حجاز میں اور کوئی نہیں ہے)۔

اِنَّ مُحَمَّدًا یُخَوِّفُنَا بِالزَّقُّوْمِ هَاتُوا الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ وَتَزَقَّمُوْا (ابوجہل لعین نے کہا جب یہ آیت اُتری کہ دوزخی لوگ زقوم کھائیں گے) محمد ہم کو زقوم سے ڈراتے ہیں تو ایسا کرو کہ مکھن اور کھجور لاؤ اور خوب لقمہ لگاؤ (بڑے بڑے نوالے نگلو)۔

لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِی الدُّنْیَا. اگر (دوزخ کے) زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپک پڑے (تو ساری دنیا کی چیزوں کو کڑوا کر دے۔ معاذ اللہ)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الزَّقُّوْمِ. میں زقوم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

زَقْوٌ یا زُقَاءٌ. چیخنا۔

زَقْیٌ. چیخنا۔

زَاقِیْ. مرغ (اس کی جمع زَوَاقِیْ ہے۔

اَثْقَلُ مِنَ الزَّوَاقِیْ. تو تو مرغوں سے بھی زیادہ بھاری (یعنی ناگوار اور مکروہ) ہے۔ (مرغ صبح کے قریب چلاتا ہے اس وقت رات کے رفیق اور احباب جُدا ہو جاتے ہیں۔ جلسہ برخاست ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تو مرغ سے بھی زیادہ ہم کو ناپسند ہے ایک روایت میں زَاوُوْق ہے، جیسے آگے آتا ہے)۔

بابُ الزاء مع الکاف

زَکْتٌ. بھر دینا، مشک بھر دینا۔

اِنَّهٗ کَانَ مَزْکُوْتًا. (حضرت علی رضؓ علم سے بھرے ہوئے تھے (اہلِ عرب کہتے ہیں:

زَکَتُّ الْقِرْبَةَ یا اَزْکَتُّهَا. میں نے مشک کو بھر دیا (بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ، حضرت علی رضؓ مَذَّاء تھے۔ یعنی اُن کی مذی بہت نکلتی تھی)۔

اِزْکِتَاتٌ. جننا۔

زَکْمٌ. زکام میں مبتلا کرنا، بھر دینا۔

ثُمَّ عَطَسْتُ اُخْرٰی فَقَالَ مَزْکُوْمٌ. میں پھر چھینکا (یعنی چوتھی بار۔ تین بار تک تو آپ نے جواب دیا) تب آپؐ نے فرمایا کہ اس کو زکام ہو گیا ہے (اب جواب دینے کی ضرورت نہیں)۔

اَزْکَمَهُ اللّٰهُ. اللہ اُس کو زکام کی بیماری میں مبتلا کرے۔

زُکَامٌ. ایک مشہور بیماری ہے جس میں ناک بہتی ہے۔ اور دونوں نتھنوں کے آخری حصہ میں ورم ہو جاتا ہے یا سدہ پڑ جاتا ہے زُکام قوتِ شامہ باطل ہو جانے کو بھی کہتے ہیں۔

زَکَنٌ. سمجھ جانا، دریافت کر لینا، ذہین ہونا۔

اَزْکَنُ مِنْ اِیَاسٍ. ایاس بن معاویہ سے بھی (جو بصرہ کا قاضی تھا) زیادہ ذہین اور سمجھ دار۔ (ایاس بصرہ کا قاضی بڑا ذہین اور طباع تھا۔ ہر معاملہ کی تہہ کو بہت جلد پہنچ جاتا۔ عرب میں اس کی ذہانت اور فہم کی مثال دی جاتی تھی)۔

مُزَاکَنَةٌ. نزدیک ہونا، قریب ہونا۔

اِزْکَانٌ. سمجھانا، تعلیم دینا، صحیح گمان کرنا۔

زَکَاءٌ یا زُکُوٌّ یا زَکًی. بڑھ جانا۔ عیش و آرام اور ارزانی میں ہونا، سزاوار ہونا۔

تَزْکِیَةٌ. پاک کرنا، بڑھانا، زکوٰۃ دینا۔

زَکٰوۃٌ. طہارت، افزائش، برکت، مدح و ثنا اور وہ مال کا حصہ مقررہ جو ہر سال نکالا جائے اور غرباء پر صرف کیا جائے

فَاَدِّیَا زَکٰوتَهُمَا. ان کنگنوں کی زکوٰۃ ادا کرو (اس حدیث سے پہننے کے زیورات میں زکوٰۃ کا وجوب نکلتا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحؒ کا یہی قول ہے۔ اور شافعی اور اہلِ حدیث کے نزدیک اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اس حدیث کو استحباب پر محمول کیا ہے یا زکوٰۃ دینے سے یہ مُراد ہے کہ اس کو عاریتاً دو۔ یعنی کوئی مانگے تو اس کو دو۔)

...اسمہا برۃ فغیرہ وقال تزکی نفسہا۔ زینب کا نام پہلے
...ا (یعنی نیک اور صالح) آں حضرتؐ نے اُس کا نام بدل دیا اور
...ب رکھ دیا) اور فرمایا اپنی آپ تعریف کرتی ہے (اپنے مُنہ میاں
...بنی۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نام رکھنا جس میں اپنی فضیلت
...بزرگی نکلتی ہو۔ مثلاً ولی اللہ، مقبول الٰہی، صالح، غوث الدین
...وہ بہتر نہیں ہے)۔

زکوٰۃ الارضِ یُبسُہا۔ (امام محمد باقرؒ نے کہا) زمین
...کی اس کا سُوکھ جانا ہے (مثلاً زمین پر پیشاب وغیرہ پڑگیا پھر سُوکھ
...اور پیشاب کا اثر نہیں رہا تو وہ پاک ہوگئی۔ اب اس پر نماز
...نا درست ہے)۔

فازکی المال ومضی فلقی الحسن فقال قدمت
...ال فلما بلغنی شخوصک ازکیتہ وہا ھوذا۔
...ریرؓ مدینہ میں رُپے لیکر آئے اور امام حسنؓ کو پوچھا وہ کہاں
...لوگوں نے کہا وہ مکہ میں ہیں) انھوں نے روپیوں کو تھیلیوں
...بھرا اور چلے جب امام حسنؓ سے ملے تو کہنے لگے (میں روپیہ لے کر
...آیا تھا مگر) آپ کی روانگی کی خبر سُن کر میں نے اس کو تھیلیوں میں
...ڈال دیا۔ اب وہ (روپیہ) یہ حاضر ہے۔

وادفنی مع صواحبی بالبقیع لا ازکی ابدًا۔
...المؤمنین حضرت عائشہؓ نے وفات کے وقت یہ وصیت کی کہ
...میری ساتھیوں (دوسری اُمّہات) کے ساتھ بقیع میں گاڑ دینا
...میں دفن ہو، ضرور ی نہیں ایسا کرنے سے میری تعریف نہ ہوگی۔
...نبوی میں مجھ کو دفن کروگے تو لوگ میری تعریف کیا کریں گے
...بڑی بڑی عزت والی تھیں کہ دوسری تمام بیویاں بقیع میں
...ہوئیں اور یہ خاص آں حضرتؐ کے پاس دفن ہوئیں)۔

زکوٰۃ رمضان۔ صدقۂ فطر۔

زکی عملہٗ۔ اس نے عمل اچھا کیا۔

زکوٰۃ الوضوء۔ وضو کی برکت اور فضیلت۔

نفس زکیۃ۔ یہ لقب ہے امام محمد بن عبداللہ بن حسن کا۔

زکی۔ امام حسن علیہ السلام۔

غسل الجنابۃ مرات لکل جنابۃ ھذا ازکی واطیب
واطھر۔ (اگر کئی بار عورت سے صحبت کرے یا کئی عورتوں سے تو ہر
جنابت کے لئے غسل کرنا بہت پاکیزہ اور نفیس اور عمدہ ہے (اگرچہ
یہ بھی جائز ہے کہ سب جنابتوں کے بعد ایک ہی غسل کرلے)۔

باب الزاء مع اللام

زَلجٌ۔ جلدی چلنا، دروازہ کو کھٹکے سے بند کرنا۔

مِزلاجٌ اور زِلاجٌ۔ دروازہ کا کھٹکا جو ہاتھ سے
کھل جائے۔

تزلیجٌ۔ نکالنا، فاش کرنا۔

تزلجٌ۔ پھسلنا۔

زلحٌ۔ چکھنا۔

امرٌ زلحٌ۔ باطل اور لغو کام

زلحفۃٌ۔ دور ہونا، الگ ہونا (جیسے ازلحفافٌ اور تزلحفٌ
ہے)۔

ما ازلحف ناکح الامۃ عن الزنا الا قلیلًا
(لونڈی سے نکاح کرنے والا زنا سے تھوڑا ہی دور ہوگا (یعنی اگرچہ
زنا کا سا گناہ اس پر نہ ہوگا۔ مگر بہتر یہ ہے کہ لونڈی سے نکاح
نہ کرے اور صبر وضبط سے کام لے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
"وان تصبروا خیر لکم") (اہل عرب کہتے ہیں:
ازلحف اور ازلحف اور تزلحف سب کے معنی
ایک ہیں یعنی دور ہوا، علیحدہ ہوگیا۔

زَلخٌ۔ پھسلواں مقام جہاں پیر نہ جمے۔ برچھے میں زج لگانا۔

زُلخانٌ اور زَلخانٌ۔ آگے بڑھ جانا۔

زَلَخٌ۔ موٹا ہونا۔

فاکب لوجہہ من زلخۃ زلخہا بین کتفیہ
وندر سیفہ (ایک شخص نے آں حضرتؐ کو دھوکے سے مارڈالنا
چاہا۔ ایک موقع پر آپؐ نے دیکھا کہ وہ تلوار لئے آپ کے سر پر
کھڑا ہے۔ آپ نے دعا کی، یا اللہ جس طرح تو چاہے مجھ کو اس سے

بچا دے! یہ دُعا کرتے ہی) وہ اَوندھے مُنہ گرا اور اُس کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں درد پیدا ہو گیا اور تلوار بھی گر گئی۔

زُلَّخَةٌ۔ پیٹھ کا درد جس کی وجہ سے آدمی حرکت نہیں کر سکتا (خطابی نے کہا کہ بعضوں نے زُلَّجَۃ روایت کیا ہے جیم سے وہ غلط ہے)

زَلْزَلَةٌ یا زِلْزَالٌ یا زَلْزَالٌ۔ ہلانا، کپکپانا۔

تَزَلْزُلٌ۔ ہلنا، مضطرب ہونا۔

زُلَازِلٌ۔ شیریں اور خوشگوار سرد پانی۔

زَلَازِلُ۔ بلائیں۔

زَلْزَالٌ۔ زلزلہ، بھونچال۔

اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْھُمْ یا اللہ! کافروں کے اِن گروہوں کو شکست دے، ان (کے قدموں) کو اُکھیڑ دے ہلا دے (ان کو) مضطرب کر دے، کوئی کام ان کا بننے نہ پائے،

وَتَکْثُرُ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ۔ زلزلے اور فساد بہت ہوں گے۔

لَا دَقَّ وَلَا زَلْزَلَةَ فِی الْکَیْلِ۔ ناپ میں نہ تو کوٹنا اور دبانا چاہیئے نہ ہلانا (اس غرض سے کہ اُس میں زیادہ غلہ سمائے)

حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْیَیْہِ یَتَزَلْزَلُ۔ یہاں تک کہ وہ پتھر لرزتا ہوا اس کی چھاتیوں کی ہٹیوں سے باہر نکل جائے گا

اِذَا رَاَیْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ۔ جب تو دیکھے کہ مسلمانوں کی خلافت مقدس زمین میں آ جائے (یعنی مدینہ طیبہ سے نکل کر ملک شام میں خلافت کا مستقر ہو جس طرح معاویہ کے زمانہ سے شروع ہو کر مروان کے عہد تک ہوتا رہا) تو زلزلے قریب آ پہنچے (یعنی بلائیں اور آفتیں سر پر آ لگیں۔ خلفائے بنی اُمیّہ کے عہد میں ایسا ہی ہوا کہ طرح طرح کی آفتیں مسلمانوں پر آئیں۔ مدینہ طیبہ کی تباہی، حرم محترم کی بے ادبی، امام حسینؑ کی شہادت، اہلِ بیتِ نبوی پر ظلم و تعدّی مکہ معظمہ کی بے حرمتی اور حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی شہادت، وغیرہ وغیرہ)۔

زَلْعٌ۔ فریب سے اُچک لے جانا، جلا دینا۔

زَلَعٌ۔ پھٹ جانا، بگڑ جانا۔

اِزْلَاعٌ۔ کسی کو کوئی چیز لینے کی طمع دلانا۔

اِزْدِلَاعٌ بمعنی زَلْعٌ یعنی جلا دینا۔

اَزْلَعُ جس کی ایڑیاں پھٹی ہوں۔

کَانَ رَسُوْلُ اللہِ یُصَلِّیْ حَتّٰی تَزْلَعَ قَدَمَاہُ۔ آپؐ اتنی نماز پڑھتے تھے کہ (کھڑے کھڑے) آپ کے پاؤں پھٹ جاتے۔

مَرَّ بِہٖ قَوْمٌ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ تَزَلَّعَتْ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ فَسَاَلُوْہُ بِاَیِّ شَیْءٍ نُدَاوِیْھَا فَقَالَ بِالدُّھْنِ۔ (حضرت ابوذرؓ کے) سامنے کچھ لوگ گزرے جو احرام باندھے ہوئے تھے (خشکی سے) اُن کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے تھے۔ انھوں نے پوچھا کہ ہم کیا دوا کریں؟ انھوں نے کہا تیل لگاؤ۔

اِنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا تَزَلَّعَتْ رِجْلُہٗ فَلَہٗ اَنْ یَّدْھُنَھَا۔ جو شخص احرام باندھے ہو، اس کا پاؤں اگر پھٹ جائے تو اس پر تیل (یا موم روغن) لگا سکتا ہے (بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو)۔

مُزَلَّعٌ۔ جس کے پاؤں کی کھال پھٹ گئی ہو۔

زُلْعُوْمٌ۔ حلقوم۔

زَلْعَمَ الطَّعَامَ۔ کھانا نگل گیا۔

زُلُوْغٌ۔ طلوع، نکلنا اور بلند ہونا۔

تَزَلُّغٌ۔ پھٹ جانا۔

اِزْدِلَاغٌ۔ جل جانا۔

زَلَفٌ۔ آگے ہونا، نزدیک ہونا۔

تَزْلِیْفٌ۔ بڑھا دینا۔

فَیُرْسِلُ اللہُ مَطَرًا فَیَغْسِلُ الْاَرْضَ یَتْرُکُھَا کَالزَّلَفَةِ۔ اللہ تعالیٰ ایسا مینہ برسائے گا زمین کو دھو کر ایک بھرے ہوئے حوض کی طرح کر دے گا (زَلَفَۃ کی جمع زَلَفٌ اور مَزَالِفُ آئی ہے (بعض نے کہا زَلَفۃ عورت۔ مطلب یہ ہے کہ زمین کو دھو دھلا کر برابر ...

...ادر پاک کر دے گا۔ بعض نے کہا زَلَفَۃٌ چمن۔ ایک ... میں زَلَقَۃٌ ہے قاف سے۔ بعض نے زُلَفَۃٌ روایت ... یعنی رکابی کی طرح صاف ہموار۔

یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ اَزْلَفَھَا۔ (جب ... کفر سے توبہ کرکے مسلمان ہوا اور اسلام کے ارکان اچھی طرح ... لائے تو) تو اللہ تعالیٰ اس کا ہر ایک گناہ معاف کر دے گا ... اس نے قبولِ اسلام سے پہلے کیا تھا۔

فَطَفِقْنَ یَزْدَلِفْنَ اِلَیْہِ بِاَیَّتِھِنَّ یَبْدَأُ۔ (آنحضرت ... اس پانچ یا چھ اونٹ قربانی کے لئے لائے گئے) ہر ایک ... آپ کے نزدیک آنے لگا تاکہ پہلے اس کو قربان کریں (سبحان ... جانور بھی یہ سمجھتے تھے کہ آپ کے ہاتھ سے قربان ہونا بڑا اشرف ... ایسے پیغمبر پر اگر ہم قربان نہ ہوں تو سخت بدقسمت ہیں سہ

ہمہ آہوانِ صحرا سرِ خود نہادہ برکف
بامید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَازْدَلِفْ اِلَی اللّٰہِ بِرَکْعَتَیْنِ۔ ... سورج ڈھل جائے تو دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کا قرب حاصل کر۔

فَمِنْکُمُ الْمُزْدَلِفُ الْحُرُّ صَاحِبُ الْعِمَامَۃِ ... دَۃِ۔ تم میں سے وہ اپنے برابر والوں سے بھڑنے والا ہے ... میدانِ جنگ میں اپنے ہمسروں سے نزدیک ہونے والا) ... یلا عمامہ باندھتا ہے (یعنی جب وہ عمامہ باندھتا ہے، تو ... سے لوگ اس کے احترام اور اعترافِ عظمت کے طور پر عمامہ ... نہیں باندھتے)۔

اِزْدَلِفُوْا قَوْسِیْ اَوْ قَدْرَھَا۔ میری کمان کے پاس ... آؤ۔ یا کمان کے برابر آگے بڑھو۔

مَالَکَ مِنْ عَیْشِکَ اِلَّا لَذَّۃٌ تَزْدَلِفُ بِکَ ... اِلٰی حِمَامِکَ۔ تیری زندگی میں تیرے لئے کچھ نہیں ہے مگر وہ ... لذت جو تجھ کو موت سے نزدیک کر دیتی ہے۔

مُزْدَلِفَۃٌ۔ جس کو مشعرِ حرام بھی کہتے ہیں۔ اس کا نام مزدلفہ اس لئے ہوا کہ وہاں قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

زُلَفُ اللَّیْلِ۔ رات کی گھڑیاں، یا رات کے حصے (یہ زُلْفَۃٌ کی جمع ہے۔

اِنِّیْ حَجَجْتُ مِنْ رَّاْسِ ھِرٍّ اَوْ خَارَکَ اَوْ بَعْضِ ھٰذِہِ الْمَزَالِفِ۔ میں نے راس ہر، خارک یا بعض اُن مقاموں سے حج کیا جو جنگل اور آباد زمین کے درمیان ہیں۔

حَتّٰی تُزْلِفَ بِھِمُ الْجَنَّۃَ۔ یہاں تک کہ اُن کو بہشت کے نزدیک کر دے۔

زُلْفٰی۔ قرب اور نزدیکی۔

سُمِّیَ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ مُزْدَلِفَۃً لِاَنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِاِبْرَاھِیْمَ بِعَرَفَاتٍ یَا اِبْرَاھِیْمُ اِزْدَلِفْ اِلَی الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔ مشعر حرام کا نام مزدلفہ اس وجہ سے ہوا کہ جبرئیل نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا۔ ابراہیم مشعرِ حرام کے نزدیک ہو جاؤ۔ (امام جعفر صادق رضؓ نے فرمایا، مزدلفہ اس کا نام اس وجہ سے ہوا کہ لوگ عرفات سے لوٹ کر وہاں جمع ہوئے، بعض نے کہا اس لئے کہ لوگ رات کے اوقات میں وہاں آتے ہیں)

زَلَقٌ۔ پھسلنا، الگ ہو جانا۔

زَلْقٌ۔ دُور کر دینا، الگ کر دینا، پھسلا دینا، مونڈھنا۔

تَزْلِیْقٌ۔ مونڈھنا، پھسلا دینا، تیل لگانا، چکنا کرنا۔

رَاٰی رَجُلَیْنِ خَرَجَا مِنَ الْحَمَّامِ مُتَزَلِّقَیْنِ۔ حضرت علیؓ نے دو مردوں کو دیکھا جو حمام سے چکنے چپڑے ہو کر نکلے (یعنی اُن کا جسم مَیل کچیل سے صاف ہو کر چکنا ہو رہا تھا)۔

کَانَ اِسْمُ تُرْسِ النَّبِیِّ صَلْعَمْ اَلزَّلُوْقُ۔ آنحضرت کی ڈھال (سپر) کا نام زَلُوْق تھا (یعنی اس پر سے تلوار وغیرہ پھسل جاتی تھی اس کو کاٹ نہیں سکتی تھی)

ھَدَرَ الْحَمَامُ فَزَلَقَتِ الْحَمَامَۃُ۔ کبوتر نے آواز نکالی (مادہ سے جماع کرنے کا ارادہ کیا) تو کبوتری نے اپنی سرین اس کی طرف کر دی (یہ زَلْقٌ سے نکلا ہے۔ جو جانور کے پٹھے کو کہتے ہیں)

اَلزَّلُوْقُ کیچڑ کو بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ اس میں آدمی پھسل جاتا ہے۔

مَزْلَاقَةٌ۔ پھسلواں مقام۔
زَلَقَةٌ۔ چکنا پتھر، آئینہ۔
نَاقَةٌ زَلُوْقٌ۔ تیز رو سانڈنی۔
مَزْلَقَةٌ۔ پھسلواں مقام۔
زَلَقُ الْاَمْعَاءِ۔ ضعفِ معدہ۔
اِزْلَاقٌ۔ ہٹانا، نظر لگانا، میعاد سے پہلے جننا۔ غصہ سے گھورنا۔

زَلَّ یا زَلِیْلٌ یا مَزِلَّةٌ یا زُلُوْلٌ یا زَلَلٌ یا زِلِّیْلٰی یا زِلِیْلَاءٌ پھسلنا، اپنی جگہ سے ہٹ جانا، گزر جانا، وزن میں کم ہونا، ٹلکے ٹلکے بہانا۔
اِزْلَالٌ۔ پھسلا دینا، پہنچانا۔
زُلَالٌ۔ ٹھنڈا، شیریں، خوش گوار۔
زَلَلٌ۔ نقصان۔
زَلَّةٌ۔ لغزش، خطا، سہو، گناہ
مَنْ اُزِلَّتْ اِلَیْهِ نِعْمَةٌ فَلْیَشْکُرْھَا۔ جس شخص کو کوئی نعمت دی جائے تو اس کا شکریہ کرے (اللہ تعالیٰ کا شکر کیونکہ تمام نعمتیں اسی کی عطا کی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد اس آدمی کا شکریہ جس نے کوئی احسان کیا ہو) (اہلِ عرب کہتے ہیں:
زَلَّتْ مِنْهُ اِلٰی فُلَانٍ نِعْمَةٌ یا اَزَلَّهَا اِلَیْهِ فلاں شخص کی طرف سے اس کے پاس نعمت آئی یا فلاں شخص نے اس کو نعمت پہنچائی
اَلصِّرَاطُ مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ۔ پل صراط پھسلواں ہے (اس پر سے پاؤں پھسلتے ہیں قدم نہیں جمتے، اس کے نیچے دوزخ ہے معاذ اللہ۔ ژند وستا میں اس پل کو چینود پل لکھا ہے)۔
فَاَزَلَّهُ الشَّیْطَانُ فَلَحِقَ بِالْکُفَّارِ۔ عبداللہ بن ابی سرح کو شیطان نے (راہِ مستقیم سے) پھسلا دیا (اور وہ ایمان لانے کے بعد پھر) کافروں سے مل گیا۔
اِخْتَطَفْتَ مَا قَدَرْتَ عَلَیْهِ مِنْ اَمْوَالِ الْاُمَّةِ اِخْتِطَافَ الذِّئْبِ الْاَزَلِّ دَامِیَةَ الْمِعْزٰی۔ (حضرت علی رض نے عبداللہ بن عباس رض کو لکھا) تم نے تو امتِ محمدی کا مال پایا اس کو اس طرح اُچک لیا جیسے بھیڑیا خون لگی ہوئی بکری کو اُچک لیتا ہے (درندے خون پر فریفتہ ہوتے ہیں ہر چند کہ بھیڑیا ہر قسم کی بکری کو اٹھا کر لے جاتا ہے مگر جو بکری خون آلود ہو تو اس پر خون کی بو پا کر اور جلدی جھپٹتا ہے اس کو فوراً اُچک لے جاتا ہے)۔

اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اُزِلَّ یا نَزِلَّ اَوْ نُزِلَّ تیری پناہ پھسلنے یا پھسلانے (یعنی خود کوئی گناہ کرنے یا دوسرے سے کرانے سے)۔
زَلَّةٌ۔ جو ریزہ اور چورہ دسترخوان پر سے اٹھایا جائے اور مَرَّةٌ کا بھی مترادف ہے۔
اِسْتَزَلَّنِی الشَّیْطٰنُ۔ شیطان نے مجھ کو ڈگمگا دیا۔
زَلْمٌ۔ خطا کرنا، بھر دینا، کم کرنا، کاٹنا۔
تَزْلِیْمٌ۔ برابر کرنا، نرم کرنا، گھٹانا۔
اِزْدِلَامٌ۔ کاٹنا۔
فَاَخْرَجْتُ زُلَمًا۔ میں نے ایک تیر نکالا (فال کھولنے کے لئے۔ زمانہ جاہلیت میں عربوں کے ہاں دستور تھا کہ بغیر پیکان کے تیروں پر افعل اور لاتفعل لکھتے اور ان کو ترکش میں ڈال دیتے، کھولنے وقت ایک تیر نکالتے، اگر افعل نکلتا تو اس کام کو کرتے، لاتفعل نکلتا تو نہ کرتے، اگر سادہ تیر نکلتا تو پھر کھولتے۔ افسوس ہے کہ بعض شیعوں میں اب تک یہ طریقہ باقی ہے اور اس کا نام استخارہ ذات الرقاع رکھا ہے۔ وہ کاغذ کے تین پرچے لیتے ہیں ایک پر افعل دوسرے پر لاتفعل اور تیسرا سادہ رکھتے ہیں اور بند کر کے ایک پرچہ اٹھاتے ہیں یا کسی بچے سے اٹھواتے ہیں۔ اگر افعل نکلتا ہے تو اس کام کو کرتے ہیں اور لاتفعل نکلتا ہے تو نہیں کرتے۔ سادہ پرچہ نکل آتا ہے تو کرنا اور نہ کرنا برابر سمجھتے ہیں)
زُلَمٌ اور زَلَمٌ دونوں مستعمل ہیں۔ ان کی جمع اَزْلَامٌ ہے یعنی پانسے۔
اَمْرٌ فَازْلَمَّ بِهٖ شَاْوُ الْعَنَنِ۔ یاد دہراتے کا قدم اس پر جلدی سے آ لگا۔

...اصل میں اِذْ کا مَرَّ تھا ہمزہ تخفیف کے لئے گرا دیا گیا
...اصل میں اِذْ لَا مَرَّ تھا الف تخفیف کے لئے ساقط ہو گیا۔

باب الزاء مع المیم

...۔ وقار، تمکین اور سنجیدگی۔

زِمِّتَاتٌ۔ طرح طرح کے رنگ بدلنا۔

زُمَّتٌ۔ ایک پرندہ ہے جو کئی رنگ بدلتا ہے۔

زَمِیْتٌ۔ باوقار، سنجیدہ اور متین۔

زِمِّیْتٌ۔ "زَمِیْتٌ" کا مترادف ہے۔ باوقار

كَانَ مِنْ اَزْمَتِهِمْ فِي الْمَجْلِسِ۔ آنحضرتؐ مجلس میں ... زیادہ باوقار اور سنجیدہ تھے (یعنی متحمل مزاج، بُردبار، ...ی بھر کم تھے) (ایک دوسری روایت میں اِس قدر زیادہ ہے)

كَانَ مِنْ اَفْكَهِ النَّاسِ اِذَا خَلَا مَعَ اَهْلِهٖ (یعنی ... بیویوں کے پاس ہوتے تو سب سے زیادہ خوش مزاج اور ...ہوتے) (نہایہ میں ہے کہ شاید یہ دو حدیثیں الگ الگ ہیں)

...زَمْجَرَۃٌ۔ چیخنا، چلانا، جھڑکنا، آواز کرنا۔

زَمْجَرٌ۔ باریک لمبا تیر، بانسری کی آواز

یُرْمُوْنَ عَنْ عَتَلٍ کَاَنَّهَا غُبُطٌ
بِزَمْجَرٍ یُعْجِلُ الْمَرْمِیَّ اِعْجَالًا

...کمانوں سے جو پالان کی لکڑیوں کی طرح ہیں باریک ... تیر مارتے ہیں، جو نشانے سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔

...۔ تکبر اور غرور

...۔ چلانا۔

زَمْخَرٌ۔ بانسری، باجا، تیر، گنجان جھاڑی، رنڈی۔

زَمْخَرِیٌّ۔ لمبا، کھوکھلا

زَمَاخِرِیٌّ۔ کھوکھلا (اجوف)

... بانسری بجا کر نغمہ پیدا کر دینا، مشہور کرنا، بھگانا، آواز ... کال جانا۔

زَمَرٌ۔ بے مروتی، بالوں کا کم ہونا۔

تَزْمِیْرٌ۔ بانسری بجا کر گانا یا عود یا ستار یا طنبورہ یا کوئی اور باجا بجا کر۔

نَهٰی عَنْ كَسْبِ الزَّمَّارَةِ۔ رنڈی کی خرچی سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ وہ حرام کی کمائی ہے۔ دوسری حدیث میں مہر البغی اس کے بھی یہی معنی ہیں، یعنی رنڈی کی خرچی۔ ایک روایت میں رَمَّازَۃ ہے بہ تقدیم رائے مُہملہ بر زائے معجمہ یعنی اشارہ کرنے والی کی کمائی سے۔ مُراد وہی بدکار اور قحبہ عورت ہے کیونکہ وہ مردوں کو اشارہ سے بُلاتی ہے۔ ثعلب نے کہا (

زَمَّارَۃٌ۔ خوبصورت رنڈی، بدکار عورت (اور):

زِمِّیْرٌ۔ خوبصورت لونڈا (ازہری نے کہا کہ زَمَّارَۃ سے گانے والی عورت شاید مُراد ہو) (اہلِ عرب کہتے ہیں):

غِنَاءٌ زَمِیْرٌ۔ اچھا گانا۔

زَمَرَ۔ گایا۔

زَمَّارَۃٌ۔ بانسری اور بربط کو بھی کہتے ہیں۔

اَبِمَزْمُوْرِ الشَّيْطَانِ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم یا بِمَزْمَارَۃِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صلعم (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اُن گانے بجانے والی لڑکیوں کو جو عید کے روز حضرت عائشہ رضؓ کے حجرے میں گا بجا رہی تھیں ڈانٹا اور کہا) یہ شیطان کا باجا آں حضرتؐ کے گھر میں، یا آنحضرتؐ کے پاس۔ کرمانی نے کہا، مزمارہ گانا اور دف بجانا اور اچھی آواز اور گانے کو بھی کہتے ہیں اور شیطان کی طرف اس کو اسی لئے نسبت دی کہ آدمی اس میں منہمک ہو کر ذکرِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے، حضرت صدیق رضؓ نے یہ سمجھا کہ آنحضرتؐ سو رہے ہیں اور آپ کو اِس گانے بجانے کی خبر نہیں ہے۔ شاید آپ کو یاد نہ رہا ہو کہ آنحضرتؐ تھوڑے سے گانے بجانے کو خصوصًا کسی تقریب یا عید وغیرہ کے مواقع پر جائز رکھا ہے۔

لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔
(آں حضرتؐ نے ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے فرمایا جس وقت کہ وہ قرآن شریف خوش آوازی سے پڑھ رہے تھے) تم کو تو حضرت داؤدؑ پیغمبر کے مزامیر میں سے ایک مزمار ملا ہے (حضرت داؤدؑ پیغمبر اور ان کی امت کے لوگ گا بجا کر اللہ تعالےٰ کی تعریف کرتے چنانچہ ساری زبور گیتوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت داؤدؑ خوش آواز بھی تھے۔ آں حضرتؐ نے ابو موسیٰ رضؓ کی آواز کو ان کی آواز کا ایک شعبہ قرار دیا)۔

کَانَ فِیْ حَلْقِہٖ مَزَامِیْرُ یُزَمِّرُ بِھَا۔ گویا اس کے حلق میں باجے ہیں جن کو وہ بجاتا ہے (طیبی نے کہا کہ:-

زِمَارَۃٌ۔ عود یعنی ستار اس کو شبابہ اور طنبورہ بھی کہتے ہیں (امام نووی نے اس کی حرمت کو صحیح رکھا ہے اور امام غزالی اس کے جواز کی طرف گئے ہیں اور آلاتِ مطربہ کے ساتھ گانا حرام ہے اور صرف آواز سے بغیر مزامیر کے مکروہ ہے اور اجنبی سے سننا اور زیادہ مکروہ ہے۔) "کذا فی مجمع البحار"

اَمَرَ بِمَحْوِ الْمَزَامِیْرِ۔ مزامیر توڑ ڈالنے کا حکم دیا۔

سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَۃً وَّاحِدَۃً۔ ستر ہزار کا ایک گروہ

اُتِیَ بِہٖ اِلَی الْحَجَّاجِ وَفِیْ عُنُقِہٖ زِمَّارَۃٌ۔ سعید بن جبیر حجاج ظالم کے پاس لائے گئے، ان کی گردن میں ایک پٹہ پڑا تھا (وہ پٹہ جو کتے کی گردن میں ڈالتے ہیں، حجاج مردود ایسے با عمل عالم اور باخدا شخص کو اس ذلت کے ساتھ گرفتار کرکے بلوایا اور

شہید کر ڈالا)۔

بَعَثَ اِلَیَّ بِفُلَانٍ مُزَمَّرًا مُسْتَمِعًا۔ فلاں شخص کو
طوق اور بیڑی ڈال کر بھیج دے۔

لِی مُسْمِعَانِ وَزَمَّارَةٌ۔ میرے پاس دو بیڑیاں
اور ایک طوق۔

اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِاَمْحَقَ الْمَعَازِفَ وَالْمَزَامِیْرَ۔
نے مجھ کو اس لئے بھیجا کہ میں باجوں کو میٹ دوں۔

اُمِرْتُ بِمَحْقِ الْمَزَامِیْرِ۔ مجھ کو مزامیر میٹ دینے کا

لَا تَاْکُلِ الزِّمِّیْرَ۔ زمیر (ایک قسم کی مچھلی ہے) مت کھا۔
زَمْزَمَةٌ۔ گونجنا، آواز کرنا، گنگنانا، اس درجہ آہستہ گائیں
کہ واضح طور پر سمجھ میں نہ آئے۔

لَا تَزَمْزَمَتْ بِہٖ شَفَتَایَ۔ میرے لبوں نے اس کو

اِنْہَہُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ (حضرت عمرؓ نے اپنے ایک
مجوسیوں کے بارے میں لکھا ہے) اُن کو کھانے کے وقت گنگنانے
سے روک۔

زَمْزَمُ۔ ایک مشہور کنواں ہے مکہ میں (یہ مَاءٌ زُمَازِمٌ
زَمْزَمٌ سے ماخوذ ہے۔ یعنی بہت پانی۔ چونکہ اس کنویں میں
بہت پانی ہے اس مناسبت سے اس کا نام زمزم رکھا گیا)۔
زَمْزَمَةٌ۔ شیر کی آواز، بجلی کی آواز۔
زِمْزِمَةٌ۔ جماعت اور پچاس اونٹ یا آدمی یا جنوں کا ایک
غول کا۔

فِیْ قَطِیْفَةٍ لَہٗ فِیْہَا زَمْزَمَةٌ۔ ایک روایت میں
ہے یعنی ایک چادر اوڑھے گنگنا رہا تھا۔
ڈرنا، دہشت کھانا۔

زَمَعَانٌ۔ جلدی یا دیر میں چلنا، ہلکا ہونا۔
تَزْمِیْعٌ اور اِزْمَاعٌ۔ ایک امر کا مصمم ارادہ کرنا۔
اِنَّکَ مِنْ زَمَعَاتِ قُرَیْشٍ۔ تم قریش کے چھوٹے ٹیلوں

میں سے ہو (یعنی قریش کے اکابر اور بڑی شاخوں میں سے نہیں ہو
(یہ جمع ہے زَمَعَةٌ کی، یعنی چھوٹا سا ٹیلہ)۔

زَمْعَةُ۔ ام المومنین حضرت سودہ کے والد کا نام تھا۔

زَمِعٌ۔ بخیل، زود خشم، مکار۔

زَمُوْعٌ۔ جلد باز۔

زَمِیْعٌ۔ جلد باز اور بہادر۔

اَزْمَعُ۔ آفت، مصیبت، زیادہ انگلیوں والا شخص۔

خُذْ مِنْ شَعْرِكَ اِذَا اَزْمَعْتَ عَلَی الْحَجِّ۔ جب تو
حج کا قصد کرے تو اپنے بال کتروا لے یا منڈا لے۔

زَمْلٌ یا زَمَلٌ یا زِمَالٌ یا زَمَلَانٌ۔ لنگ کرنا، اٹھانا،
ساتھ بٹھا لینا۔

زُمُوْلٌ۔ متابعت کرنا۔

زَمِّلُوْہُمْ بِثِیَابِہِمْ وَدِمَائِہِمْ۔ اُن کو اُن کے کپڑوں
اور خونوں میں لپیٹ دو (یعنی شہدائے اُحد کو۔ مطلب یہ ہے
کہ غسل دینا ضرور نہیں) (اہل عرب کہتے ہیں:
تَزَمَّلَ بِثَوْبِہٖ۔ اپنے کپڑے میں لپٹ گیا۔

فَاِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَیْنَ ظَہْرَانَیْہِمْ۔ کیا دیکھا
کہ ایک شخص ان میں کپڑا لپیٹے ہوئے ہیں (یعنی سعد بن عبادہؓ)۔

زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ۔ مجھ کو کپڑے سے ڈھانپ (یعنی
کپڑا اُڑھا دو)۔

فَلَمْ اٰتِیْ لَا اُزَمَّلُ۔ (مجھ کو اس کے دیکھنے سے سردی
اور کپکپی آ جاتی) مگر میں کپڑا نہیں اوڑھتا تھا۔

لَئِنْ فَقَدْتُمُوْنِیْ لَتَفْقِدُنَّ زِمْلًا عَظِیْمًا۔ اگر تم
مجھ کو کھو دو گے (یعنی میں مر جاؤں گا) تو ایک بڑے بوجھ کو کھو دو گے
(یعنی علم و فضل کی گٹھری کو) (ایک روایت میں زُمَّلًا جو صحیح
نہیں ہے)

غَزَا مَعَہٗ اِبْنُ اَخِیْہِ عَلٰی زَامِلَةٍ۔ ان کے بھتیجے نے
ان کے ساتھ ایک لدو اونٹ پر (جس پر اناج، پانی اور اسباب
وغیرہ لادا جاتا ہے) بیٹھ کر جہاد کیا۔

وَکَانَتْ زِمَالَةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم وَزِمَالَةُ اَبِیْ بَکْرٍ وَاحِدَۃً۔ آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیق رضؓ کی سواری کا جانور، توشہ اور سامانِ سفر ایک ہی تھا (ملا جلا)۔

اِنَّہٗ مَشٰی عَنْ زَمِیْلٍ۔ دوسرے کے ساتھ مل کر چلا۔
زَمِیْل۔ اُس ہم سفر کو کہتے ہیں کہ جس کا سامانِ سفر اور زاد راہ تیرے سامان کے ساتھ ایک ہی جانور پر لدا ہو (مثلاً اس زمانہ میں دو شخص شغدف میں ایک اونٹ پر سوار ہوتے ہیں تو دونوں ایک دوسرے کے زمیل ہوئے) ہمسفر اور ردیف دونوں کے لئے اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔

لِلْقِسِیِّ اَزَامِیْلُ وَغَمْغَمَۃٌ۔ کمانوں کی آوازیں اور گنگناہٹ جھنجھناہٹ آ رہی تھی۔

اَزَامِیْل۔ اَزْمَل کی جمع ہے بمعنی آواز۔
زَمِلٌ اور زُمَّلٌ۔ بزدل، ناتوان۔
زَمَلَۃٌ۔ عیال واطفال جیسے اَزْمُلٌ ہے۔
زُمَّلٌ اور زُمَّالٌ اور زُمَّالَۃٌ اور زُمَّیْلٌ اور زُمَّیْلَۃٌ کے معنی بھی بزدل اور ناتوان کے ہیں۔

اَزْمَلَۃٌ۔ بہت۔
اِزْمِیْلٌ۔ برمہ۔
مُزَّمِّلٌ۔ کپڑے میں لپٹا ہوا
زَامَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ فِیْ شِقِّ مَحْمِلٍ۔ میں امام جعفرؒ کے ساتھ محمل کے ایک جانب بیٹھا۔
کُنْتُ زَمِیْلَ اَبِیْ جَعْفَرٍ۔ میں امام جعفرؓ کا ردیف تھا (یعنی سفر میں ایک ہی سواری پر)

زَمٌّ۔ باندھنا، تنگ کرنا، اونچا کرنا، بھر دینا، تسمہ لگانا۔

لَا زِمَامَ وَلَا خِزَامَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں ناک چھیدنا نہیں ہے (جس طرح بنی اسرائیل کے عابد لوگ کیا کرتے تھے ناکوں میں سوراخ کرکے اس میں نکیل ڈالتے تاکہ اونٹ کی طرح ان کو کھینچیں) مترجم کہتا ہے کہ اسی حدیث کی رو سے ہمارے اکثر علماء نے عورتوں کی ناک چھیدنا مکروہ رکھا ہے اور ہند کے مسلمانوں نے یہ بری رسم ہندوؤں سے سیکھی ہے کہ ناک چھید کر اس میں نتھ یا بلاق پہناتے ہیں۔ اس سے عورت کی صورت بگڑ جاتی ہے)۔

اِنَّہٗ تَلَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ وَھُوَ زَامٌّ لَا یَتَکَلَّمُ۔ آنحضرتؐ نے عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کو قرآن پڑھ کر سنایا، وہ (غرور اور تکبر سے) اپنا سر اٹھائے ہوئے تھا۔ بات نہیں کرتا تھا (قرآن سننے کی طرف متوجہ نہ تھا) (اہل عرب کہتے ہیں:

زَمَّ بِاَنْفِہٖ۔ ناک بھوں چڑھائی (یعنی اظہار ناراضی کیا)
رَجُلٌ زَامٌّ۔ ڈرا ہوا مرد۔

رَاٰی رَجُلًا یَطُوْفُ بِزِمَامٍ۔ ایک شخص کو دیکھا ناک بندھا ہوا طواف کر رہا تھا (دوسرا شخص اس کو کھینچتا تھا کوئی چیز اس کے ہاتھ میں باندھ کر جیسے جانور کی باگ پکڑ کر گھسیٹتے ہیں)۔

یُمْسِکُوْنَ اَزِمَّۃَ قُلُوْبِ ضُعَفَاءِ الشِّیْعَۃِ۔ ناتوانوں کے دل کی باگیں تھامیں گے (وہ حق پر قائم رہیں گے)

اَمْکَنَ الْکِتَابَ مِنْ زِمَامِہٖ۔ اپنی عقل سے لکھنے کی قدرت پائی۔

زَمَنٌ یا زُمْنَۃٌ یا زَمَانَۃٌ۔ لنجا ہونا
اِزْمَانٌ۔ ایک زمانہ گزرنا، اقامت کرنا۔
زَمَنٌ اور زَمَنَۃٌ اور زَمَانٌ زمانہ یا جیسے دو مہینے سے لے کر چھ مہینے تک۔
مُزْمِنٌ۔ پرانا۔

اِذَا تَقَارَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَکْذِبُ۔ جب دن رات برابر ہوں، یا جب آخری زمانہ (قیامت کے قریب) تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا۔

یَاْتِیْ زَمَانٌ لَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُھَا۔ ایک زمانہ آئے گا کہ کوئی روپیہ پیسہ نہ لے گا۔

زَمَانُ الْمَھْدِیِّ وَنُزُوْلِ عِیْسٰی۔ امام مہدی کا

...ی کے اُترنے کا زمانہ۔

...الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ۔ زمانہ گھوم پھر کر ...حالت پر آگیا (اس کی تفسیر کتاب الدال میں گزر چکی ہے)

...اِنْ كَانَ بِهَا زَمَانَةٌ۔ اگرچہ وہ لنجی ہو۔

...نَذْرُ صَوْمِ الزَّمَانِ يُحْمَلُ عَلٰى خَمْسَةِ اَشْهُرٍ ...اس طرح منت مانی کہ میں زمانہ تک روزے رکھوں گا، تو وہ ...نے تک روزے رکھے۔

...يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا ...میں دین حق پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے انگارے کو ...لینے والا۔)

...زُرْقَةٌ۔ غصہ کی وجہ سے سرخ ہو جانا۔

...مهرارٌ۔ بہت زیادہ سرد ہونا۔

...كَانَ عُمَرُ مُزْمَهِرًّا عَلَى الْكَافِرِ۔ حضرت عمرؓ ...غصہ کرنے والے تھے (حرارتِ اسلامی کا آپ میں ہیجان ...زمانہ میں صورتِ حال برعکس ہے۔ اب تو مسلمان کافروں ...دوست ہیں اور اس دوستی کی بنیاد پر ملّتِ اسلامی کو نقصان ...ہیں)۔

...زَمْهَرِيْرٌ۔ شدت کی سردی (یہ بھی اپنی نوعیت کا ایک ...ہے جو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے آخرت میں رکھا ہے)

باب الزاء مع النون

...زُنُوٌّ۔ نزدیک ہونا، چڑھنا، خوش ہونا، جلدی کرنا ...جانا، گلا گھونٹنا، پیشاب پاخانہ رُکنا یا رُک جانا۔

لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ زَنَاءٌ۔ تم میں سے کوئی ...حالت میں نماز نہ پڑھے جب وہ پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے ...(اہل عرب کہتے ہیں کہ)

زَنَاءَ بَوْلُهٗ۔ اس کا پیشاب رُک گیا۔

اَزْنَاءٌ۔ پیشاب کو روکا (اصل میں زَنَاءٌ کے معنی ...ہیں پیشاب روکنے والا بھی تنگ ہوتا ہے) (بعض نے اس

حدیث کا یہ مفہوم متعین کیا ہے کہ پہاڑ پر چڑھنے کے دوران نماز نہ پڑھے کیونکہ چڑھائی پر چڑھتے وقت سانس پھول جاتی ہے)۔

كَانَ لَا يُعْجِبُ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا اَزْنَاهَا۔ آنحضرتؐ دُنیا کو پسند نہیں کرتے تھے مگر اس قدر دنیا کو جو تنگی کے ساتھ ہو (امارت اور فارغ البالی آپ کو پسند نہ تھی)۔

فَزَنَاءُوْا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ۔ پتھر مار مار کر اُس کو تنگ کر ڈالا۔

لَا يُصَلِّيْ زَانِئٌ۔ جو شخص پہاڑ پر چڑھ رہا ہو تو وہ (اس حالت میں) نماز نہ پڑھے (جب تک چڑھنے سے فارغ نہ ہو جائے اور سانس اپنے ٹھکانے پر نہ آ جائے)۔

لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ زَانِئٍ۔ پہاڑ پر چڑھنے والے کی نماز قبول نہ ہوگی (یعنی جب سانس چڑھ رہی ہو۔ خضوع اور خشوع نہ ہو سکے)۔

زَنْبِيْلٌ۔ (یہ لغت باب الزاء مع الباء میں گزر چکا ہے)۔

زَنَجٌ۔ بہت پیاسا ہونا۔

زِنَاجٌ۔ بدلہ دینا۔

فَزَنَّجَ شَيْءٌ اَقْبَلَ طَوِيْلُ الْعُنُقِ۔ ایک شخص افجح (جس کے چلنے میں پاؤں کے پنجے تو نزدیک رہیں اور ایڑیاں دُور دُور رہیں) لمبی گردن والا ابھر گیا (یعنی میرے سامنے آگیا خطابی نے کہا زَنَّجَ کے معنی مجھ کو نہیں معلوم البتہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زَنَّخَ ہوگا، خائے حطی سے، بمعنی ہجوم اور اقبال)۔ (اصل میں زَنَجٌ کے معنی دفع کرنا اور ہٹانا ہیں۔ اور احتمال ہے کہ زَلَجَ ہو لام اور جیم سے بمعنی گزر گیا اور نکل گیا) (بعض نے کہا زَنَّحَ ہے حائے حطی سے، جس کے معنی ظاہر ہوا اور سامنے آیا) (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

تَزَنَّجَ فُلَانٌ عَلَيَّ۔ فلاں شخص نے مجھ پر دست درازی کی (محیط میں ہے کہ)

تَزَنَّجَ۔ کے معنی کھل کر کلام کیا اور اپنے درجہ سے خود کو بڑھایا (یعنی تعلّی کرنے والا)۔

زَنْجَهٗ۔ اس کی تعریف کی، اس کو ہٹایا، دفع کیا، معاملہ میں اس پر تنگی کی (امام سیوطی پر تعجب ہوتا ہے کہ انھوں نے ذَنَّجَ کو جو جیم سے ہے۔ اور تَزَنَّجَ کو بہ معنی تطاول اور دست درازی کے لکھا ہے حالانکہ زَنَّجَ نون اور جیم سے اس معنی میں نہیں آیا۔ اور نہ تَزَنَّجَ مستعمل ہے)۔

زَنْجٌ یا زِنْجٌ۔ حبشیوں میں ایک قوم ہے۔

مُزَنَّجٌ۔ تھوڑا۔

زَنْجَبِیْلٌ۔ سونٹھ، شراب۔

زَنْحٌ۔ تعریف کرنا، دفع کرنا (اس لغت کو اوپر بیان کیا جا چکا ہے)

زَنْدٌ۔ بھر دینا، لکڑی پر لکڑی یا لوہا پتھری پر مار کر آگ نکالنا۔

زَنَدٌ۔ پیاسا ہونا۔

تَزْنِیْدٌ۔ جھوٹ بولنا، چقماق سلگانا، قصور سے زیادہ سزا دینا، بھر دینا۔

کَانَ یَقْتَبِسُ زَنْدًا ایمَکَّةَ۔ وہ مکہ میں آگ سلگانے کا چقماق بناتے تھے (بعض نے زَنْدٌ بہ سکون نون صحیح کہا ہے اصل میں زَنْدٌ اُس جوڑ کو کہتے ہیں جہاں پر کلائی اور ہتھیلی ملی ہے، یعنی پہونچا)

وَرَتْ بِكَ زِنَادِیْ۔ تمہارے سبب سے میرے چقماق نے آگ دی (یعنی تمہاری مدد سے میری حاجت روائی ہوئی)۔

مُزَنَّدٌ۔ بخیل۔

زَنْدَوَرْدٌ۔ ایک مقام ہے جو عراق کے آخری حصہ میں ہے۔

طَوِیْلُ الزَّنْدَیْنِ۔ لمبے پہونچے والا۔

تَزَنَّدَ۔ جواب دینے سے عاجز ہوا غصہ ہوا۔

زَنْدَانِ۔ چقماق کے دونوں ٹکڑے (محیط میں ہے کہ)

زَنْدٌ۔ وہ لکڑی جس سے آگ جلاتے ہیں (یعنی اوپر کی لکڑی اور نیچے کی لکڑی کو، جس میں سوراخ ہوتا ہے زَنْدَہ سُفلیٰ کہیں گے، اس کا تثنیہ زَنْدَانِ اور جمع زِنَادٌ ہے)

زَنْدَقَةٌ۔ بے دینی، الحاد۔

اُتِیَ عَلِیٌّ بِزَنَادِقَةٍ۔ حضرت علیؓ کے پاس بے دین لوگ لائے گئے۔

زَنَادِقَةٌ۔ جمع ہے زِنْدِیْقٌ کی۔ یہ مجوسیوں میں ایک فرقہ کا نام ہے جو دو خداؤں کے قائل ہیں۔ یعنی نور اور ظلمت کے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نور تو تمام بھلائیوں کی علت ہے اور ظلمت برائیوں کی یہ لفظ زَنْد سے ماخوذ ہے جو پہلوی زبان میں ایک کتاب کا نام ہے جس کو زرتشت نے اپنے معتقدین میں پھیلایا تھا۔ اب یہ لفظ زِنْدِیْقٌ ہر ملحد اور بے دین کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(اوپر کے جملہ میں "زنادقہ" سے عبداللہ بن سبا کے ساتھی مراد ہیں۔ یہ شخص مدینہ کے یہود میں سے تھا اور مکاری سے مسلمان ہو کر اس نے مسلمانوں میں بڑا فتنہ پھیلایا۔ ہزاروں آدمی کو گمراہ کر دیا۔ پہلے تو حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے کے لئے لوگوں کو برانگیختہ کیا، اس کے بعد حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں شریک ہو کر ان کو بہکایا۔ حضرت علیؓ کو خدا بنایا۔ چنانچہ جب یہ فتنہ پرداز لوگ حضرت علیؓ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ توبہ کرو! مگر ان لوگوں نے توبہ نہیں کی لہذا ملت کو فتنہ سے نجات دلانے کے لئے آپ نے اُن کو آگ میں جلوا دیا۔

مَنْ تَمَنْطَقَ تَزَنْدَقَ۔ جس نے منطق پڑھی وہ بے دین ہو گیا (کیونکہ ایسا شخص دینی مسائل میں ہٹ دھرمی کرتا اور علم منطق کی بنیاد پر کٹ حجتی کرنے لگتا ہے۔ اسی وجہ سے فقہائے حنفیہ نے منطق اور نجوم اور فلسفہ وغیرہ پڑھنا مکروہ یا حرام لکھا ہے)۔

اَلزَّنَادِقَةُ هُمُ الدَّهْرِيَّةُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا رَبَّ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ۔ زنادقہ دہریوں کو کہتے ہیں۔ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ خدا کوئی چیز نہیں ہے اور نہ جنت اور نہ دوزخ کی کوئی حقیقت ہے۔ یہ لایعنی باتیں اور بے حقیقت تصورات ہیں جن کو اگلے لوگوں نے ماضی میں اپنے دل سے گھڑ لیا ہے) الخ

...کے گزرنے سے مرتے ہیں۔

...مترجم کہتا ہے کہ اِن بے دینوں کے کئی گروہ ہیں۔ دہریہ ...ادیہ۔ ہمارے زمانے کی اصطلاح میں ان کو نیچریہ کہتے ...سب خدا کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام اشیا مادہ ...نے ترکیبی سے پیدا ہوتی اور خود بخود بنجاتی ہیں۔ پھر ...اجزاء جدا ہو جاتے یا غیر متوازن ہو جاتے ہیں تو وہ چیزیں ...ہوکر اسی مادہ سے کچھ دوسری چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں ...اور فساد دُنیا میں جاری ہے اور جاری رہے گا۔ دنیا ...ابتدا ہے نہ انتہا۔ قیامت، حشر و نشر، ملائکہ، جن، بہشت ...دوزخ سب کا یہ انکار کرتے ہیں۔ مفاتیح العلوم میں ہے کہ ...دہی مانویہ ہیں، یعنی مانی کے پیرو۔ اور مزدکیہ بھی انہی ...یعنی مزدک حکیم کے پیرو، جو نوشیرواں کے باپ ...کے زمانہ میں ملک ایران میں ظاہر ہوا تھا اور اُس نے ...اور اشتراک کو جاری کیا تھا۔ یعنی مال و زر اور عورتیں ...سب برابر کے شریک ہیں۔ ہر ایک مرد کو حق ہے کہ جس عورت ...چاہے اس کی رضامندی سے مباشرت کرے۔ اِسی طرح ...و متاع بھی سب لوگوں کو مساوی طور پر تقسیم کر دینا چاہیے ...نے زرتشت کی کتاب ژند کو دوبارہ شائع کیا تھا)۔

اِنِّی اَصَبْتُ قَوْمًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ زَنَادِقَۃً ...ظاہر میں مسلمان، اصل میں بے دین لوگوں کو پایا (جس ...ہمارے زمانہ میں بعض لوگ ہیں جو اپنے کو مسلمان کہتے ...مسلمانوں کے لیڈر، مصلح اور خیر خواہ ہونے کا دعویٰ ...ہیں مگر فی الحقیقت مسلمانوں کے ضرر رساں، اور اسلام ...بیخ کنی کے خواہاں ہیں۔ یہ لیڈر حضرات چاہتے ہیں کہ مسلم قوم ...کی حمیت اور اسلامی غیرت باقی نہ رہے اور مذہبی دیوانگی ...چھوڑ کر اہلِ باطل کے نظریات کو اپنا کر فرزانہ بنیں)۔

...ق۔ منہ بند لگانا، تنگی کرنا، جانور کے پیر باندھ دینا۔

زُنَاقٌ۔ وہ چھلہ جس کو جانور کے تالو کے نیچے رکھ اُس ...میں رسی ڈال کر جانور کے سر سے باندھ دیتے ہیں تاکہ وہ شرارت نہ کرے۔

تَزْنِیْقٌ۔ جانور کے چاروں پیر باندھ دینا۔

وَاِنَّ جَھَنَّمَ یُقَادُ بِھَا مُزَنَّقَۃً۔ دوزخ کو زناق لگا کر کھینچ کر لائیں گے۔

یُشْبِہُ الزِّنَاقِ (مجاہد نے اِس آیت لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَہٗ اِلَّا قَلِیْلًا کی تفسیر میں کہا کہ) زناق کے مشابہ (کوئی چیز) اُن پر لگا دوں گا (یعنی آنکھوں پر ڈھاٹے بندھوا دوں گا)۔

اِنَّہٗ ذَکَرَ الْمُزَنَّقَ فَقَالَ الْمَائِلُ شِقُّہٗ لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ۔ (ابوہریرہؓ نے) مزنق کا بیان کیا، یعنی جو ایک طرف جھکا ہوا اللہ کی یاد نہ کرتا ہو۔

مَنْ یَّشْتَرِیْ ھٰذِہِ الزَّنَقَۃَ فَیَزِیْدُھَا فِی الْمَسْجِدِ۔ کون شخص اِس تنگ کوچہ کو خرید کر مسجد میں شامل کر دیتا ہے۔

زُنْمَۃٌ۔ کان کا وہ ٹکڑا جس کو کاٹ کر لٹکتا چھوڑ دیں، یا گوشت کا لوتھڑا جو بکری کے گلے میں لٹکتا ہے۔

زَنَامٌ۔ آفت۔

تَزْنِیْمٌ۔ برانگیختہ کرنا۔

زَنِیْمٌ۔ وہ شخص جو کسی خاندان میں شامل ہو گیا ہو حالانکہ اس خاندان سے نہ ہو۔

زَنَمَتَانِ۔ دو لوتھڑے جو بکری کے حلق میں لٹکتے ہیں۔

بِنْتُ نَبِیٍّ لَیْسَ بِالزَّنِیْمِ۔ پیغمبر کی بیٹی جو زنیم نہیں ہے بلکہ اپنے خاندان کے اشرف الاشراف میں سے ہے۔

اَلضَّائِنَۃُ الزَّنَمَۃُ۔ لوتھڑے والی بھیڑ (ایک روایت میں زَلَمَۃٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

زَنَّ۔ سوکھنا، نسبت کرنا، گمان کرنا۔

تَزْتِیْنٌ۔ اُش کھانا۔

زِنٌّ۔ اُش۔

زَنِنٌ۔ تھوڑا، قلیل۔

لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ وَهُوَ زَنِیْنٌ۔ تم میں سے کوئی اس حالت میں نماز نہ پڑھے جب وہ پیشاب یا پاخانہ روکے ہو۔

لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ وَلَا صَلٰوةَ الزَّبِیْنِ۔ اللہ تعالیٰ بھاگے ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں کرتا نہ اس شخص کی جو پیشاب پاخانہ روکے ہوئے ہو۔

لَا یَؤُمَّنَّکُمْ اَنْصَرُ وَلَا اَزَنُّ وَلَا اَفْرَعُ (نماز کے لئے) تمہاری امامت وہ شخص نہ کرے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو نہ وہ جو پیشاب پاخانہ روکے ہو (یا جس کی طبیعت فسق و فجور کی طرف مائل ہو) نہ وہ جو وسواسی ہو۔

مَا رَاَیْتُ رَئِیْسًا مِحْرَبًا یُزَنُّ بِہٖ۔ میں نے کوئی جنگی سردار اُن کی مثل نہیں دیکھا (یعنی حضرت علیؓ کی مثل یہ بات آپ کی تعریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس نے کہی)

اِنَّا لَنَزُنُّهٗ بِالْبُخْلِ۔ ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں (بخل کے ساتھ منسوب کرتے ہیں)

فَتًی مِنْ قُرَیْشٍ یُزَنُّ بِشُرْبِ الْخَمْرِ۔ قریش کا ایک جوان جس کو لوگ شرابی گمان کرتے تھے۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَةٍ۔ پاک دامن سنجیدہ مزاج جس پر بدکاری کا گمان نہیں کیا جا سکتا (یہ حسان بن ثابتؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا)

زِنَةٌ۔ تول، وزن (یہ لفظ اصل میں وِزْنَةٌ تھا مناسبت لفظی سے یہاں ذکر کیا گیا)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی میں، اس کی خلقت کے شمار میں اور اس کے تخت کے وزن میں بیان کرتا ہوں۔

زِنًی یا زِنَاءٌ بدکاری جیسے مُزَانَاةٌ ہے۔

زَنْیَةٌ اور زِنْیَةٌ کے معنی بھی بدکاری۔

قُسْطَنْطِیْنِیَّةُ الزَّانِیَةُ۔ قسطنطنیہ جہاں کے لوگ زانی (یعنی بدکار) ہیں۔

نَحْنُ بَنُو الزَّنْیَةِ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ بَنُو الرِّشْدَةِ۔ (مالک بن ثعلبہ کی اولاد آں حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی) ہم زنیہ کی اولاد ہیں، آپ نے فرمایا، نہیں تم تو حلال کی اولاد ہو (چونکہ زنیہ زنا کی اولاد کو بھی کہتے ہیں، اسی وجہ سے آنحضرتؐ نے ایسا موہم لفظ بُرا سمجھا)۔

زِنْیَةٌ۔ آخری اولاد کو بھی کہتے ہیں۔

وَلَدُ رِشْدَةٍ۔ حلال کی اولاد (یعنی نکاح شرعی کے بعد پیدا ہونے والی)۔

اِذَا زَنٰی بِهَا۔ اگر کسی نے اپنی خوشدامن کے ساتھ زنا کیا تو اس کی بیوی اس کے لئے حرام نہ ہوگی۔

فَزِنَا الْعَیْنَیْنِ النَّظَرُ۔ آنکھ کا زنا بدنیتی سے گھورنا (انجیل شریف میں ہے کہ، جب تو غیر عورت کو بدنیتی سے گھورے تو بس تو زنا کر چکا) (اس لئے کہ اگر وہ عورت اس کو مل جاتی تو وہ اس سے زنا کرتا)۔

کُتِبَ عَلَیْهِ نَصِیْبُهٗ مِنَ الزِّنَا۔ جو زنا کا حصہ اس کے نصیب میں لکھا ہے (زنا) وہ ضرور کرے گا (یعنی کوئی تو حقیقی زنا کرے گا یعنی دخول اور کوئی مجازی یعنی بدنظری، بوسہ اور مساس وغیرہ)۔

اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِكَ۔ اپنے ہمسایہ کی عورت سے تو زنا کرے (یہ اور زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ ہمسایہ کا تو حق ہے کہ تو اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے، نہ یہ کہ تو اس کی آبرو ریزی کرے)۔

اَلثَّیِّبُ الزَّانِیْ۔ نکاح ہو چکنے کے بعد زنا کرنے والا۔

دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ۔ جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے (بشرائط ایمان کے ساتھ) وہ ایک نہ ایک دن بہشت میں داخل ہوگا گو اس نے زنا یا چوری کی ہو۔

لَا یَزْنِی الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ مومن ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا (عمل زنا کے وقت اس کا ایمان الگ ہو جاتا ہے۔ پھر زنا سے فراغت کے بعد لوٹ آتا ہے جیسے

دوسری حدیث میں ہے کہ :
اِذَا زَنَی الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَأْسِہٖ کَالظُّلَّةِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَیْهِ۔ یعنی آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اُس میں سے نکل کر چھتری کی طرح اس کے سر پر رہتا ہے جب زنا کر چکتا ہے تو پھر لوٹ آتا ہے (بعض نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زانی، مومن کامل نہیں ہوتا بلکہ ناقص الایمان ہوتا ہے۔ بعض نے کہا مُراد وہ شخص ہے جو زنا کو جائز سمجھے وہ تو کافر ہو گیا۔ بعض نے کہا حدیث کے معنی یہ ہیں کہ مومن کو زنا کرنا لائق اور سزاوار نہیں)۔

دِرْهَمٌ مِنْ رِبًا اَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سَبْعِیْنَ ... سُود کا ایک درہم لینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستر بار زنا سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ زَانٍ۔ زانی کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (اس ایسی حالت میں نماز پڑھے جب کہ وہ پاخانہ اور پیشاب روکے ہوئے ہو)۔

باب الزاء مع الواو

زوج۔ ترغیب دینا، شوہر، بیوی، شکل، رنگ، جفت،

تزویج۔ نکاح کر دینا، جوڑا ملا دینا۔

تزوُّج۔ نکاح کرنا (جیسے اِزْدِوَاجٌ ہے)۔

زَاجٌ۔ پھٹکری۔

مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِبْتَدَرَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ قِیْلَ وَمَا زَوْجَانِ قَالَ فَرَسَانِ اَوْ عَبْدَانِ اَوْ بَعِیْرَانِ۔ جو شخص ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے جنت کے فرشتے اس کی طرف لپکیں گے (اس کو بہشت میں لیجانے کے) لوگوں نے عرض کیا جوڑے سے کیا مُراد ہے؟ جواب میں فرمایا دو گھوڑے یا دو غلام یا دو اونٹ (دو روپے یا دو اشرفیاں یا دو کپڑے بھی اس میں داخل ہیں)۔

مَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ۔ جو اللہ کے واسطے ایک جوڑ دے۔

لِکُلٍّ زَوْجَتَانِ۔ ہر ایک کو جوڑ جوڑ بنی آدم کی عورتیں کا ملے گا یا جوڑ جوڑ حوریں ملیں گی (اس سے یہ مُراد نہیں کہ بس دو ہی عورتیں ملیں گی)۔

اَرَادَتْ عَائِشَةُ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْکَیْنِ لَهَا زَوْجًا حضرت عائشہؓ نے اپنے ایک غلام اور لونڈی کو آزاد کرنا چاہا (جو دونوں مل کر ایک جوڑ تھے)۔

زَوْجًا۔ بالنصب، صفت ہے مملوکین کی (اہل عرب کہتے ہیں، هما زوجان اور هما زوج دونوں طرح درست ہے اور اس صورت میں کوئی اشکال نہ ہوگا۔ (ایک روایت میں زَوْجَیْنِ ہے (بعض حضرات نے زَوْجٌ پڑھا ہے اور ضمیر لونڈی کی طرف عائد کی ہے جو مملوکین سے نکلتی ہے۔ یعنی حضرت عائشہؓ نے اپنے غلام کو آزاد کرنا چاہا اور اپنی لونڈی کو بھی جس کا شوہر تھا)۔

زَوَّجْتُکَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے اُس قرآن کے بدل کر دیا جو تجھ کو یاد ہے (یعنی اس قرآن کے ذریعہ اس عورت کو تعلیم کر۔ اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیم بھی مہر کے قائم مقام ہو سکتی ہے اور تعلیم قرآن پر اُجرت لینا جائز ہے مگر حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)

بَابُ تَزْوِیْجِ النَّبِیِّ صلعم۔ اس باب میں آں حضرتؐ کے نکاح کا ذکر ہے یا نکاح کر دینے کا۔

تَزَوَّجَنِیْ بَعْدَهَا بِثَلٰثِ سِنِیْنَ۔ تین برس بعد مجھ سے صحبت کی۔

قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ اُزَوِّجُکَهَا۔ ابوسفیان نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، میں اپنی بیٹی امّ حبیبہ کا نکاح آپ سے دیتا ہوں (یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس حدیث کی وجہ سے لوگوں نے امام مسلم پر طعن کیا ہے کہ وہ بعض ضعیف اور بے اصل احادیث بھی اپنی کتاب میں بیان کر گئے ہیں۔ کیونکہ امّ حبیبہ سے آپ کا نکاح ۶ھ یا ۷ھ میں ہوا ہے اور اس وقت ابوسفیان مسلمان نہیں ہوئے تھے بعض نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ ابوسفیان

کا مطلب یہ تھا کہ مراسم نکاح کو میں پھر دوبارہ ادا کر دوں، اپنا دل خوش کرنے کے لئے۔ یا اس کا یہ گمان ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی رضامندی کے صحیح نہیں ہو سکتا)۔

فَإِنْ كَانَ زِوَاجًا۔ اگر عقد ہو۔

إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ لَهُ مِنَ الْحُوْرِ اثْنَانِ وَ سَبْعُوْنَ سِوَى أَزْوَاجِهِ مِنَ الدُّنْيَا۔ اہل بہشت میں جو کم درجہ کا ہوگا اس کو بھی دنیا کی بیویوں کے علاوہ بہتر ۷۲ حوریں ملیں گی۔

وَيُجْزِئُ الْغُسْلُ لِلْجُمُعَةِ كَمَا يَكُوْنُ لِلزِّوَاجِ جمعہ کے لئے اسی طرح غسل کرنا کافی ہے جیسے نکاح کے لئے (کیا جاتا ہے (یعنی غسل کے بعد پھر وضو کی ضرورت نہیں)۔

زَوْدٌ۔ توشہ تیار کرنا۔

تَزْوِيْدٌ۔ توشہ دینا۔

تَزَوُّدٌ۔ توشہ لینا۔

اِزْدِيَادٌ اور اِسْتِزَادَةٌ۔ توشہ مانگنا۔

زَادٌ۔ توشہ۔

أَزْوَادٌ اور أَزْوِدَةٌ۔ مزادہ کی جمع ہیں۔

أَمَعَكُمْ مِنْ أَزْوِدَتِكُمْ شَيْءٌ۔ کیا تمہارے پاس تمہارے توشوں میں سے کچھ باقی ہے۔

فَمَلَأْنَا أَزْوِدَتَنَا۔ ہم نے اپنے توشہ دان بھر لئے (ازودۃ سے مَزَاوِد مراد ہیں۔ یعنی توشہ دان)۔

فَجَمَعْنَا تَزْوَادَنَا یا تَزَاوِدَنَا۔ ہم نے اپنے توشوں کو جمع کیا (بعض نے تَزْوَادَنَا بہ فتحہ تا پڑھا ہے، اس صورت میں یہ مصدر ہوگا، بہ معنی زاد)۔

أُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ۔ میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھ کو توشہ دیجئے۔

تَزَوَّدْ مِنْهُ۔ اس قمیص کو توشہ بنا کر رکھ (یہ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ کی قمیص کے بارے میں کہا)۔

فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔ کیونکہ ہڈی اور گوبر تمہارے بھائی جنوں کا توشہ ہے (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جن کھاتے پیتے ہیں)۔

بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ۔ دو مشکوں کے بیچ میں۔

وَكَانَ مِزْوَدِيْ تَمْرًا۔ میرے توشہ دان میں کھجوریں تھیں۔

فَنِيَ الزَّادُ۔ توشہ ختم ہوگیا (یعنی تھوڑا سا رہ گیا)۔

زَوْرٌ یا زِيَارَةٌ یا زُوَارٌ یا زَوَارَةٌ یا مَزَارٌ۔ ملاقات کے لئے آنا۔

تَزْوِيْرٌ۔ جھوٹ بات کو آراستہ کرنا، سنوارنا، درست کرنا، خاطر داری کرنا، باطل کرنا، بگاڑنا، تحریف کرنا، جھوٹا بنانا، تہمت لگانا۔

اِزْدِيَارٌ۔ زیارت کرنا۔

اِزَارَةٌ۔ زیارت پر مستعد کرنا۔

تَزَاوُرٌ اور اِزْدِوَارٌ۔ مڑنا، انحراف کرنا، عدول کرنا، ایک دوسرے کی ملاقات کو جانا۔

اِسْتِزَارَةٌ۔ ملاقات کی درخواست کرنا۔

اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ۔ جو شخص ایسی چیز سے سیر ہونا ظاہر کرے جو اس کو نہیں ملی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے ہو (مثلاً درویش نہ ہو مگر درویشوں کا لباس پہنے، عالم نہ ہو جبہ اور عمامہ مثل علماء کے پہنے۔ بعض نے کہا کہ فریب کے ۔۔۔ سے یہ مراد ہے کہ اکہرا کپڑا پہنے ہو مگر آستین دہری ۔۔۔ دیکھنے والے خیال کریں کہ دو کپڑے پہنے ہیں۔ ایسی چیز سیر ہوا جو اس کو نہیں ملی، اس کا مطلب بھی یہ کہ خواہ کھانے کو پیٹ بھر سوکھی روٹی بھی نہ ملتی ہو اور لوگوں میں ازراہ فخر یہ بیان کرے کہ روز بریانی، پلاؤ اور قورمہ کھاتا ہوں۔ ۔۔۔ پہننے کو ایک جوڑے کے علاوہ دوسرا جوڑا تک نہ ہو مگر ۔۔۔ سے کہے کہ میرے گھر میں صندوق بھرے پڑے ہیں۔ ہمارے ملک میں ایک صاحب نان شبینہ سے محتاج تھے، صبح کو گھر ۔۔۔

باہر جانے لگے تو لبوں کو تر کرنے کے لئے کچھ نہ ملا، چراغ میں تیل بھی نہ تھا، اس کی کیٹ پونچھ کر مونچھوں پر مل لی۔ ایک ذرا سا بتّی کا ٹکڑا اُن کی مونچھوں میں اٹک گیا ان کو خبر نہ ہوئی۔ جب اپنے دوستوں میں پہنچے تو انھوں نے ناشتہ کے لئے کہا۔ آپ کیا فرماتے ہیں کہ مجھ کو اشتہا نہیں کیونکہ ابھی نانا جان کے یہاں سویّاں اور دودھ سے خوب سیر ہو کر آیا ہوں۔ یہ سنکر ایک ظریف دوست نے کہہ دیا، جی ہاں، جب ہی تو ایک سِنوئی آپ کی مونچھ میں لٹکتی رہی ہے۔ اس وقت نہایت خفیف اور شرمندہ ہوئے، جھوٹا فخر اور تکبّر کرنے والے کا انجام یہی ہوتا ہے)۔

عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ۔ جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے (یعنی شرک کے بعد سب گناہوں سے زیادہ سخت ہے، کیونکہ قرآن شریف میں "وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ" کے بعد "وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ" فرمایا)

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ۔ جو شخص جھوٹ بات بنانا نہ چھوڑے (اس کو روزہ رکھنے سے کیا فائدہ؟ اللہ کو روزے سے اپنے بندوں کو ضبطِ نفس کا خوگر بنانا اور اُن کا تزکیہ منظور ہے۔ اِس طرح فاقہ کرنے سے نفوس کی تطہیر نہیں ہو سکتی اور نہ اللہ کی مشیّت ہے)۔

لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ۔ شرک کی گواہی نہیں دیتے (مشرکوں اور اہلِ کتاب کے تہواروں اور عیدوں، میلوں ٹھیلوں میں شریک نہیں ہوتے۔ مثلاً ہولی، دیوالی اور جاترا وغیرہ میں شریک ہونا سخت گناہ ہے۔ بعض فقہا نے تو اِس کو کفر کہا ہے)۔

تَزْوِيْرُهُ الْقُبُوْرَ۔ اس کو قبروں کی زیارت کی طرف لے جانا ہے (یعنی یہ بخار موت کا پیغام ہے۔ میں اس سے بچنے والا نہیں ہوں۔ یہ مجھ کو قبر تک پہنچا کر چھوڑے گا)۔

فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ۔ دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کو آنے جانے لگے۔

زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ۔ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طوافِ زیارت کر لیا۔

يَزُوْرُ الْبَيْتَ اَيَّامَ مِنًى۔ منٰی کے دنوں میں کعبہ کی زیارت کرتے رہے۔

لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی زیارت بہت کرتی رہتی ہیں (رات دن وہاں جاتی اور روتی پیٹتی ہیں۔ بعض نے کہا ان عورتوں سے وہ عورتیں مُراد ہیں جو قبروں پر نوحہ کریں اور چلّا کر روئیں، بعض نے عورتوں کے لئے زیارتِ قبور کو مطلقاً مکروہ رکھا ہے، طاؤس نے کہا جاہلیت میں عورتوں کی یہ عادت تھی کہ چند روز تک مُردوں کے ساتھ وہیں رہتیں)۔

لَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ۔ اگر تو مرجاتا تو میں تیری قبر کی زیارت نہ کرتی (کیونکہ آں حضرتؐ نے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں لعنت کی ہے)۔

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا۔ میں نے (پہلے) تم کو قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا (اس کی وجہ یہ تھی کہ شرک کا زمانہ قریب ہی گزرا تھا۔ خیال کیا کہ مُبادا ایسا نہ ہو کہ پھر لوگ شرک میں مبتلا ہو جائیں اور قبر پرستی شروع کر دیں) اب زیارت کرو (کیونکہ اب توحید تمہارے دلوں میں راسخ ہو گئی ہے، شرک میں پڑنے کا ڈر نہیں رہا۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ یہ اجازت صرف مَردوں کے لئے ہوئی ہے مگر بعض نے کہا مرد اور عورت سب کے لئے)

مَنْ حَجَّ فَزَارَنِيْ۔ جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی (تو یہ فا تعقیب کے لئے نہیں ہے اور اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو مدینہ طیبہ میں حج سے پہلے ہو آئے) (مجمع البحار میں ہے کہ امام مالکؒ نے اس طرح کہنا مکروہ جانا ہے کہ ہم نے آنحضرتؐ کی قبر شریف کی زیارت کی، اس کی وجہ یوں بیان کی ہے کہ زیارت دو طرح کی ہے مشروع و غیر مشروع اور زیارت کا لفظ دونوں کو شامل ہے۔ غیر مشروع زیارت یہ ہے کہ انبیاء اور صلحا

اور اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت اِس غرض سے کی جائے کہ وہاں نماز پڑھے یا دُعا مانگے یا ان سے حاجتیں اور مُرادیں مانگے یہ کسی عالم کے نزدیک درست نہیں ہے۔ کیونکہ عبادت اور استعانت اور حاجات کا مانگنا، خاص اللہ جلّ جلالہٗ کے لئے ہے۔)

مترجم کہتا ہے کہ قبر کی زیارت اس نیت یا اِس غرض سے کرنا کہ وہاں جاکر دُعا مانگیں گے یا منّت یا مُراد، گو اللہ تعالیٰ ہی سے سہی، مگر یہ طریقۂ دُعا کسی کے نزدیک درست نہیں ہے، البتہ اگر کوئی شخص کسی پیغمبر یا ولی کی قبر کی زیارت کو جائے، اور زیارت کے بعد اس کے دل میں دُعا کا ارادہ پیدا ہو، وہاں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے، تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ لیکن مُردوں سے سوال کرنا اور اُن سے وہ اُمور مانگنا جو اللہ تعالےٰ سے خاص ہیں، مثلاً رزق کی کشائش، گناہوں کی مغفرت، اَولاد کا دینا اور بیماری سے چنگا کرنا، یہ بالاتفاق شرک ہے، اگر کسی پیغمبر یا ولی سے اس کی قبر کے پاس جاکر اس طرح کہے کہ تم ہمارے لئے دُعا کرو، یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کرو کہ وہ جلّ جلالہٗ ہمارا یہ مطلب پورا کردے، تو اِس میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک یہ توسّل اور سفارش کا طریقہ بھی دُرست نہیں ہے مگر ایسا کہنے سے آدمی مشرک اور کافر نہ ہوگا البتہ گنہگار ہوگا۔ جن لوگوں نے اس طرز کی سفارش اور وسیلہ کو شرک کہا ہے تو انھوں نے اِس مسئلہ میں غلو اور تشدّد سے کام لیا ہے۔ بایں ہمہ ایک جماعتِ علماء اِس کے جواز کی بھی قائل ہوئی ہے۔ اب زیارتِ قبور کے لئے سفر کرنا تو علماءِ اہلِ حدیث میں سے ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ اور اُن کے متبعین اس طرف گئے ہیں کہ وہ جائز نہیں ہے یہاں تک کہ آں حضرتؐ کی قبر شریف کی زیارت کے لئے بھی سفر کرنا انھوں نے ناجائز رکھا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے کی نیت سے سفر کرنا چاہیے پھر وہاں پہنچ کر قبر شریف کی زیارت بھی مستحب ہے۔ مگر اکثر علمائے اہلِ حدیث اس کو جائز بتاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا جو تیری زیارت کو آئے اس کا بھی تجھ پر حق ہے۔

جَاءَنَا زَوْرٌ۔ ہمارے پاس ملاقات کرنے والے زیارت کرنے والے آئے۔

حَتّٰی اَزَارَتْهُ شَعُوْبُ۔ یہاں تک کہ اس کو موت کی زیارت کرادی۔

كُنْتُ زَوَّرْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَقَالَةً۔ میں نے اپنے دل میں ایک گفتگو تیار کی (یعنی ایک تقریر)

اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

كَلَامٌ مُزَوَّرٌ۔ یعنی آراستہ کلام۔ درست کیا ہوا۔

رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا زَوَّرَ نَفْسَهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ۔ اللہ اُس شخص پر رحم کرے جس نے اپنے نفس کو اپنے لئے درست کیا۔ (یعنی ریاضت اور مشقّت کرکے نفس کی اصلاح کی، اس کو اخلاقِ حسنہ سے آراستہ اور بُرے اخلاق سے پاک اور صاف کیا)

رَاٰهُ مُكَبَّلًا بِالْحَدِيْدِ بِاَزْوِرَةٍ۔ اس کو لوہے کی جکڑ اور رسیوں سے بندھا دیکھا۔

اَزْوِرَةٌ جمع ہے زِوَارٌ یا زِيَارٌ کی۔ وہ رسی جو سامنے اور پیچھے باندھی جائے (مطلب یہ ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ سینے پر بندھے ہوئے تھے)۔

مَالِيْ اَرٰى رَعِيَّتَكَ عَنْكَ مُزْوَرِّيْنَ۔ (بی بی اُمِّ ...) نے حضرت عثمانؓ سے کہا بیٹا) کیا وجہ ہے میں دیکھتی ہوں تیری رعیت تجھ سے منحرف ہے؟ (تیرے انتظام سے خوش نہیں ہے جیسے حضرت عمرؓ کے انتظام سے خوش اور خرّم تھی)۔

اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

اِزْوَرَّ اور اِزْوَارَّ عَنْهُ۔ یعنی اس سے منحرف ہو گیا منہ پھیر لیا۔

بِالْخَيْلِ عَابِسَةً زُوْرًا مَنَاكِبُهَا۔ (یہ حضرت عمرؓ کا شعر ہے) گھوڑے لئے ہوئے ترش رُو، جن کے مونڈھے ایک طرف جھکے ہوئے۔

زُوْرًا۔ زَوْرٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی میل اور جھکاؤ۔

فِيْ خَلْقِهَا عَنْ بَنَاتِ الزَّوْرِ تَفْضِيْلٌ۔ اس کی ...

دوسرے بیٹنے والوں سے فضیلت ہے۔

زَوْرٌ۔ سینہ۔

بَنَاتُ الزَّوْرِ۔ دونوں جانب سینہ کی پسلیاں۔

زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَی الزَّوْرَاءِ۔ حضرت عثمانؓ نے (جمعہ کے دن) تیسری اذان "مزورار" پر بڑھا دی۔

زَوْرَاءُ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے بازار میں (بعض نے کہا وہ ایک مینار تھا اور بعض نے کہا ایک پتھر تھا کافی بڑا مسجد کے دروازے کے پاس۔ بعض نے کہا ایک گھر تھا مدینہ کے بازار میں مؤذن اُس کی چھت پر کھڑا ہو کر اذان دیتا تھا)

آن حضرت صلعم کے دورِ مبارک میں جمعہ کے دن صرف دو اذانیں ہوتی تھیں، پہلی اذان جب آپ منبر پر چڑھتے تھے اور دوسری اذان تکبیر منبر سے اُترنے کے بعد۔ لیکن جب مدینہ منورہ کی آبادی بڑھ گئی تو لوگوں کو دُور دُور سے آنا پڑتا تھا، اس وجہ سے حضرت عثمانؓ نے ایک اذان اور بڑھا دی تاکہ لوگ تیار ہو کر خطبہ شروع ہونے سے پہلے آجائیں، لیکن اذان کے اس نئے انتظام میں بھی اُن دونوں اصلی اذانوں کو باقی رکھا گیا ہے۔ اور ناواقف لوگ جو ان دونوں اذانوں کو آہستہ سے دیتے ہیں حالانکہ قرآن شریف کی رُو سے اُس اذان کو جو قبل خطبہ دی جاتی ہے بہت آواز سے پکار کر دینا چاہیے۔ کیوں کہ اسی اذان کے وقت قرآن میں حکم دیا گیا ہے کہ خرید و فروخت بند کر دو اور اللہ کی یاد کے لئے جلد۔ اب ذرا غور فرمائیے کہ قبل خطبہ کی اذان جو اصل ہے اگر آہستہ سے دی جائے گی تو لوگوں کو خبر کیسے ہوگی اور خرید و فروخت بند کیسے ہوگی)۔

تَزَاوَرُوْا وَتَلَاقَوْا۔ ایک دوسرے کی زیارت کرتے رہو۔

مَنْ زَارَ اَخَاهُ فِیْ جَانِبِ الْمِصْرِ۔ جو شخص شہر کے کونے میں اپنے بھائی کی ملاقات کو جائے۔

حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّکْرِمَ زَوْرَهٗ۔ اللہ کو اپنی زیارت والوں کی خاطر کرنا ضرور ہے۔

فَقَدْ زَارَ اللّٰهَ فِیْ عَرْشِهٖ۔ اللہ تعالیٰ سے اُس کے تخت پر زیارت کی۔

زِیَارَةُ اللّٰهِ زِیَارَةُ اَنْبِیَاءِهٖ وَحُجَجِهٖ مَنْ زَارَهُمْ فَقَدْ زَارَ اللّٰهَ۔ اللہ کی زیارت، اس کے پیغمبروں اور اماموں کی زیارت ہے، جس نے ان کی زیارت کی، اس نے اللہ کی زیارت کی (اسی طرح اولیاء اللہ اور علمائے باعمل اور صالحین امت کی زیارت بھی اللہ تعالیٰ کی زیارت ہے)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ زُوَّارِكَ۔ یا اللہ مجھ کو اپنی زیارت کرنے والوں میں سے کر۔

زُوَّارٌ جمع ہے زَائِرٌ کی جیسے زَائِرُوْنَ اور زُوَّرٌ ہے۔

وَتُنْحَرُ بِالزَّوْرَاءِ مِنْهُمْ لَدَی الضُّحٰی ثَمَانُوْنَ اَلْفًا مِثْلَ مَا تُنْحَرُ الْبُدْنُ۔ زوراء میں (جو ایک پہاڑ کا نام ہے ملک رے میں) چاشت کے وقت اسی ہزار آدمی ان کے اس طرح نحر کئے جائیں گے، جیسے اونٹ نحر کئے جاتے ہیں۔

زَوْعٌ۔ باگ ہلانا، کھینچنا (تا کہ جانور جلد چلے)۔

زَوْعَةٌ۔ قطعہ

تَزْوِیْعٌ۔ اُلٹنا، ایک جا کرنا، خراب کرنا، بیکار کرنا۔

زُوْعٌ اور زُوَعٌ۔ مکڑی۔

زَاعَةٌ۔ پولس کے لوگ۔

زُوْعَةٌ۔ خراب نکمی چیز۔

زَوْغٌ۔ جھکنا، جھکانا، کج کرانا۔

زَوْفٌ۔ اعضاء کو ڈھیلا چھوڑ کر چلنا، پنکھ اور دُم زمین پر پھیلا کر چلنا۔

مَوْتٌ زُؤَافٌ۔ ناگہانی موت۔

زُوْفَاءُ۔ ایک مشہور دوا ہے قاطع بلغم۔

زُوْقٌ۔ ایک گاؤں کا نام ہے۔

زُوْقٌ اور زَاوُوْقٌ۔ پارہ۔

لَیْسَ لِیْ وَلِنَبِیٍّ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا۔

میرا اور کسی پیغمبر کا یہ کام نہیں کہ آراستہ گھر میں جائے۔

تَزْوِیْقٌ آراستہ کرنا، نقش و نگار کرنا، خوبصورت بنانا۔

تَزْوِیْقٌ دراصل زَاوُوْقٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پارہ (کیونکہ سونے کو پارہ کے ساتھ ملا کر چڑھاتے ہیں، پھر آگ میں ڈالتے ہیں تو پارہ اُڑ جاتا ہے اور سونا رہ جاتا ہے)۔

اِذَا رَاَیْتَ قُرَیْشًا قَدْ هَدَمُوا الْبَیْتَ ثُمَّ بَنَوْهُ فَزَوَّقُوْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ جب تو قریش کے لوگوں کو دیکھے کہ وہ خانہ کعبہ کو گرا کر بنائیں اور اس کو آراستہ کریں (یعنی نقش و نگار اور سونے کا پانی وغیرہ اس پر چڑھائیں) اس وقت اگر تجھ کو موت آسکے تو مر جا۔ (یعنی جب خانہ کعبہ کی آراستگی کو آپ نے مکروہ جانا تو دوسری مسجدوں کی آراستگی کب درست ہوگی)۔

اَنْتَ اَثْقَلُ مِنَ الزَّوَاقِیْ تو تو ہم کو مرغوں سے بھی زیادہ بھاری (ناگوار) ہے (یہ جمع ہے زَاقِیَةٌ کی یعنی چیخنے والا)

اَنْتَ اَثْقَلُ مِنَ الزَّاوُوْقِ۔ تو پارہ سے زیادہ بھاری ہے۔

زَاوُوْقٌ کو مدینہ والے زِیْبَقٌ کی جگہ استعمال کرتے ہیں پارہ کے معنوں میں۔

زَوْلَقٌ۔ چلتے میں مونڈھے ہلانا۔

زَوْکَانٌ۔ اکڑنا، اترا کر چلنا۔

زَوَّاکٌ۔ اترانے والا۔

زَوْلٌ یا زَوَالٌ یا زُوُوْلٌ یا زَوِیْلٌ یا زَوَلَانٌ چلا جانا، ہٹ جانا، گھٹ جانا، اونچا ہونا، ڈھل جانا۔

زَوَالٌ۔ سورج ڈھل جانے کا وقت۔

زَوْلٌ۔ عجب اور باز اور مرد کی شرم گاہ اور بہادر اور سخی اور بلا اور خفیف، ظریف، عقلمند کو بھی کہتے ہیں اسی طرح بڑے جثہ کو جس کو پہچانتے نہ ہوں۔

زَوْلَةٌ۔ ہلکی، پھلکی، عقلمند عورت۔

رَاٰی رَجُلًا مُبَیِّضًا یَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ۔ ایک سفید رنگ کے شخص کو دیکھا جس کو سراب ظاہر کر رہی تھی (سراب چمکتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے)۔

یَوْمًا تَظَلُّ حِدَابُ الْاَرْضِ تَرْفَعُهَا
مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِیْطٌ وَّتَزْیِیْلُ

جس دن زمین کے ٹیلوں کو چمکتی ریت کبھی نیچا کرتی ہے کبھی اونچا۔

وَاللّٰهِ لَقَدْ خَالَطَهٗ سَهْمِیْ وَلَوْ کَانَ زَائِلَةً لَتَحَرَّكَ۔ خدا کی قسم میرا تیر اس میں گھس گیا۔ اگر وہ سرکنے والا ہوتا تو حرکت کرتا۔

زَائِلَةٌ۔ وہ جانور جو اپنی جگہ سے سرکے حرکت کرے۔

فِیْ فِتْیَةٍ مِّنْ قُرَیْشٍ قَالَ قَائِلُهُمْ بِبَطْنِ مَکَّةَ لَمَّا اَسْلَمُوْا زُوْلُوْا۔ قریش کے چند نوجوانوں میں، جن میں ایک کہنے والا یوں کہنے لگا، جب وہ (یعنی قریش) مسلمان ہوگئے تو اب جلد جلد (مدینہ کو چلے جاؤ)۔

اَخَذَهُ الْعَوِیْلُ وَالزَّوِیْلُ۔ اس کو چیخ پکار اور بیقراری شروع ہوگئی۔

یَزُوْلُ فِی النَّاسِ۔ ابو جہل لوگوں میں گھوم رہا تھا (یعنی بدر کے دن، ایک جگہ نہیں ٹھہرتا تھا)۔

بِزَوْلَةٍ وَّجَلْسٍ۔ ایک ہلکی پھلکی عورت عقلمند بامزہ خوش مزاج گھر میں بیٹھنے والی۔

زَالَتِ الشَّمْسُ۔ سورج ڈھل گیا۔

مَا زَالَ۔ ہمیشہ۔

لَا یَزَالُ۔ ہمیشہ، کبھی اس کو زوال نہیں۔

زَوْیٌ یا زَیٌّ۔ ہٹانا۔ پھیر دینا۔ ایک گوشہ میں کر دینا، روکنا، اکٹھا کرنا، قبض کرنا۔

اِنْزِوَاءٌ۔ گوشہ گیری۔

زَاوِیَةٌ۔ دو ضلعوں کے ملنے سے جو کونا پیدا ہو۔

زُوِیَتْ لِیَ الْاَرْضُ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا اللہ تعالی نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا۔ میں نے پورب اور

اس کے دیکھ لئے (یعنی زمین کو اکٹھا کر کے مجھ کو اس کے پورب پچھم سب دکھلا دیئے) (جہاں تک آپ کو زمین دکھلائی گئی وہیں اسلامی نظام حکومت قائم ہوا۔ اسلامی سلطنت کی حدود مشرق میں چین اور بلاد ترک تک اور مغرب میں بحر اندلس اور بربر تک، مسلمانوں کی حکومت قائم ہوگئی۔ اور جنوب اور شمال میں آپ کو زمین نہیں دکھلائی گئی، وہاں اسلام بھی زیادہ نہیں پھیلا۔ یہ آں حضرتؐ کا ایک بڑا معجزہ ہے اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس بندہ کو چاہے اس کو دوسرے بندوں سے زیادہ سماعت یا بصارت کی قوت عطا فرما دیتا ہے)۔

وَازْوِلَنَا الْبَعِيْدَ۔ دور دراز کو ہمارے لئے سمیٹ دے (یعنی قریب کر دے)۔

وَازْوِلَنَا بُعْدَهٗ۔ اس کی دوری ہمارے لئے سمیٹ دے (وہ نزدیک ہو جائے۔ اور ہم آسانی کے ساتھ وہاں پہنچ جائیں)۔

اِنَّ الْمَسْجِدَ لَيَنْزَوِىْ مِنَ النُّخَامَةِ كَمَا تَنْزَوِى الْجِلْدَةُ فِى النَّارِ۔ مسجد میں جب کوئی تھوک بلغم ڈالے تو وہ اس طرح سمٹ جاتی ہے، جیسے چمڑے کا ٹکڑا آگ میں سمٹ جاتا ہے (یعنی رنج اور صدمہ سے مسجد منقبض ہو جاتی ہے۔ بعض نے کہا مسجد سے مسجد والے فرشتے مراد ہیں)۔

اَعْطَانِىْ رَبِّىْ اثْنَتَيْنِ وَزَوٰى عَنِّىْ وَاحِدَةً۔ (میں نے پروردگار سے تین دعائیں کیں تھیں) میرے مالک نے دو دعائیں تو قبول کیں اور ایک اٹھا رکھی (قبول نہیں کی، جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو ساری خلقت سے افضل اور پروردگار کے سب سے زیادہ مقرب ہیں، بعض دعا قبول نہ ہو تو اور کسی ولی یا بزرگ یا درویش کی ہر ایک دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے)۔

وَمَا زَوَيْتَ عَنِّىْ مِمَّا اُحِبُّ۔ جن چیزوں کو میں چاہتا تھا ان میں سے تو جو اٹھا رکھے (یعنی مجھ کو نہ دے) تو اس کو مدد اور فراغت کا باعث کر۔ ان کاموں میں جن کو تو پسند کرتا ہے، (سبحان اللہ کیا عمدہ دعا ہے)۔

جب سرکار نظام نے مجھ کو خدمت سے علیحدہ کر دیا تو میں نے یہی دعا کی، اللہ تعالیٰ نے یہ علیحدگی اس کا باعث کر دی کہ میں صحیح بخاری شریف کے ترجمہ اور شرح میں مشغول ہوا اور خدا کے فضل و کرم سے اس کام کو اتمام کو پہنچایا جس کا نام تیسیر الباری ہے۔ اس کے بعد تفسیر موضحۃ القرآن کی تکمیل کرائی۔ بعد ازاں تبویب القرآن۔ اب دو کتابیں زیر تالیف ہیں۔ ہدیۃ المہدی من فقہ المحمدی، اور انوار اللغۃ حق تعالیٰ کے کرم سے امید ہے کہ گو میں ضعیف اور ناتوان ہوں، وہ ان دونوں کتابوں کو بھی میری زندگی میں کامل کرا دے گا۔ اگر احیاناً حیات مستعار نے وفا نہ کی اور سفر آخرت درپیش آیا تو میری وصیت اہل حدیث بھائیوں کو یہ ہے کہ وہ ان کتابوں کو پورا کر دیں۔ وعلی اللہ التوکل و به الاعتصام)۔

فَيَنْزَوِىْ بَعْضُهَا اِلَى الْبَعْضِ۔ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے جڑ جائے گا (سمٹ کر مل جائے گا)۔

(ایک روایت میں يُزْوٰى بَعْضُهَا ہے یعنی اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے ملا دیا جائے گا)۔

عَجِبْتُ لِمَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكَ مِنَ الدُّنْيَا۔ (حضرت عمرؓ نے آں حضرتؐ سے عرض کیا) مجھ کو اس پر تعجب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آپ سے سمیٹ لیا (دنیا کی تونگری اور مال داری آپ کو نہیں دی)۔

لَيُزْوَاَنَّ الْاِيْمَانُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْمَسْجِدَيْنِ۔ ایمان سمٹ کر ان دونوں مسجدوں (یعنی مکہ اور مدینہ) کے درمیان آ جائے گا۔ (نہایہ میں ہے کہ راوی نے اسی طرح روایت کی ہے لَيُزْوَاَنَّ کو ہمزہ سے قرأت کیا ہے۔ اور صحیح لَيُزْوَيَنَّ ہے یائے تحتانی سے)۔

فَيَا آلَ قُصَىٍّ مَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكُمْ۔ اے آل قصی اللہ تعالیٰ نے تم سے بھلائی اور بہتری کیسے اٹھا لی۔

كُنْتُ زَوَّيْتُ فِىْ نَفْسِىْ كَلَامًا۔ میں نے اپنے دل میں ایک تقریر اکٹھا کی (ایک روایت میں زوّرت ہے اور دونوں

صحیح ہے، جیسے اوپر گزر چکا۔

كَانَ لَهُ أَرْضٌ زَوَتْهَا أَرْضٌ أُخْرَى۔ ان کی ایک زمین تھی جس کے نزدیک دوسری زمین واقع تھی اس نے ان کی زمین کو تنگ کر دیا تھا یا گھیر لیا تھا۔

زَاوِيَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے بصرہ سے دو فرسخ پر وہاں پر انس رضؓ کی زمین تھی اور مکان تھا۔

زَوَايَاهُ سَوَاءٌ۔ اس حوض کے چاروں زاویے برابر ہوں گے (یعنی مربع ہوگا طول و عرض برابر)۔

يُزْوَى مِنَ النُّخَامَةِ۔ بلغم سے سمیٹی جاتی ہے۔

إِنِّي لَا أَبْتَلِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَزْوِي عَنْهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ۔ میں اپنے مومن بندے پر بلا ڈال کر اس کو آزماتا ہوں، اس لئے کہ اس کا انجام اس کے حق میں بہتر ہے اور جو چیز اس کو اچھی معلوم ہوتی ہے وہ اس سے سمیٹ لیتا ہوں (لے لیتا ہوں یا نہیں دیتا) اس لئے کہ اس سے بہتر اس کو دوں۔

مَا زَوَى اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا خَيْرٌ مِمَّا عَجَّلَ لَهُ فِيهَا۔ اللہ تعالیٰ نے جو دنیا اپنے مومن بندے سے سمیٹ لی، وہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے جو جلدی اس دنیا میں اس کو دے۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ اس کی تصدیق ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ، مومن قیامت کے دن اپنے مالک سے عرض کرے گا۔ پروردگار دنیاداروں نے دنیا میں خوب چین اُڑایا، عورتوں سے رغبت کی، نکاح کئے، نفیس عمدہ اور ملائم کپڑے پہنے، لذیذ خوش ذائقہ اور فرحت بخش غذائیں کھائیں، عالی شان مکانوں اور محلات میں رہے۔ عمدہ آرام دہ (رہوار رفتار) سواریوں پر سوار ہوتے رہے (اے کرم فرما!) اب مجھ کو بھی وہی چیزیں عنایت فرما جو تو نے ان کو دنیا میں دی تھیں۔ پروردگار ارشاد فرمائے گا میرے ہر ایک مومن بندہ کو اتنا ملے گا، جتنا میں نے دنیاداروں کو دیا تھا، آغاز آفرینش سے اُس کے خاتمہ تک، اور مزید بہتّر گنا اس کا)

إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا میں نے اس کے پورب اور پچھم دیکھ لئے۔

لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَزْوِيَ الْإِمَامَةَ عَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ۔ امام کو یہ جائز نہیں کہ اس کے بعد جو امام ہونے والا ہو اس کی امامت روک لے (بیان نہ کرے)۔

صَلّٰى فِي زَوَايَا الْبَيْتِ۔ آں حضرتؐ نے کعبے کے چاروں کونوں میں نماز پڑھی (یعنی نفل نماز)۔

باب الزاء مع الهاء

زُهْدٌ یا زَهَادَةٌ۔ نفرت کرنا، چھوڑ دینا (بعض نے کہا کہ زَهَادَةٌ دنیا سے بے رغبتی اور زُهْدٌ دین داری یا کم خوری)۔

تَزْهِيدٌ۔ نفرت دلانا، بخیل کہنا۔

تَزَهُّدٌ۔ عبادت اور ترکِ دنیا۔

تَزَاهُدٌ۔ حقیر سمجھنا۔

إِزْهَادٌ۔ کم سمجھنا، حقیر جاننا۔

أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ مُزْهِدٌ۔ سب لوگوں میں افضل وہ مومن ہے جس کے پاس دنیا کا مال و متاع کم ہو (یا دنیا کو حقیر اور بے حقیقت سمجھے اس سے رغبت نہ کرے)۔

لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلٰى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ۔ اس[1] سے حساب نہ ہوگا نہ اُس مومن سے جس کے پاس دنیا کا سامان کم ہو۔

فَجَعَلَ يُزَهِّدُهَا۔ آپ اس ساعت کو (جو جمعہ کے دن ہوتی ہے) کم فرمانے لگے (یعنی یہ ساعت بہت تھوڑی رہتی ہے اور انگلی کے پورے کو درمیان میں رکھ کر اشارہ کیا) سے مُراد یہ ہے کہ یہ مبارک ساعت جمعہ کے وسط حصہ میں ہے۔

إِنَّكَ لَزَهِيدٌ۔ تو تو تھوڑا ہے۔

[1] یعنی اس غلام سے جو اپنے سردار اور پروردگار دونوں کا حق ادا کرے۔ ۱۲ منہ

اِنَّ النَّاسَ قَدِ انْدَفَعُوْا فِی الْخَمْرِ وَتَزَاھَدُوا حَدَّہٗ۔ (حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ) لوگ شراب نوشی پر گر پڑے ہیں (شراب پینے لگے ہیں) اور جو سزا شراب نوشی کی مقرر ہے اس کو آسان اور حقیر سمجھتے ہیں۔

(شراب نوش افراد کے لئے اُس وقت تک سزا یہ تھی کہ جُوتوں اور چادروں اور لنگیوں سے شرابی کو مارتے۔ یہی سزا عہدِ رسالت سے حضرت خالدؓ کی رپورٹ تک دی جاتی تھی۔ اِس اطلاع کے بعد امیر المومنین نے اکابر صحابہؓ سے مشورہ کے بعد شراب نوشی کی سزا اسّی کوڑے مقرر کی تاکہ لوگ شراب پینے سے باز رہیں)۔

هُوَ اَنْ لَّا یَغْلِبَ الْحَلَالُ شُکْرَہٗ وَلَا الْحَرَامُ صَبْرَہٗ (زہریؒ سے پوچھا گیا زہد کیا ہے؟ تو انھوں جواب دیا کہ) زہد یہ ہے کہ حلال (اور جائز ذرائع سے رزق) ملے، تو شکر خداوندی سے غافل نہ ہو (ہر لحظہ اُس کا قلب شکر و سپاس کے جذبات سے معمور ہو اور مال و رزق کے خرچ کے وقت رضائے الٰہی کا پورا پورا خیال اور لحاظ رہے انفاق فی سبیل اللہ میں کمی نہ ہو) اور حرام مال کے چھوڑ دینے پر صبر کرتا رہے۔ (اگر دوسرے لوگ اس کے سامنے ناجائز طریقوں سے دولت مند و مال دار ہو رہے ہوں، مگر وہ ان طریقوں پر اور ان طریقوں سے حاصل شدہ مال پر لعنت بھیجے اور اپنی کم مائگی پر صابر اور شاکر رہے)۔

(طیبیؒ نے کہا، زہد حلال کمائی ہے اور بے طمعی۔ اور اِس میں اس شخص کے قول کا رَدّ ہے جو کہتا ہے کہ زُہد ترکِ دُنیا کرنے اور ننگا پھرنے اور بد مزہ کھانا کھانے کا نام ہے)۔

اَلزَّھَادَۃُ اَنْ لَّا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدِكَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدِ اللّٰہِ وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَۃِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِھَا اَرْغَبَ فِیْھَا لَوْ اَنَّھَا اُبْقِیَتْ۔ (زہد اور درویشی یہ ہے کہ تجھ کو اس مال و متاع پر جو تیرے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ بھروسا نہ ہو جتنا بھروسہ اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں ہے (یعنی پروردگار پر بھروسہ رکھنا کہ جب تک زندہ ہیں وہ کسی صورت سے دے گا اور اپنے پاس جو مال و متاع یا آمدنی ہے اس پر تکیہ نہ کرنا) دوسرے یہ کہ جب مصیبت تجھ پر آئے تو تجھ کو اِس پر خوشی ہو کہ کاش یہ مصیبت اور رہتی (کیونکہ مصیبت کا اجر اور ثواب ملے گا۔ اور آخرت کا اجر اور ثواب دنیا کی راحت و آرام سے کہیں بہتر ہے)۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا ہے کہ زاہد کو جب نعمت ملتی ہے تو اِتنی خوشی نہیں ہوتی، جتنی مصیبت سے دوچار ہونے میں ملتی ہے۔ کیونکہ نعمت میں ہماری مُراد بھی ملی ہوتی ہے اور مصیبت خالص دوست کی مرضی سے ہے)۔

(حضرت نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ، میں شام کو اپنے گھر میں والدہ کے پاس آیا کرتا اور اُن سے پوچھتا کچھ کھانے کو ہے، جس روز کھانا ہوتا تو وہ سامنے لاتیں اور جس روز کچھ نہ ہوتا تو فرماتیں کہ، بابا نظام الدین آج ہم پروردگار کے مہمان ہیں۔ میں خوش ہو کر چلا آتا، اتفاق ایسا ہوا کہ ایک ہمسایہ نے کچھ کافی گندم ہمارے پاس بھیج دیئے۔ والدہ روز اُن میں سے پکاتیں اور جب میں گھر کے اندر جا کر پُوچھتا کہ کچھ کھانے کے لئے ہے تو وہ کھانا سامنے لاتیں۔ میں اِس پیٹ بھر صورتِ حال سے تنگ آگیا اور کہا کہ ہر روز کھانا ہی کھانا ہے آپ اب کسی روز یہ نہیں فرماتیں کہ ہم پروردگار کے مہمان ہیں؟ آخر خدا خدا کرکے وہ گیہوں ختم ہوتے۔ اس کے بعد جو ایک دن میں والدہ کے پاس گیا اور کھانا مانگا تو انھوں نے کہا "بابا نظام الدین! ہم آج پروردگار کے مہمان ہیں" مجھ کو اِس مہمانی کا سُن کر بہت خوشی ہوئی اور حق تعالےٰ کا شکر بجالایا۔ سبحان اللہ! یہ بڑے کاملین کا درجہ ہے۔ ہم گنہگاروں کو تو اس قدر بھی بہت ہے کہ نعمت پر شکر کریں اور مصیبت پر صبر، اور کوئی کلمہ بے ادبی کا زبان سے نہ نکالیں)۔

اَفْضَلُ الزُّھْدِ اِخْفَاءُ الزُّھْدِ۔ افضل درویشی وہ

ہے کہ اپنی درویشی لوگوں سے چھپی رہے رنگ جائیں یہ دنیا دار ہر کوئی اس کی بڑائی اور غیر معمولی عظمت کا قائل نہ ہو)۔

(معانی الاخبار میں ہے کہ زہد یہ ہے کہ جو اپنا مالک چاہے وہی خود بھی چاہے اور جو مالک ناپسند کرے، اس کو خود بھی ناپسند کرے اور حلال مال کو اس کے جائز موقع پر خرچ کر دے جوڑ کر نہ رکھے اور حرام کی طرف خیال نہ کرے)۔

اَعْلٰی دَرَجَاتِ الزُّهْدِ اَدْنٰی دَرَجَاتِ الْوَرَعِ۔ زہد کا اعلیٰ درجہ ورع کا ادنیٰ درجہ ہے (اور ورع کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے، تو رضا کا مرتبہ انتہائی مرتبہ ہوا، یعنی بندہ اپنے مالک کی محبت میں ایسا غرق ہو جائے کہ اس کے ہر فعل سے راضی اور خوش ہو مطلق ملال اور دل میں تنگی محسوس نہ ہو)۔

(بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ زہد تین باتوں کے ترک اور چھوڑ دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک تو زیب و زینت دوسرے خواہش، تیسرے دنیا۔ تو زہد کی زا سے اشارہ ہے زینت کا اور ہا سے اشارہ ہے ہوٰی (یعنی خواہشِ نفس) کا اور دال سے اشارہ ہے دنیا کی طرف)۔

زَهْرٌ۔ سفید رنگ، خوبصورت ہونا۔

زُهُوْرٌ۔ چمکنا، روشن ہونا۔

اِزْهَارٌ۔ کلی نکلنا، پھول لانا، روشن کرنا۔

اِزْدِهَارٌ۔ چمکنا۔

اِزْهِرَارٌ۔ کلی نکلنا، پھول لانا۔

زَاهِرِيَّةٌ۔ ناز کرنا، اترانا۔

زَهْرَةٌ۔ کلی۔

اَزْهَارٌ اور زُهُرٌ اور اَزَاهِيْرُ۔ "زَهْرَةٌ" کی جمع ہیں، یعنی کلیاں۔

زُهْرَةٌ۔ سفیدی، خوبصورتی۔

كَانَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ۔ آں حضرتؐ سفید رنگ کے، چمکدار تھے (یہ زَهْرَةٌ سے ہے۔ بمعنی تازگی اور حسن اور روشنی اور سفیدی)

اَعْوَرُ جَعْدٌ اَزْهَرُ۔ دجال ایک آنکھ کا کانا گھونگر بال والا، سفید رنگ ہوگا۔

جَمَلٌ اَزْهَرُ مُتَفَاجٌّ۔ سفید اونٹ تھا پاؤں پھیلانے والا (یعنی جلد چلنے والا)۔

يَمْشُوْنَ مَشْيَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ۔ ان اونٹوں کی طرح چلتے ہیں جو خوب کھا پی کر بار بار پیشاب کرنے کے لئے پاؤں کھولتے ہیں۔

(یہ جمع ہے اَزْهَرُ کی۔ اس لئے "الزُّهْرُ" کے معنی ارزانی کے زمانہ میں جو خوب کھائے پئے اور جلد جلد پیشاب کرنے کے لئے پاؤں پھیلائے)۔

اَزْهَرُ۔ چاند اور جمعہ کا دن اور جنگلی بیل اور سفید شیر اور روشن رو کو بھی کہتے ہیں (اس کا مونث زَهْرَاءُ اور جمع زُهْرٌ ہے)۔

اَلزَّهْرَاوَانِ۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران (یعنی چمکتی ہوئی روشن) کیونکہ ان دونوں سورتوں میں بہت زیادہ شرعی احکام ہیں)۔

اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ۔ جمعہ کی شب کو اور جمعہ کے دن مجھ پر بہت درود

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللهُ لَكُمْ (عَلَيْكُمْ) مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا۔ مجھ کو سب سے زیادہ چیز کا تم سے ڈر ہے وہ دنیا کی فتوحات ہیں جو چمکتی اور ترو تازہ آراستہ تم کو ملیں گی (ایسا نہ ہو کہ تم ان میں پھنس کر خدا کو بھول جاؤ اور آپس میں ایک دوسرے سے رشک اور حسد کرنے لگو)۔

اِزْدَهِرْ بِهٖ فَاِنَّ لَهٗ شَانًا۔ اس برتن کو حفاظت سے رکھ یہ بہت کام آئے گا (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

قَضَيْتُ مِنْهُ زِهْرَتِیْ۔ میں نے اپنی حاجت اس سے

۵۱ ہمہ انداز من بتو این است کہ تو طفلی و خانہ رنگین است

...رلی۔

ازدھر۔ خوش ہوا۔

ازدھر بہ۔ اس کام کو دل لگا کر خوب کوشش سے کر

اذا سمعن صوت المزھر ایقن انھن ھوالک

...ٹ عود بربط دستار) کی آواز سنتے ہیں (جو مہمانوں کے ... کے وقت میرا خاوند ان کا دل بہلانے کے لئے بجاتا ہے) ... ہلاکت کا یقین ہو جاتا ہے (وہ سمجھ لیتے ہیں کہ اب مہمان ... جان کی خیر نہیں، ان کی ضیافت کے لئے کاٹے جائیں

خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ زھرۃ الدنیا۔ ... لے اس کو اختیار دیا ہے دنیا کی زیب و زینت ... (خواہ آخرت کو اختیار کرے)۔

زھرت بک زنادی۔ میری پتھری (چقماق) تیری ... روشن ہوئی (یعنی تیرے ہی عنایت اور طفیل سے مجھ کو ... نعمتیں اور ترقی ملی)۔

زھرا۔ حضرت فاطمہؓ کا لقب ہے (کیونکہ آپ کا رنگ ... چمکدار تھا۔ بعض نے کہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ... لے پر کھڑی ہوتیں تو ایک نور آپ میں سے نکلتا جو آسمان ... تا۔ بعض نے کہا اس وجہ سے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ... سے آپ کو پیدا کیا تھا)۔

زھر النبات۔ درخت میں کلیاں (شگوفے) پھولنے

زھرۃ۔ مشہور ستارہ۔

زھرۃ۔ ایک عورت کا لقب تھا۔

...ف۔ ہلکا ہونا۔

زھوف۔ ذلیل ہونا، جھوٹ بولنا، ہلاک ہونا، نزدیک ہونا

ازھاف۔ برائی پہنچانا، نزدیک کرنا، جھوٹ بات سنانا ... کا کام تمام کرنا، بات میں بات ملانا، اپنی طرف سے حاشیہ ...نا، چغل خوری کرنا، ذلیل کرنا، خیانت کرنا۔

انی لا اترک الکلام فما ازھف بہ۔ میں ایک بات کو چھوڑ دیتا ہوں اس کو منہ سے نہیں نکالتا، یا اس میں زیادہ نہیں کرتا (اپنی طرف سے کچھ نہیں ملاتا)۔

زھق یا زھوق۔ آگے بڑھ جانا، مٹ جانا، ہلاک ہونا، دم نکل جانا۔

ما تسمع نفس من حس تلک الحجب شیئا الا زھقت۔ (اللہ جل جلالہ ستر ہزار نور اور ظلمت کے پردوں کے بعد ہے) اگر کوئی ان پردوں میں سے کسی پردے کی آواز سنے تو اس کا دم نکل جائے۔

اقروا الانفس حتی تزھق۔ کاٹے ہوئے جانوروں کو پڑا رہنے دو، یہاں تک کہ ان کا دم نکل جائے (وہ ٹھنڈے ہو جائیں تب ان کا پوست نکالو اور ان کا گوشت کاٹو)۔

ان حابیا خیر من زاھق۔ وہ تیر جو نشانہ کے پار چل دے (نشانہ پر نہ لگے) اس سے وہ تیر بہتر ہے جو نشانہ کے اس طرف (یعنی نشانہ سے قبل جگہ پر) گرے پھر گھسٹتا ہوا نشانہ تک پہنچ جائے۔ (مطلب اس سے یہ ہے کہ ناتوان اور کمزور آدمی جو حق بات تک پہنچ جائے، اس زور آور اور قوی آدمی سے بہتر ہے جو حق سے دور ہو اور ناواقف)۔

زاھق۔ موٹا اور دبلا، باطل اور جھوٹ۔

مزھق۔ قاتل۔

مزھق۔ مقتول۔

المقصر فی حقکم زاھق۔ جو تمہارے حق میں تقصیر کرے وہ تباہ ہونے والا ہے۔

انزھاق۔ بھر جانا، دم نکل جانا۔

ازھاق۔ ٹھوس ہونا، بھر دینا، نشانہ سے پرے تیر مارنا، میٹ دینا، مار ڈالنا، آگے لانا۔

زھلک۔ دو پتھروں میں رکھ کر توڑ ڈالنا، اڑا دینا۔

زھل۔ دور ہونا۔

زھل۔ چکنا اور سفید ہونا۔

زاھل۔ جس کا دل اطمینان کے ساتھ ہو

زُهْلُوْلٌ۔ چکنا۔

زَهَالِيْلُ • زُهْلُوْلٌ • کی جمع ہے

کعب بن زہیر کے قصیدہ میں ہے :-

تَمْشِي الْقُرَادُ عَلَيْهَا ثُمَّ يُزْلِقُهُ عَنْهَا لَبَانٌ وَّ اَقْرَابٌ زَهَالِيْلُ۔ یعنی جوں اس پر چلتی ہے پھر اس کو سینہ پھسلا دیتا ہے اور باریک کمریں۔

زَهْمٌ - مغرور ہونا، بہت باتیں کرنا، جھڑکنا، منع کرنا۔

زَهِمٌ - چکنا ہونا۔

زُهُمٌ بدبو، چربی۔

زَهِمٌ - موٹا چربی دار۔

زُهْمَةٌ اور زُهْمَةٌ: موٹے گوشت کی بدبو۔

وَتَجْأَى الْأَرْضُ مِنْ زَهَمِهِمْ۔ زمین ان کے (یعنی یاجوج ماجوج کے) گوشت کی بدبو سے متعفن ہو جائے گی (ان کی نعشیں اس کثرت سے زمین پر سڑیں گی)

مِلْأُ زُهْمِهِمْ۔ ان کی بدبو بھر کر۔

زَهْوٌ یا زُهُوٌّ یا زُهَاءٌ۔ چمکنا، روشن ہونا، بڑھنا، زیادہ ہونا، جھوٹ بولنا۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُزْهِيَ یا يَزْهُوَ اِحْمَرَّتْ میوہ کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک وہ زرد یا سرخ نہ ہو (یعنی پختگی کے آثار اس پر ظاہر نہ ہوں)

(اہل عرب کہتے ہیں کہ :

زَهَا النَّخْلُ۔ کھجور کے پھل نکل آئے۔

لَا تُنْبِذُوا الزَّهْوَ۔ گدر کھجور کو مت بھگوؤ (اس کا شربت پینے کے لئے کیونکہ اس میں تیزی جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ (ایک دوسری روایت میں گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا)۔

حَتّٰى تَزْهُوَ۔ یہاں تک کہ اس پر پختگی ظاہر ہو (زردی یا سرخی پیدا ہو کر) (حدیث میں ان ہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔ مگر خطابی نے کہا کہ صحیح حَتّٰى تُزْهِيَ ہے)

زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ - تخمیناً تین سو آدمی ہوں گے۔ (زَهَوْتُ الْقَوْمَ سے ماخوذ ہے۔ یعنی میں نے لوگوں کا اندازہ کیا کہ وہ کس قدر ہیں)

(ایک دوسری روایت بھی ہے جس میں ستاسٹھ افراد سے اسّی افراد تک منقول ہیں۔ شاید یہ ہر دو روایات علیحدہ جمعیتوں کے بارے میں ہیں)۔

اِذَا سَمِعْتُمْ بِنَاسٍ يَأْتُوْنَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ اُولِيْ زُهَاءٍ يَعْجَبُ النَّاسُ مِنْ زِيِّهِمْ فَقَدْ اَظَلَّتِ السَّاعَةُ۔ جب تو سنے کہ مشرق کی طرف سے بہت سے مغرور لوگ ایسے آ رہے ہیں، جن کی وضع پر لوگ تعجب کریں گے تو (سمجھ لے) کہ قیامت آن پہنچی۔

مَنِ اتَّخَذَ الْخَيْلَ زُهَاءً وَّنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ۔ جو شخص از راہ تکبر مسلمانوں کی دشمنی کی نیت سے گھوڑے رکھے، وہ اس پر عذاب ہوں گے (قیامت کے دن یہ گھوڑے اس پر وبال ہوں گے)۔

(اہل عرب کہتے ہیں کہ) :

زُهِيَ الرَّجُلُ فَهُوَ مَزْهُوٌّ۔ یعنی وہ شخص مغرور ہو گیا (اور زَهَا يَزْهُوْ اس معنی میں کم بولتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى الْعَائِلِ الْمَزْهُوِّ اللہ تعالیٰ مغرور فقیر کی جانب نگاہ بھی نہیں کرے گا (کیونکہ فقر اور تکبر کی دونوں صفات یکجا مجتمع نہیں ہو سکتیں)۔

اِنَّ جَارِيَتِيْ تُزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهٗ فِي الْبَيْتِ اس کرتہ کو تو میری لونڈی گھر کے اندر پہننا بھی پسند نہیں کرتی (گھر کے باہر یا تقریبات میں پہننے کا تو سوال ہی نہیں [illegible]

لَوْلَا اَنْ يَّدْخُلَ النَّاسَ زَهْوٌ لَسَلَّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ قُبُلًا۔ اگر لوگوں میں غرور سما جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو فرشتے سامنے آکر تم کو سلام کرتے۔

زُهَاءَ اَلْفٍ - اندازاً ایک ہزار۔

باب ا
زَيْبٌ۔ ایک موضع کا
کا خربوزہ بہت عمدہ ہوتا
تَزَيُّبٌ۔ ٹھوس
اِزْيَبٌّ۔ سخت
اِزْيَبَّةٌ۔ بخیل
اِسْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ
اس ہوا کا نام اللہ کے پا
زَيْتٌ۔ روغن زیتون
تَزْيِيْتٌ۔
اِزْدِيَاتٌ۔ زیتو
اِسْتِزَاءَةٌ۔
كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
زیتون کے تیل
زیتون کا تیل بجائے سالن
زَيْحٌ یا زُيُوْحٌ یا
اِزَاحَةٌ۔ دور کر
زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ
ہو گیا، مٹ گیا۔
زَيْدٌ یا زِيْدٌ یا
زَيْدَانٌ۔ بڑھنا، بڑھ
تَزَيُّدٌ۔ بڑھ

بابُ الزاء مع الیاء

زَیْبٌ۔ ایک موضع کا نام ہے یافا اور حیفا کے درمیان (وہاں کا خربوزہ بہت عمدہ ہوتا ہے)۔

تَزَیُّبٌ۔ ٹھوس ہونا، جمع ہونا۔

اِزْیَبٌ۔ سخت اور شدید۔

اِزْیَبَۃٌ۔ بخیل عورت۔

اِسْمُہَا عِنْدَ اللّٰہِ الْاَزْیَبُ وَعِنْدَکُمُ الْجَنُوْبُ۔ (...ہوا کا نام اللہ کے پاس "اَزْیَب" ہے اور تم اس کو دکھنی ہوا کہتے ہو (کہ والے جنوبی ہوا کو اَزْیَب کہتے ہیں)۔

...قٌ۔ پارہ

زِیْبَقٌ۔ عوام "زِیْبَقٌ" کو بہ فتحہ زا استعمال کرتے ہیں، ...ہی ہیں۔

...تٌ۔ روغنِ زیتون ڈالنا، زیتون کا تیل کِھلانا۔

تَزْیِیْتٌ۔ زیتون کے تیل کا توشہ دینا، تیل ڈالنا، ...تیل ملنا۔

اِزْدِیَاتٌ۔ زیتون کا تیل ملنا۔

اِسْتِزَایَۃٌ۔ زیتون کا تیل مانگنا۔

کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَاْکُلُ بِالزَّیْتِ۔ عبد اللہؓ بن ... زیتون کے تیل سے کھاتے (یعنی منیٰ کے دنوں میں ...ن کا تیل بجائے سالن کے استعمال کرتے کیونکہ وہ قربانی ...ت نہیں کھاتے تھے)۔

...یا زُیُوْحٌ یا زَیَحَانٌ۔ دُور ہونا، چلدینا، کھول دینا۔

اِزَاحَۃٌ۔ دُور کرنا۔

زَاحَ عَنِّی الْبَاطِلُ۔ جھوٹ اور باطل میرے پاس سے ...گیا، مِٹ گیا۔

...یا زِیْدٌ یا زَیْدٌ یا زِیَادَۃٌ یا مَزِیْدٌ یا ...یَدَانٌ۔ بڑھنا، بڑھانا۔

تَزْیِیْدٌ۔ بڑھانا۔

تَزَیُّدٌ۔ بڑھنا (جیسے اِزْدِیَادٌ ہے)۔

عَشْرُ اَمْثَالِہَا وَاَزِیْدُ۔ اس کا دس گنا ہیں اور بڑھاؤں گا۔ (ایک دوسری روایت میں وَاَزِیْدُہٗ ہے، یعنی اس سے زیادہ)

زِیَادَۃُ الْکَبِدِ۔ جگر کے ساتھ جو ایک ٹکڑا گوشت کا علیحدہ لٹکا رہتا ہے (مچھلی کے اندر وہ بہت مزیدار ہوتا ہے اس لئے بہشتیوں کو پہلی غذا وہ ملے گی)۔

لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا۔ میں ان عبادتوں پر (یعنی نماز، روزہ اور زکوٰۃ میں جتنا فرض ہے) اُس پر نہیں بڑھاؤں گا (نفل نہیں پڑھوں گا، صرف فرض ادا کروں گا۔ اِس حدیث میں حج کا ذکر نہیں ہے۔ شاید راوی اس کو بھول گیا)۔

(بعض نے مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اِس لئے آں حضرتؐ نے اُن کو صرف فرائض بتلائے، سنن اور نوافل کی تعلیم نہیں کی، ایسا نہ ہو کہ اُن پر بار ہو جائے۔ اِس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرائض کا ادا کرنا نجات کے لئے کافی ہے اور نوافل اور سنن سے ترقیِ مراتب ہوگی، البتہ اُن پر نجات موقوف نہیں ہے)۔

مَنْ زَادَ عَلٰی ھٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَ ظَلَمَ۔ جس نے اس سے بڑھایا (یعنی تین بار سے زیادہ دھویا وضو میں) یا کم کیا (یعنی ایک بار بھی نہیں دھویا) اس نے بُرا کیا اور ظلم کیا (کم کرنے سے ہم نے یہ مُراد لیا کہ ایک بار بھی نہیں دھویا۔ اس لئے کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ، آں حضرتؐ نے اعضائے وضو کو دو دو بار اور ایک ایک بار دھویا لہٰذا معلوم ہوا کہ ایک بار بھی دھو سکتے ہیں اگرچہ اولیٰ تین بار دھونا ہے)۔

مَا کَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً۔ آں حضرتؐ نے رمضان اور غیر رمضان کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ (آٹھ رکعت

تراویح یا تہجد کی اور تین رکعتیں وتر کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رض کی یہ حدیث صحیح ہے اور حضرت ابن عباس رض کی یہ روایت کہ، آں حضرت ؐ نے بیس رکعتیں تراویح کی پڑھیں ضعیف ہے۔ تو صحیح روایت سے تراویح کی آٹھ ہی رکعتیں ثابت ہیں اور جو کوئی آٹھ رکعت تراویح پڑھنے والے پر طعنہ زنی کرے، اس کو بُرا سمجھے، وہ گویا سنتِ نبوی کو بُرا سمجھتا ہے۔ معاذ اللہ! اس پر کفر کا خوف ہے)۔

زَادَ الْحُمَيْدِيُّ۔ حمیدی نے صاف سماع اور تحدیث کی تصریح کی۔

يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ۔ ان میں ایک راوی دوسرے سے زیادہ حدیث بیان کرتا ہے۔ یا ہر ایک دوسرے سے کچھ مضمون زیادہ بیان کرتا ہے۔

زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ۔ حضرت عثمان نے تیسری اذان زوراء پر بڑھادی (یعنی جمعہ کے دن جیسے کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے)

فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ۔ (میں نے چار ہی کلمے سُنے ہیں) اب تم ایسا مت کرنا کہ مجھ پر اور بڑھاؤ (یعنی چار سے زیادہ مجھ سے نقل کرو)۔

مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا۔ جو بندہ لوگوں کا قصور معاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے، (دنیا میں اسلام پسند عناصر احترام کرتے ہیں اور آخرت میں بڑا اجر ملے گا)۔

اَسْتَزِيْدُهٗ۔ میں جبرئیل سے یہ کہتا تھا کہ پروردگار سے اور زیادہ مانگیں۔

زَادَ مُعَاوِيَةُ اَصْحَابَهٗ يَوْمَ صِفِّيْنَ خَمْسَمِائَةٍ خَمْسَمِائَةٍ۔ معاویہ نے صفین کے دن اپنے سپاہیوں کو پانچ پانچ سو اور اضافہ کیا۔

فَلَمْ اَزِدْ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ۔ میں نے اپنی ضرورت سے لوٹ کر بس وضو ہی کیا اور کوئی کام نہیں کیا (یعنی صرف وضو کے لئے توقف کیا)۔

لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ عمر کو نیکی کرنا ہی بڑھاتا ہے (اپنے عزیز و اقارب سے عمدہ سلوک کرنے والے کے اعمال میں، طویل العمر شخص کے اعمال کی سی برکت ہوتی ہے۔ یا عمر حقیقتاً عمر بڑھتی ہوگی، یعنی قضائے معلّق) (بعض نے کہا کہ عمر بڑھانے سے روزی زیادہ ہونا مُراد ہے)۔

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ اِقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ۔ جس نے نجوم کا علم پڑھا (یعنی وہ علم جس میں ستاروں کے حساب سے مستقبل کی بابت پیشین گوئیاں کرتے ہیں۔ اس میں جفر اور رمل وغیرہ شامل ہیں) تو) اس نے جادو کی ایک شاخ سے روشنی لی، فائدہ اٹھایا (یعنی جادو کے ایک شعبہ کو حاصل کیا) اب جتنا بڑھائے اتنا زیادہ لے گا (یعنی جتنی علم نجوم میں ترقی ہوگی اسی قدر گویا جادو میں ترقی ہوگی۔ اِس حدیث سے نجوم اور سحر اور رمل وغیرہ سیکھنے کی حرمت نکلتی ہے۔ اور بعض نے اس کو کفر کہا ہے)۔

الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ۔ اللہ کی کتاب میں اپنی طرف سے کوئی لفظ یا عبادت بڑھا دینے والا یا قرآن کی تفسیر خلافِ لغت اور خلافِ آیاتِ محکمات کرنے والا، جیسے یہودی لوگ کیا کرتے تھے

(مجمع البحار میں ہے کہ پہلا شخص عبارت بڑھا دینے والا کافر ہے اور دوسرا شخص تفسیر میں خلاف کرنے والا بدعتی ہے)۔

نَزِيْدُهٗ مِنْ عُمْرِيْ اَرْبَعِيْنَ۔ میری عمر میں سے اس کے لئے چالیس برس بڑھا دے۔

وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ۔ اور جتنا اللہ تعالیٰ چاہے اور بڑھا لے (مگر بارہ رکعتوں سے زیادہ تہجد میں ثابت نہیں)

سَاَزِيْدُ عَلَى السَّبْعِيْنَ۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ منافقین کے لئے اگر ستر بار استغفار کرے، تب بھی اللہ نہیں بخشے گا۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا) میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا (یہ آنحضرت صلعم کی کمال شفقت اور بندہ نوازی

تی)۔

زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ۔ حضرت زید بن حارثہ رضؓ مشہور صحابی ہیں، جن کو آں حضرتؐ نے بیٹا بنایا تھا)

فَاِذَا ازْدَادَتْ عَلٰی مِائَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ۔ جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ ہوں۔

وَزِیَادَۃً ! وَزِیَادَۃِ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ۔ تین دن اور زیادہ۔

اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ۔ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے (اہلِ حدیث کا یہی قول ہے۔ اس کی مفصل بحث امام بخاریؒ نے شروع کتاب میں کی ہے)۔

وَیَزِیْدُ فِی الْحَلَالِ۔ (حضرت عیسٰیؑ جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) حلال کام بڑھائیں گے (یعنی نکاح کریں گے آپ کے اولاد ہوگی)۔

مَنْ زَادَ اَوْ اَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سُود میں مُبتلا ہوا۔

مَزَادَۃٌ۔ مشک۔

زِیَادُ بْنُ سُمَیَّۃَ۔ وہ شخص تھا جس کی ماں سے ابوسفیان نے زنا کیا تھا زیاد اسی کے نطفے سے پیدا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کسی نے ابوسفیان سے کہا کہ تم زیاد کو اپنا بیٹا کیوں نہیں کر لیتے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھ کو ان کا ڈر ہے (یعنی حضرت عمرؓ کا) یہ میری کمر توڑ دیں گے، اگر میں زنا کا اقرار کروں گا (شروع میں زیاد حضرت علی رضؓ کے رفقاء میں سے تھا، پھر معاویہ نے اپنی بہن کو اس کے سامنے کر کے یہ ثابت کر دیا کہ تو میرا بھائی ہے آخرکار زیاد معاویہ سے مل گیا۔ اسی کے بیٹے عبیداللہ بن زیاد نے امام حسینؓ سے جنگ کی اور حادثہ کربلا پیش آیا)

زَیْدٌ بن علی بن حسینؓ، مشہور امام ہیں ائمہ اہلِ بیت میں سے، ان کے اتباع عرب میں ابھی تک موجود ہیں (ان کے تابعین زیدیہ کہلاتے ہیں۔ پہلے امام شوکانی بھی زیدی تھے اس کے بعد مطالعہ حدیث کے نتیجہ میں اہلِ سنت والجماعت کا مسلک اختیار کیا۔ اور افسوس ہے اثنا عشری شیعوں پر جو حضرت زید اور ان کے صاحبزادوں یحیٰی، محمد اور ابراہیم وغیرہ کو بُرا سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت امام برحق محمد باقرؒ تھے تو زید کا دعویِ امامت غلط تھا۔ زیدی کہتے ہیں کہ امام باقرؒ نے اپنی امامت کو کب آشکارا کیا تھا۔ حضرت زید نے تو بیعت لی اور امامت کو ظاہر کیا، دشمنوں سے مقاتلہ کیا۔ ان وجوہ کے سبب وہی امام کہلا سکنے کے لائق تھے۔ زیدیہ کا یہ قول ہے کہ بنی فاطمہ میں سے جب کوئی شخص کھڑا ہو اور تلوار اٹھائے، امامت کا دعویٰ کرے، تو اس کی امامت صحیح ہے۔)

ہم اہلِ سنت بھی یہی کہتے ہیں، صرف دائرۂ امامت کو ذرا اور وسیع کرتے ہیں، یعنی ہر قرشی کی امامت صحیح ہے۔ اگر بنی فاطمہ سے ہو تو اور نورٌ علیٰ نور ہے۔

زُوَادَۃٌ۔ بمعنی زیادت۔

ذُوالزَّوَائِدِ۔ شیر۔

زِبْرٌ۔ عقل اور تدبیر۔

اَلضَّعِیْفُ الَّذِیْ لَا زِبْرَلَہٗ۔ دوزخی وہ ناتوان اور کمزور ہے جس کو عقل اور رائے نہ ہو (اور دوسروں کی اندھی تقلید کرتا ہے) (مشہور روایت لَا زِبْرَلَہٗ ہے بائے موحدہ سے جیسے اوپر بیان ہو چکا)

لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ کَاسِرًا وِسَادَۃً یَتَّکِیُٔ عَلَیْہِ وَیَاخُذُ فِی الْحَدِیْثِ فِعْلَ الزِّیْرِ۔ تم میں کوئی شخص ہمیشہ اپنا تکیہ توڑتا رہتا ہے، اُس پر ٹیکا دیتے بیٹھا رہتا ہے اور اس شخص کی طرح باتیں کرتا ہے جو عورتوں کا دیوانہ ہو۔

زِیْرٌ۔ وہ شخص جو عورتوں کی ہم کلامی اور صحبت پر فریفتہ ہو۔

لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّخَاصِمَنِیْ اِلَّا مَنْ یَّجْعَلُ الزِّیَارَ فِیْ فَمِ الْاَسَدِ۔ مجھ سے جھگڑا کرنا کسی کو سزاوار نہیں ہے مگر جو شیر کے مُنہ میں لگام ڈالے (یہ اللہ تعالٰی نے

حضرت ایوبؑ سے فرمایا، ایسا کون شخص ہے جو شیر کے منہ میں لگام ڈالے)۔

كُنْتُ اَكْتُبُ الْعِلْمَ وَ اُلْقِيْهِ فِيْ زِيْرٍ لَّنَا (امام شافعیؒ نے کہا) میں علمی باتیں تحریر کر لیتا تھا اور ان کو ایک مٹکے میں ڈال دیتا تھا۔

زیغ یا زَیْغَانٌ اور زَیْغُوْغَةٌ۔ جھکنا۔

اِزَاغَةٌ۔ جھکانا۔

تَزَایُغٌ۔ جھکنا۔

لَا تُزِغْ قَلْبِيْ۔ میرے دل کو ایمان کی طرف سے مت جھکا یا مت موڑ (یعنی ایمان پر ثابت قدم رکھ)

(اہلِ عرب کہتے ہیں کہ):

زَاغَ عَنِ الطَّرِيْقِ۔ یعنی راستے سے پھسل گیا، دوسری طرف مڑ گیا۔

اَخَافُ اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا) مجھ کو ڈر ہے اگر میں آں حضرتؐ کا کوئی کام ترک کر دوں (جو آپؐ کیا کرتے تھے) تو کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں (راہِ سنت کو چھوڑ کر، حق اور جادۂ مستقیم سے نہ ہٹ جاؤں)۔

وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ۔ جب نگاہیں کج ہو جائیں (پتھرا جائیں جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے)۔

رَخَّصَ فِي الزَّاغِ۔ کوّے کھانے کی اجازت دی (یہ کوّا سفید ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا سیاہ مگر اس کی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں۔ معمولی کوّے سے چھوٹا ہوتا ہے۔ مردار اور نجاست نہیں کھاتا۔ اس کا کھانا درست ہے)۔

زَاغَتِ الشَّمْسُ۔ سورج ڈھل گیا (مجمع البحار میں ہے کہ سورج کا ڈھلنا تین طرح پر ہے۔ ایک تو وہ جس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور ایک وہ جو فرشتے جانتے ہیں اور ایک وہ جس کو لوگ بھی جانتے ہیں)۔

(ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے دریافت کیا کہ سورج ڈھل گیا۔ انھوں نے کہا نہیں ہاں اور کہنے لگے نہیں اور ہاں کے درمیان سورج نے پانچسو برس کی راہ طے کی؛ اِس حدیث سے قدیم فلاسفر کی رائے کی تائید ہوتی ہے۔ جن کا نظریہ یہ تھا کہ زمین ساکن ہے اور سورج متحرک۔ مگر ہمارے زمانہ میں سب حکماء اور ماہرینِ فلکیات کا اِس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ سورج ساکن ہے اور زمین اس کے گرد گھومتی ہے۔ واللّٰہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

اُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيْمِ۔ میں تم کو حکیم اور عالم کے ڈگمگانے سے ڈراتا ہوں (کیونکہ عالم جب پھسلتا ہے تو بہت سے لوگ جو اس کی پیروی کرتے ہیں پھسل کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص نے یہ صحیح کہا ہے کہ زَلَّةُ الْعَالِمِ زَلَّةُ الْعَالَمِ یعنی کسی عالم کا پھسلنا ایک دنیا کا پھسلنا ہے۔

لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ۔ قرآن کو اہلِ خواہش کی خواہشیں بدل نہ سکیں گی (وہ ہمیشہ تبدیل و تحریف سے محفوظ رہے گا)۔

زَيْغٌ۔ شک اور شرک کو بھی کہتے ہیں۔

زیف یا زَيَفَانٌ۔ اکڑ کر اور اترا کر چلنا۔

زَيْفٌ۔ کھوٹے کو بھی کہتے ہیں۔

زُيُوْفٌ۔ یہ "زَيْفٌ" کی جمع ہے۔

بَعْدَ زَيَفَانٍ۔ اترا کر چلنے کے بعد (یہ زَافَ الْبَعِيْرُ سے نکلا ہے۔ یعنی اونٹ اترا کر چلا)۔

زَافَ الْحَمَامُ۔ کبوتر نے آگے کا جسم بلند کیا۔

اِنَّهٗ بَاعَ نُفَايَةَ بَيْتِ الْمَالِ وَكَانَتْ زُيُوْفًا وَّ قَسِيَّةً۔ ابن مسعودؓ نے بیت المال کا نکالا ہوا مال بیچا کھوٹے اور خراب روپے تھے۔

دِرْهَمٌ زَيْفٌ۔ کھوٹا روپیہ۔

اَلطَّاؤُسُ يَمِيْسُ بِزَيَفَانِهٖ۔ مور حرکت کر کے ناچتا ہے (اترا کر گھومتا ہے)۔

زَيْلٌ۔ ہٹانا، سرکانا، دونوں رانوں میں کشادگی

إِنَّهُ أَزْيَلُ الْفَخِذَيْنِ۔ امام مہدی علیہ السلام کی دونوں رانوں میں کشادگی ہوگی۔

خَالِطُوا النَّاسَ وَزَايِلُوهُمْ۔ لوگوں سے ملے رہو، مگر ان کے کاموں سے الگ رہو (صرف ان کاموں سے جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہوں)۔

قَرِّبُوا الظُّهُورَ لِلزِّيَالِ۔ دنیا سے سفر کرنے کے لئے سواریاں نزدیک رکھو (یعنی توشۂ آخرت تیار کرتے رہو)۔

مِخْلَطًا مِزْيَلًا۔ دھوکا دینے والا (حق کو باطل سے ملا دینے والا) عقلمند۔

زَيْمٌ۔ بات کرکے کسی کو خاموش کردینا۔

تَزَيُّمٌ۔ جدا ہونا۔

زِيَمٌ زِيَمٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے، جدا جدا۔

زِيمَةٌ۔ گوشت کا ایک ٹکڑا۔

شُمُرُ الْعُجَايَاتِ يَتْرُكْنَ الْحَصَا زِيَمًا۔ ان کے پاؤں کے پٹھے گیہوئیں رنگ کے کنکریوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے تھے (یعنی گھوڑے یا اونٹ جب اس میدان میں چلتے تھے تو وہاں کی کنکریاں ان کے پاؤں سے الگ الگ ہوتی تھیں)۔

هٰذَا أَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّي زِيَمُ۔ یہ جنگ کا وقت ہے اے زیم اب دوڑ (یہ حجاج کا مقولہ ہے، زیم اس کے اونٹ یا گھوڑے کا نام تھا)۔

لَا أَزِيمُ مَكَانِي۔ میں اپنی جگہ نہیں چھوڑوں گا۔

زَيْنٌ۔ آراستہ کرنا (جیسے إِزْدَانَةٌ اور تَزْيِينٌ ہے)

زَيْنٌ۔ یعنی خوبصورت، اچھا (اس کی ضد ہے شَيْنٌ یعنی بدنما بدوضع، عیب دار)۔

مُزَيِّنٌ۔ حجام۔

زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔ قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو (یعنی خوش آوازی سے پڑھو)۔

بعض نے کہا ترجمہ اس طرح ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن سے زینت دو مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گانے کے طور پر قرآن کو تال اور سُر کے ساتھ پڑھے، یہ بالاتفاق ممنوع ہے۔

دوسری حدیث میں جو ہے کہ:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ خوش آوازی سے پڑھے، نہ یہ کہ گانے لگے بعضوں نے کہا قرآن سے قرأت مُراد ہے۔ یعنی اپنی قرأت کو آواز سے زینت دو۔

اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِنَا زِينَتَهَا۔ اے اللہ تعالیٰ ہماری زمین میں اس کی زینت اُتار (یعنی پانی برسا تاکہ پھل، غلہ اور میوہ جات اُگیں اور زمین میں سبزی پیدا ہو)

مَا مَنَعَنِي أَنْ لَا أَكُونَ مُزْدَانًا بِإِعْلَانِكَ مجھ کو اس سے کونسی چیز روکتی ہے اس سے کہ میں آپ کا حکم ظاہر کرکے آراستہ ہوں۔

كَانَ يُجِيزُ مِنَ الزِّينَةِ وَيَرُدُّ مِنَ الْكَذِبِ۔ شریح اس بات کو جائز رکھتے تھے کہ مالک مال اپنے مال کو آراستہ کرے (رنگ اور روغن چڑھاکر) لیکن جھوٹ بولنے کو اور جھوٹی تعریف کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔

زِيٌّ۔ شکل، وضع، قطع، عادت۔

إِيَّاكُمْ وَزِيَّ الْعَجَمِ۔ عجمی لوگوں کی وضع سے بچے رہو (ان کی طرح عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھانا، اور باریک ملائم کپڑے پہننا، عیش و عشرت کرنا مت اختیار کرو۔ اپنے درجے سے بلند مرتبہ والے لوگ جن کی اقتصادی حالت تم سے بہتر ہو ان کے معاشرتی تکلفات اور اسبابِ زینت کو دیکھ کر، ان کی طرح بننے کی کوشش نہ کرو۔ اور نہ اُن کے انتظامات کو دیکھ کر تمہارے اندر احساسِ کمتری پیدا ہونا چاہئے۔

درحقیقت فقر اور تنگی اگر اُس کے ساتھ صبر اور قناعت ہو اور تنگی و عُسرت کی زندگی کے کسی نازک دور میں بھی احساسِ خودی و خودداری کو مجروح نہ کیا گیا ہو، عزتِ نفس کو برقرار رکھ کر خداشناسی کی روش کو ترک نہ کیا ہو تو ایسا فقر بھی بڑی نعمت ہے +

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

- دیوان حماسہ (عربی) مجلد پشتہ سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ
- دیوان متنبی (درسی) عمدہ کاغذ
- زاد الطالبین (عربی) مع حاشیۃ المسماۃ مزاد الراغبین اعلیٰ کاغذ
- ریاض الصالحین (عربی) (مع مزید تحقیق و تخریج) مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی اعلیٰ کاغذ۔
- ریاض الصالحین (عربی) (جلی قلم مع احادیث نمبر) مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۔ کلاں سائز
- سراجی فی المیراث محشیٰ (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- سلم العلوم مع حاشیۃ اسعاد الفہوم عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- شرح ابن عقیل مجلد عمدہ اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔
- شرح تہذیب (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- شرح عقائد نسفی (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- شرح مائۃ عامل (محشی و معرب) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ
- شرح مائۃ عامل محشیٰ (کلاں) (معہ مفید چار رسالہ) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ۔
- شرح معانی الآثار للطحاوی (مع) رسالہ الحاوی سیرت امام طحاویؒ و کشف الاستار کامل دو جلد مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ
- شرح وقایہ اولین کامل مع حاشیۃ عمدۃ الرعایۃ مجلد پشتہ سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ۔
- شرح وقایہ آخرین کامل اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی
- علم الصیغہ (فارسی) عمدہ کاغذ
- عمارۃ : کامل کیلانی ۔ عمدہ کاغذ
- فصول اکبری (فارسی) اعلیٰ کاغذ
- الفوز الکبیر عمدہ کاغذ
- قال اقول (کلاں) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- القراءۃ العربیۃ الہندیہ (عربی اردو انگریزی)
- القراءۃ الرشیدہ (عربی) اول۔ ثانی۔ 〃 〃 ثالث۔ رابع۔
- قطبی اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- کتاب التحقیق (شرح حسامی) (المعروف) بغایۃ التحقیق۔ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔
- کریما جلی قلم عمدہ کاغذ
- مبادی القراءۃ الرشیدہ (عربی) اول۔ ثانی۔
- گلستان سعدی (فارسی) بہ حاشیہ اردو (مولانا قاضی سجاد حسین) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ
- مالا بد منہ (فارسی) محشیٰ عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- متن الجزریۃ اعلیٰ زرد کاغذ
- مجموعہ پنج گنج (محشی عکسی) (فارسی) عمدہ کاغذ
- المحادثۃ العربیۃ (الجزء الاول) عمدہ کاغذ
- مختارات الادب زیدان بدران (قسم النثر) عمدہ کاغذ
- المختصر القدوری مع ملہ المسمی التوضیح الضروری (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
- مختصر المعانی بحواشی شیخ الہندؒ (عربی) مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر کتب معہ نادر اضافات مفیدہ

مجموعۃ قواعد الفقہ
فی تحوی علی سبع رسائل

از: مفتی السیّد محمد عمیم الاحسان مجدی برکتی رح

صاحب علم حضرات اس مفید مجموعہ کو (مجموعہ قواعد الفقہ) کے نام سے طلب فرمائیں (میر محمد کتب خانہ) نے اس میں تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل دو نادر اور مفید رسالوں کا اضافہ کر کے (مجموعۃ القواعد الفقہ) متخصصین وفقہاء ومفتیین اکرام وعلماء اکرام اور طلباء حضرات اس کے آداب کے حامل ہیں ان کے لئے ایک نادر اور معلوماتی مجموعہ پیش کیا ہے۔ اضافات درج ذیل ہیں :-

(۱) قواعد الکلیۃ من الاشباہ والنظائر (لابن نجیم المصری صاحب البحر (۲) قواعد الکلیۃ من المدخل الفقہی العام الی الحقوق المدنیۃ (المصطفیٰ احمد الزرقاء) استاذ القانون المدنی والشریعۃ اسلامیۃ فی کلیۃ الحقوق بدمشق۔

کتاب کے شروع میں جناب مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب شیخ الحدیث جامعۃ العلوم اسلامیہ وحضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب شیخ الحدیث ومہتمم الجامع الفاروقیہ اور جناب جسٹس مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب نائب مہتمم دار العلوم کراچی کی تقاریظ بھی شامل ہیں۔ عمدہ کاغذ اعلیٰ جلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی قیمت۔

الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ

تالیف :- محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابی الوفاء حنفی مصری (متوفی ۷۷۵ھ)

احناف اور ان کے طبقات کے بارے میں علمی دنیا کی پہلی نایاب کتاب جس میں فقہاء کے تراجم کو حروف کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے عمدہ طباعت اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی قیمت۔

ابن ماجہ شریف (عربی)

معہ اضافہ (۱) رسالہ ما تمس الیہ الحاجہ لمن یطالع سنن ابن ماجہ (۲) شروط الائمۃ الخمسۃ وشروط الائمۃ الستۃ (۳) اسکے حاشیہ پر موطا امام مالک رح وشرح موطاء (۴) اسعاف موطاء برجال الموطا از سیوطی رح (۵) نخبۃ الفکر از علامہ ابن حجر عسقلانی رح۔ یہ پانچ خصوصیتیں آج تک ابن ماجہ میں یکجا نہیں تھیں اعلیٰ کاغذ عمدہ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

اصول البزدوی عربی

تالیف : امام فخر الاسلام علی بن محمد البزدوی الحنفی رح۔ اصول فقہ کی یہ کتاب اپنے مختصر اور جامع طرز بیان کے اعتبار سے فن کی مقبول ترین کتاب ہے حواشی پر حافظ قاسم بن قطلوبغا الحنفی کی تخریج احادیث ہے آخر میں ایک رسالہ اصول الکرخی کا بھی شامل بھی ہے (جدید طبع شدہ) اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

تاریخ الخلفاء

مؤلفہ : الامام الحافظ جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی فی عام ۹۱۱ من الھجرۃ تحقیق الاستاذ محمد محی الدین عبد الحمید۔

گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی

تدریب الراوی عربی

مصنف : جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رح۔ مع تحقیق : عبدالوہاب عبداللطیف۔ درس نظامی کی علوم الحدیث پر عمدہ کتاب ہے۔ تمام عربی مدارس میں داخل نصاب ہے۔

گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ قیمت۔

شرح معانی الآثار للطحاوی

تالیف : علامہ ابی جعفر بن محمد الطحاوی رح۔ میر محمد کتب خانہ نے اس میں مندرجہ ذیل اضافات شامل کئے ہیں (۱) رسالہ سیرت امام طحاوی رح (۲) تلخیص اسماء الرجال طحاوی مصنفہ علامہ عینی رح (۳) الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبد الغنی محدث دہلوی رح (۴) الدر المنصور فی اسانید الشیخ الہند مولانا محمود الحسن رح (۵) کتاب الضعفاء الصغیر مصنفہ امام بخاری رح (۶) تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ رح۔ اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی کامل در ۲ جلدیں۔

التوضیح والتلویح معہ الحاشیۃ التوشیح

التوضیح : صدر الشریعۃ۔ التلویح :- للعلامۃ التفتازانی رح۔ التوشیح :- عبدالرزاق محمد الشہیر بالامیر علی السید المعظم رح (معہ اضافہ دو نادر رسالہ) (۱) شیخ الاسلام رح (۲) ملا خسرو رح۔ جس کی وجہ سے اسکی افادیت بڑھ گئی ہے اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی جلد اوّل۔ مجلد مکمل دو جلدیں۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

(تفصیلی فہرست مفت طلب فرمائیں)

میر محمّد کتب خانہ

کی قابل قدر دینی وعلمی کتابیں

تنظیم الاشتات لحل عویصات المشکوٰۃ
(عکس از صحیح نسخہ طبع چاٹگام) اس ایڈیشن میں "میر محمد کتب خانہ" نے مندرجہ ذیل نادر اور مفید متعدد رسالوں کا اضافہ کیا ہے۔
(۱) مقدمہ شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ۔ مطلب خیز اردو ترجمہ اور حواشی از مولانا محمد شفیع حجۃ اللہ صاحبؒ فرنگی محلی معہ تعارف مولانا مفتی سید عمیم الاحسان صاحبؒ۔
(۲) العُلالۃ النّاجعۃ (ترجمہ) العُجالۃ النّافعۃ۔ تصنیف: شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ۔ ترجمہ۔ جناب استاذ السیّد عبدالاحد القاسمی ومعہا رسائل عدیدۃ رسالۃ "ما یجب حفظہ للناظر" ورسالۃ "بیان ماٴخذ المذاہب الاربعۃ" ورسالۃ نخبۃ الفکر فی مصطلح اٴھل الاٴثر" و رسالۃ "لمعات علم الحدیث وتقریظ العلامہ محمد یوسف البنوری صاحبؒ۔
(۳) خیر الاصول فی حدیث الرسول مؤلفہ مولانا خیر محمد جالندھریؒ معہ رسالہ منظومہ فارسی از مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلویؒ
(۴) مقدمۃ فقہ السّنن والآثار (المسمّٰی) میزان الاخبار مصنفہ: المفتی السید محمد عمیم الاحسان المجدی البرکتیؒ۔

ایضاح المطالب شرح اردو کافیہ۔
مؤلفہ: مولانا مولوی محمد مشیّت اللہ صاحب۔

رسالہ نافع مشق فرائض از مولانا مفتی سید عمیم الاحسان صاحبؒ۔

نادر مجموعہ رسائل جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ۔
(دس رسائل کا مجموعہ)

الھدیۃ المرضیۃ فی الدروس الانشائیۃ تالیف:۔
حضرت مولانا الاستاذ محمد رحمت اللہ الجلال آبادیؒ۔

لامیۃ المعجزات (مع ترجمہ اردو) موسومہ البیّنات (جمیل یکسو معجزات کا مجموعہ ہے) از۔ مولانا اعزاز علی صاحبؒ۔

تیسیر المنطق مصنّفہ: جناب مولانا عبداللہ صاحب گنگوہی۔

اشرف المرقی شرح اردو میبذی
از حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند۔

مصباح المنیر شرح اردو نحو میر تالیف مولانا سید حسن صاحبؒ ابن امام النحو۔

بدر منیر شرح اردو نحو میر مولفہ مولوی عبدالرب صاحب میرٹھی۔

مکمل تاریخ دارالعلوم دیوبند جس میں میر محمد کتب خانہ نے مزید نادر تاریخی اضافات شامل کئے ہیں۔ مصنّفہ: سیّد محبوب رضوی صاحب۔

مکمل جمال القرآن مع حاشیہ تسہیل الفرقان تصنیف:۔
مولانا مولوی محمد اشرف علی تھانویؒ۔

سلعۃ القربہ فی توضیح شرح النخبہ تالیف: مولانا محمد عبدالحیٔ صاحبؒ۔

دلیل الخیرات فی ترک المنکرات وخیر الصلات فی حکم الدعا للاموات : از مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ۔

مراۃ القرآن فی لغۃ القرآن خادم القرآن حافظ عبدالحیٔ صاحبؒ۔

النفائس المرغوبہ فی حکم الدعاء بعد المکتوبہ معہ ضمیمہ کریمہ والصحائف المرفوعہ فی جواب اللطائف المطبوعہ۔

مشکوٰۃ الانوار (شرح اردو) نور الانوار
تالیف: جناب اسلام الحق صاحب

قدسی تنورات شرح اردو قطبی تصورات
تالیف: مولانا محمد حنیف صاحب گنگوہی

میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم وادب آرام باغ کراچی